سپاہی کی دلہن

جو

مسٹر رینالڈز کے ناول سولجرز وائیف سے پلاٹ لیکر ایک دلکش اور
بے نظیر پیرایہ میں لکھا گیا ہے اور جس میں مہرخان انگلستان
کے حسن کا فوٹو نہایت عمدگی اور پاکیزگی سے کھینچا گیا ہے

مترجمہ ڈاکٹر لکشمی دت صاحب ساحر مصنف شہید صادق
و جنت بریں وغیرہ

مرتبہ شیخ خواجہ بخش حسن متعلم ایف اے کلاس

ابوالعلائی پریس آگرہ میں چھپا

جملہ حقوق محفوظ ہیں

افسوس بات بھی نہ پوچھی

۱۳۰۸ھ

کیون جناب آخر یہ کیا انصاف ہے ذرا دل مین غور کیجیے اور ہماری شکایت کی داد دیجیے الفرید، ڈیو الفریڈ وغیرہ کمپنیان جب ہمکو لیکر آتی ہین تو آپ ہم ہی جیسے کی زیارت کے لیے پانچ پانچ روپیہ خرچ کر دیتے ہین اور ٹکٹ کلکٹری کی بیر جالیون کے ٹکرون سے بھر دیتے ہین اور جب ہم چلے جاتے ہین تو آپکو برسون ہمارے دیکھنے کا اشتیاق رہتا ہے ہر وقت ہمارے فراق رہتا ہے لیکن جب ہم عمدہ کاغذ کا چکنا بیل بوٹہ دار رنگین لباس پہنکر جناب منیجر صاحب ابو العلائی پریس آگرہ کے یہان مہمان ہوئے ہین آپنے ہماری بات بھی نہ پوچھی اور بھولے سے بھی نہ یاد کیا یہ کیونکر ممکن ہے کہ آپ ہمین بلائین اور ہم نہ آئین ؎

مہربان ہوکے بلالو ہمین چاہو جسوقت　　ہم گیا وقت نہین ہین کہ پھر آبھی نہ سکین

بندہ پرور ہماری قیمت ہی زیادہ نہین ہے صرف آٹھ آنے مطبع مین بھیج دیجیے اور ہم مین سے جسے جی چاہے طلب کیجیے اور وہ اسطرح کہ ہمیشہ آپکی دلبستگی کے لیے موجود ہر وقت ظریف صاحب کیطرح جی خوش کرنیکو حاضر ہم مین سے ہر ایک کی خوبیان ہماری ہی زبانی سن لیجیے اور ہم سے ملاقات کی صورت نکالیے۔

ہم ہین

کیفر کردار۔ دائو پیچ۔ اسیر حرص۔ دلفروش۔ گلرو زرینہ۔ مرید شک۔ بھول بھلیان۔ خون ناحق۔ جوڑ توڑ۔ کاٹ چھانٹ۔ وغیرہ

کیفر کردار۔ مین ایک لاجواب ناٹک ہون مشہور کمپنیان مجھکو کھیلتی ہین اور دہلی لکھنؤ کے زباندان اصحاب نے مجھکو عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے مجھہ مین عمدہ گانے جابجا درج ہین نثر بھی قابل دید ہے۔

دائو پیچ۔ میری نظم و نثر نے تمام دنیا کو تسخیر کر لیا ہے میرے دلفریب گانے سننے کے قابل ہین۔

اسیر حرص۔ مین الفریڈ کمپنی کے تمام تماشون مین اول نمبر ہون میرے گانے اور نظم و نثر لاجواب بلکہ انتخاب ہین۔

دلفروش۔ میری خوبیان سے زمانہ واقف ہے میرے انوکھے گانے اور عجیب نظم و نثر کے ترانے قابل دید ہین۔

گلرو زرینہ۔ میرا تو کہنا ہی کیا ہے مین سب سے زیادہ دلکش ہون مجھے منگا کر دیکھیے اور لطف اوٹھائیے۔

مرید شک۔ میری تمام زمانہ مین دھوم ہے میری نظم و نثر اور گانے وغیرہ کی خوبی سب کو معلوم ہے ملاحظہ کیجیے اور داد دیجیے۔

بھول بھلیان۔ میری عجیب تحریرون کا زمانہ عاشق زار ہے وہ کون ہے جسکو میری عمدگی سے انکار ہے۔

خون ناحق۔ مین اپنی خوبی مین لاجواب ہون سراپا انتخاب ہون میری نظم و نثر نہایت ہی پرلطف ہے۔

جوڑ توڑ۔ میرا حال کون نہین جانتا مجھے کون نہین پہچانتا میری نظم کا پایہ سب سے بلند اور عام پسند ہے۔

کاٹ چھانٹ۔ مجھسے بہتر آجتک کوئی دوسرا نہین تصنیف ہوا مین اپنے دعوی مین سچا ہون سب سے اچھا ہون۔

شہید وفا۔ میری تمام زمانہ مین دھوم ہے میری خوبی سب کو معلوم ہے مین اپنے رنگ مین یکتا ہون سب سے اچھا ہون۔

پاک دامن۔ میری خوبی میرے نام سے ظاہر ہے مین اسم با مسمی ہون سب سے اچھا ہون۔

نوٹ جلد درخواستین بنام منیجر ابو العلائی پریس آگرہ آنی چاہئین۔

سپاہی کی دلہن

باب اوّل

رسالدار

چونکہ ہمارا دلکش ناول واقعات کی بنا پر قایم ہے اِس لیئے ہم متعلقین ناول کے نام فرضی قرار دینگے تاکہ کسیکا پردہ فاش نہو - اور اِسی خیال سے ہم اِس چھوٹے سے گانون کا نام جسمین ہم اپنے ناظرین کے خیالات کو لیجانا چاہتے ہین اوکلی قرار دیتے ہین - اوکلی مثل دیگر چھوٹے چھوٹے گانون کے جنکے اجتماع سے لندن کے اضلاع بنے ہین ایک معمولی قطع کا گانون ہے جسمین بمشکل تمام سو گھر کسانون کے آباد ہین - گانون کے وسط مین چند ٹوٹی پھوٹی دکانین موجود ہین - اِن مین سب سے پہلے ایک دوا فروش کی دکان ہے جسمین بجز چند رنگین بوتلون کے جو ہمیشہ دریچون مین رکھی رہتی ہین - اور کچھ نہین ہے اسکا مالک ڈاکٹر کالونتھہ قرب و جوار مین ایک مشہور متمول آدمی قرار کیا جاتا ہے قرب و جوار کے کل مریض اِسی سے علاج کراتے ہین اور اِس معمولی آمدنی کے سبب جو کہ دیہاتیون کے نزدیک ایک بڑی معقول آمدنی ہے ڈاکٹر کالونتھہ نے ایک گھوڑا گاڑی بھی رکھی ہے جسپر اسکی تین لڑکیاں ازحد نازان ہین منجملہ انکے مس کیٹی جو حسین بھی ہے اپنی رتھ پر ازحد فخر کیا کرتی ہے - اِس دوا فروش کی دوکان سے آگے بڑھکر گانونکے حجام مسٹر ٹبس کی تنگ و تاریک دوکان ہے جسمین کہ بجز معمولی سامان کے اور کچھ نظر نہین آتا حجام مذکور نے دروازہ پر ایک میلا کچیلا لکڑی کا تختہ بھی لگا رکھا ہے جسپر لکھا ہوا ہے کہ "مشہور بال بنانیوالا

اور خوشبودار تیل فروش" ایک سبز سی بوتل کھڑکی مین رکھی ہے جسمین ہٹس اپنا ایجاد کردہ
خوشبودار تیل بتلاتا ہے. لیکن گانون والون نے ہٹس کے ایجاد کردہ روغن کو نہ تو کبھی
دیکھا اور نہ روغن کی ماہیت پر کبھی بحث کی ہے۔ حجام کی دوکان سے دو قدم بڑھکر
ایک نان بائی کی دوکان ہے جسپر چند باسی سوکھی روٹیان رکھی رہتی ہین وہ بھی شاید ہی
کبھی فروخت ہوتی ہونگی کیونکہ بھولے بھٹکے مسافرون کے سوا کوئی نگاہ اوٹھاکر بھی اس
غلیظ دوکان کو نہین دیکھ سکتا چہ جائیکہ روٹیان خریدے نان بائی کی دوکان سے ملحق
گانون کے قصاب کی دوکان ہے جسمین چند بوٹیان سڑے ہوئے گوشت کی لٹکتی رہتی
ہین سو وہ بھی ہفتہ مین ایک دن درحقیقت شہر کے قصابونکیلئے تو اس دوکان مین تنہا بیٹھنا بھی
محال ہے۔

قصاب سے آگے چلکر سرگرمیٹیں سوداگر کی دوکان ہے جسپر چند پھٹے پرانے موزون کی جوڑیان
دو چار ٹوٹے ہوے گلاس ایک دو آئینے۔ کچھ مٹیلے رنگ کی کھانڈ چند بکس سگریٹ کے
لیکن خالی ایک آدھ پرانا کھلونا کچھ۔ بابا آدم کے وقت کے صابونکی ٹکیان تھوڑا سا موم
چند گندے انڈے ایک استعمال شدہ تولیہ کچھ ٹیڑھی ترچھی لکڑیان ایک چارپائی جسپر دری
لپٹی ہی فوراً نظر مین پڑ آتے۔

غرض سوداگر کی دوکان مین اتنا اسباب سوداگری کا موجود ہے کہ اگر کوئی بدقسمت چار آنہ کو
بھی کل خریدے تو ساڑھے چار آنے کے گھاٹے مین رہے۔ سوداگر کی دوکان سے آگے
درزی بیٹھتا ہے کہ جسکو شاید اپنے ہی پھٹے پرانے کپڑے سینے سے فرصت نہ ملتی ہو۔
درزی کے دوکان کے قریب ہی موچی کا کارخانہ ہے اور ذرا آگے بڑھکر ایک ضعیفہ چند کیڑے کھ
کھائے ہوئے سیب اور کک وغیرہ لئے بیٹھی ہے۔ اس ضعیفہ سے ذرا آگے بڑھکر ایک
آتشزدہ جھونپڑے کے نشانات نظر آتے ہین جو ہمارے ناول کے شروع ہونے سے
پیشتر جل چکے ہین اسمین ایک ضعیفہ جلکر خاک سیاہ ہوگئی تھی۔ گانو کی جھونپڑیون سے
علیحدہ ایک خام عمارت اور ہے جو شاہی محل کے نام سے مشہور ہے اوسمین چوبدار کے
چند پرانے درخت کھڑے ہوئے اسکی قدامت کا اظہار کر رہے ہین۔ گانون تالوکا جیسا

ہے کہ کسی زمانہ مین بادشاہ نے آکر ان درون مین پناہ لی تھی اسلئے اس عمارت کا نام شاہی
محل قرار دیا گیا ہے اور آجکل ابھی گانون کی صدر عدالت تصور کیجاتی ہے اور اگر اسی عمارت کو
ڈاک خانہ کہا جاوے تو بیجا نہوگا۔

جس وقت ہمارے ہمسر خیالات اس گانون مین سیر کرنے کے لئے داخل ہوئے ہین وہی
جانفزا بہار کے موسم کے شام کا وقت ہے کہ جب انگلستان کے مردہ تنون مین جان
پڑ جاتی ہے جبکہ درختون کی پتیان کونپلیں عاشقون کے ارمانون کیطرح آہستہ آہستہ نکل رہی
ہین جس وقت کہ بہت سے خوش نصیبون کے وعدے پورے ہوا کرتے ہین اور آفتاب
کی سنہری روشنی نے اس وقت درحقیقت گانون کو ایک خوشنما منظر بنا رکھا ہے۔

قبل اسکے کہ ہم داستان شروع کرین ہم ان مکانات سے اپنے ناظرین کو واقف کرنا چاہتے ہین
منجملہ ان کے گانون سے کوئی نصف میل کے فاصلہ پر کسانون کی حیثیت کے مطابق ایک
عالیشان گرجہ درختون کے بیچ مین کسی شوخ دیدہ معشوق کیطرح اپنے تئین چھپا رہا ہے لیکن
تاڑنیوالیکی نظر سے بھلا کب بچ سکتا ہے جو ہل چلا گانون مین داخل ہوتا ہے سب سے پہلے اسکی
نظر گرجہ ہی پر پڑتی ہے اسی گرجہ کے احاطہ مین پادری صاحب کا مکان ہے اور اگر ہم آپ
پادری صاحب کا نام آرڈن قرار دین تو کچھ غیر موزون نہوگا۔ گرجہ سے نصف میل اور آگے
چلکر ایک چھوٹی سی سبز پہاڑ بھی ہے جسکے دامن سے شفاف پانی نہر کی شکل اختیار کئے ہوئے
نکل رہا ہے ان سبز سبز درختون کے وسط مین پہاڑ کی چوٹی پر ایک سفید بنگلہ دھوپ مین نہایت
شوخی کیساتھ چمک رہا ہے بنگلے کے اردگرد ایک باغیچہ ہے جو کہ قدرتی چشمون سے سیراب ہوتا
ہے اور طرح طرح کے پھل پھولون کے درخت اس باغیچہ مین موجود ہین۔

سر آرکی بالڈ گرد و نواح کے دیہات کا مالک اور مجسٹریٹ اسمین رہتا ہے پہاڑ کے دامن
پر ایک چھوٹا سا سادی وضع کا مکان ایک باغیچہ مین واقع ہے۔ درحقیقت مکان باغیچہ کی
سادگی ایسی غضب کی دل لبھانیوالی ہے کہ پہاڑی کیطرف نظر جاتے وقت پہلے ہی
مکان پر پڑتی ہے اس مین مسٹر ڈیوس سر آرکی بالڈ کا گماشتہ رہتا ہے۔

اب جبکہ ہم اپنے ناظرین کو گانون کے کل حالات سے واقف کر چکے ہین تو یہ ہمارا فرض ہے کہ اپنا دلچسپ قصہ شروع کرین

یہ ۱۸۲۸ء کی شام کا ذکر ہے کہ ڈاک گاڑی مڈلٹن والی سڑک سے اوکلی مین داخل ہوئی دیہاتی لوگ حسب عادت گاڑی کے پیچھے پیچھے ہو لیے تاکہ اپنے خطوط اور پارسل اگر آئے ہوں تو لے لین۔ چلتے چلتے گاڑی شاہی محل کے دروازے پر جا کر کھڑی ہوئی ڈاکخانہ کے کارکن بونسل نے کل پارسل اور خطوط لیکر دیہاتیوں کو تقسیم کر دیئے۔ لیکن اس گاڑی مین آج خلاف معمول ایک فوجی افسر بڑے رعب و داب سے ہاتھ مین چھڑی لئے ہوئے بیٹھا ہے کل دیہاتی اس افسر کو دیکھکر خائف ہو گئے کسی نے کہا جنگی لاٹ آگیا ہے۔ کوئی فوجی سپہ سالار اُسے بتلانے لگا کسی نے رسالدار اور کسی نے جمعدار خیال کیا۔

جب ڈاک وغیرہ تقسیم ہو چکی تو یہ فوجی شخص گاڑی سے اترا اور بڑے کر و فر کیساتھ شاہی محل مین داخل ہوا۔ بونسل کو اسباب اتروا لینے کے لئے حکم دیا اور خود اندر جا کر ایک کرسی پر اکڑ کر بیٹھ گیا اور جیب سے چرٹ نکال کر پینے لگا۔ اسکے آمد کی خبر وحشت کیطرح گانون مین پھیل گئی مرد و زن سب خوفزدہ شاہی محل کیطرف اس فوجی جوان کو ایک نظر دیکھنے کے لئے دوڑے اور تھوڑی دیر مین مکان کے دروازہ پر ایک کثیر مجمع ہو گیا۔ شور و غل مچ گیا لوگ دریچے سے جھانک جھانک اس افسر کو دیکھنے لگے لیکن اس نے نگاہ اوٹھا کر بھی کسیکو نہ دیکھا اور اسیطرح اکڑا ہوا بیٹھا رہا اور شراب و چرٹ پیتا رہا اور نہ کسیکی ہمت پڑتی تھی کہ وہ سے خود اپنی طرف مخاطب کرتا۔

یہ شخص اچھا اور دراز قد موٹا تازہ قوی ہیکل جوان تھا سر پر فوجی وضع کی ٹوپی بدن پر ایک چست سرخ رنگ کا کوٹ جو کہ وہ ماہی اور پہنا تھا کہ ہندوستانی لال کورتی فوج کے سپاہی استعمال کرتے ہین پیتل کے بڑے بڑے بدوضع بٹن اس مین لگے ہوئے ٹانگوں مین ایک خاکی رنگ کی پتلون جسپر دو دو بیرونی جانب دو سرخ لکیرین پڑی ہوئین اور پاؤن مین مضبوط فوجی وضع کا بوٹ پہنے ہوئے تھا۔

جب دیہاتی اس معمہ کو حل نہ کر سکے کہ وہ کون ہے اور کیون اوکلی مین آیا اُسوقت تو سب اپنے اپنے گھرون کو چلے گئے اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہوکر چراغ جلے گانون کے سر برآوردہ تجربہ کار حجام مسٹر ہٹبس کی دکان پر آ ڈٹے۔

قصاب۔ بھائی ہٹبس آخر تم نے تو زمانہ دیکھا ہے یہ تو بتلاؤ کہ یہ کون شخص ہے۔ کیا کسی

فوج کا سپہ سالار ہے۔

نان بائی "واہ یہ کل بار سپاہ سالاری یون تو کہتے نہین کہ فوج کا ممتہ ہوگا"

سوداگر۔ ایک نہ شد دو شد۔ ارے میان کوئی جمعدار یا رسالدار فوج کا ہے لیکن یہ معلوم کرنا چاہیے کہ کیون آیا ہے اس گانون مین فوج بھی تو نہین ہے پہر اِس کے آنے کا کیا سبب۔

بٹیس۔ (مونچھون پر تاو دیکر) تم سب ناتجربہ کار جاہل ہو لیکن اینجا مب بخوبی جانتے ہین کہ یہ کون ہے اور کیون آیا ہے۔

قصاب۔ بھئی واللہ کام بنگیا ضرور بتلاؤ۔ ہم سے خوف کے مارے کھانا بھی نہین کھایا گیا

بٹیس۔ یہ کون فوج کے لیئے رنگروٹ بھرتی کرنیوالا رسالدار ہے۔

سوداگر۔ تو گانون مین خرید و فروخت خوب ہوگی میرا بھی سب مال نکل جائیگا۔

نان بائی۔ یہ رنگروٹ بھرتی کرنیوالا رسالدار روٹی ضرور کھاتا ہوگا بس تو سب سے زیادہ میری ہی بکری رہیگی۔

حجام۔ الو کہین کا یہ نہین جانتا کہ فوجی آدمی جبتک حجامت نہ بنوالین کبھی روٹی چھوتے بھی نہین دن مین چار مرتبہ حجامت بنواتے ہین۔

قصاب۔ گوشت تو فوجیون کی جان ہے (بغلین بجاکر) ہا خوب بکری ہوگی۔

سوداگر۔ تو کیا او کلی کے نوجوانون کی فوج کے لئے بھرتی کر لیجائیگا۔

بٹیس۔ بیشک اڈرلسٹن مین پندرہ روز تک رہکر بہت نوجوانون کو بھرتی کر کے فوج مین بھیجدیا اب تک گانون مین کہرام مچا ہوا ہے۔

غرض ان لوگون نے اسی قسم کی جاہلانہ گفتگو کرتے کرتے تہ بجا دیئے اور مشکل تمام مجلس برخاست ہوئی گانون والے یہ خبر سنکر کہ یہ فوجی رنگروٹ بھرتی کرنیوالا رسالدار ہے بہت گھبرائے اور جن کے جوان لڑکے تھے اونہون نے چند روز کے لئے اون کو گانون سے باہر بھیجدینے کی تجویز کی۔

دوسرا باب

عاشق و معشوق

جب شام کو ادہر گانون مین رنگروٹ بہرتی کرنیوالے رسالدار نے شلنگ مچا رکہا تہا اسیوقت
پاس والی نہر کے کنارے کنارے ایک نوجوان شخص چلا جارہا تہا جسکی حالت سے معلوم ہوتا
تہا کہ وہ اسوقت از حد پریشان ہے۔ اچہا قد آور جوان۔ لباس سادہ۔ لیکن اس معمولی لباس
اور حالت پریشانی مین بہی اوسپر اس غضب کا حسن برس رہا تہا کہ سبحان اللہ اچہا گورا رنگ
جیسے کہ سرد ممالک کے لڑکون کا ہوتا ہے۔ نازک سرخ لب لیکن بہت سرخ نہ تہے بلکہ اتنے
ہی کہ خوبصورتی مین داخل ہوسکین۔ بیضاوی چہرہ۔ بڑی بڑی آنکہین جنمین عجیب خفیہ
مقناطیسی قوت موجود تہی۔ کشادہ پیشانی۔ جسپر عرق دیانت داری کے قطرے موتیونکی
طرح ہنوز موجود تہے کل جسم کی بناوٹ اچہا مضبوط۔ یہ کون تہا جو اسوقت لب نہر
ٹہلتا ہوا دہانہ کی طرف جارہا تہا۔

ناظرین! یہ نوجوان اوکلی کا عام پسند لڑکا فریڈرک تہا۔ اسکی نسبت عجیب و غریب روایتین
گانون مین زبان زد تہین لیکن تمام اشخاص اسکی سوانح عمری اسیطرح بیان کرتے ہین کہ
فریڈرک کی پیدائش کا واقعی حال کسیکو بہی معلوم نہین کوئی نہین کہہ سکتا کہ فریڈرک کسکا
لڑکا ہے اس کے والدین کون تہے مگر ہان اتنا سب جانتے ہین کہ گانون مین ایک ضعیفہ
مسس گرانٹ نامی تہی اوسی کے پاس فریڈرک بہی رہتا تہا۔ اس ضعیفہ اور فریڈرک مین
وہ محبت تہی جو کہ حقیقی ماں بیٹے مین ہوتی ہے اور جسپر فخر سے فریڈرک کا زمانہ طفلی تو
نازون سے پلتے ہوئے گذر گیا جب قدرے ہوش سنبہالا تو مسس گرانٹ نے اوسکو ایک
دیہاتی مدرسہ مین داخل کردیا۔ فریڈرک پڑہنے لکہنے مین کچہ اس بلا کا ذہین نکلا کہ تہوڑے ہی
سال مین کل مدرسہ مین اول ہوگیا اور تہوڑا بہت علم حاصل کرلیا اب مسس گرانٹ کی رائے تہی
کہ اسکو لندن کے کسی کالج مین داخل کردے لیکن محبت نے اس ارادے کو ملتوی کردیا
جب بہت روز سوچتے سوچتے گذرے تو مدرس نے مسس گرانٹ سے درخواست کی کہ۔

فریڈرک کو نائب مدرس بننے کی اجازت دے۔ اسوقت قریب جوار مین اس سے بہتر جگہ ملنی ناممکن تھی اسلئے مس گرانٹ راضی ہوگئی۔ ابھی یہ تجویز عملی صورت اختیار بھی کرنے پائی تھی کہ مدرس بیچارہ جہان سے چل بسا اور نئے مدرس کو فریڈرک سے محبت و ہمدردی کیون ہونے لگی تھی چونکہ اِس ضعیفہ کے پاس گزارہ معقول تھا اِس لئے مزے مین بسر اوقات ہوتی تھی۔ فریڈرک نے سرکاری محکمون مین نوکری کے لئے درخواستین دیدی تھین ابھی کوئی جگہہ بھی نہ ملنے پائی تھی کہ ایک روز جبکہ فریڈرک مکان پر موجود نہ تھا مس گرانٹ کے مکان مین آگ لگ گئی۔ گانون والون نے آگ بجھانے اور ضعیفہ کے نکالنے کی ہر چند کوشش کی مگر بے سود ہوئی اور مس گرانٹ جلکر مرگئی اور گھر خاک سیاہ ہوگیا ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ اوکلی کی سیر کرتے ہوئے ایک آتشزدہ مکان کے کھنڈرات دیکھے تھے وہی مس گرانٹ کے مکان کا نقشہ تھا۔

جب فریڈرک مکان پر آیا تو گھر خاک سیاہ پاکر زار زار رونے لگا اور بے یار و مددگار دنیا مین اکیلا رہگیا۔ اتنا بھی نہ تھا کہ صبح کو پیٹ کو روٹی کھائے مجبوراً بیچارے نے مزدوری پر کمر باندھی کیونکہ اوکلی سے باہر جانا اوسے پسند نہ تھا۔ جب روزگار لگ گیا تو گانون کے مشہور فتنہ انگیز حجام جیمس کے مکان کے قریب ہی ایک کوٹھری کرایہ پر لے لی تمام دن جب کھیت مین کام کر لیتا تو شام کیوقت کپڑے بدلکر لب نہر سیر کرنے آجاتا۔

ناظرین کو تعجب ہوگا کہ فریڈرک کسی بڑے شہر مین تلاش معاش کے لئے کیون نہ چلا گیا مگر نہین یہ حیرانی اوسیوقت تک ہے جبتک کہ فریڈرک کی اصلی سوانح عمری سے آگاہی نہو گی دراصل فریڈرک کے پاس معقول وجہ گانون سے باہر نجانے کی تھی۔

پس حسب معمول آج بھی ہمارا نوجوان ٹہلتا ٹہلتا نہر کے پل کے پاس پہونچگیا اور پل سے گذر کر نہر کے دوسرے کنارے پر جاکے گنجان درختون مین ابھی داخل ہی ہوا تھا کہ ایک نازنین نے محبت سے دونون ہاتھ فریڈرک کی گردن مین حمائل کر دیئے جس سے کچھہ دیر تک کیلئے ہمارے نوجوان کے چہرہ پر بشاشت آگئی۔

اہا دراصل یہی وجہ تھی کہ فریڈرک اوکلی سے باہر جانا پسند نہین کرتا تھا۔ یہ نازنین جسنے

یون بے تکلفی سے فریڈرک کے گلے مین اپنے نازک ہاتھ ڈالدیے مسٹر آرکی بلڈ کے گماشتہ مسٹر ڈیوس کی لڑکی لیوسی تھی۔ میانہ قد۔ نیلا ہٹ لئیے ہوئے بڑی بڑی آنکھین گورا گورا رنگ اور رخسارون پر بہ نسبت چہرہ کے اور حصون کے سرخی زیادہ نمایان تھی گھونگروالے بال انگلستان کی دوشیزہ لڑکیون کے کھلے ہوئے گورے گورے نازک رخسارون کے پہلوؤن پر سیاہ سیاہ سنہری زلفین جو کہ نازک رخسارون کو چھوتی ہوئی شانون پر پڑتی ہین۔ دانت موتیون کے مسلسل لڑی کے جواب۔ سرخ پتلے پتلے ہونٹ لعل بدخشان کو شرماتے ہوئے۔ چاہ ذقن جسپر ایک تل جسکی سیاہی لیوسی کے گورے رنگ کی تمیز کرنیکے لئے کافی تھی۔ چہرہ بدن جو لیوسی کے قد کے لحاظ سے بہت ہی موزون تہا۔ باوصف اس حسن کے آج کی سرخ پوشاک نے اسکی دلربائی مین اور بھی مدد دیتا

فریڈرک کسیوجہ سے آج خلاف معمول رنجیدہ نظر آتا ہے لیکن لیوسی کو دیکھتے ہی تمام تمگین خیالات کچھ دیر کے لئے کافور ہو گئے۔ تہوڑی دیر تک دونون شکل تصویر ایکدوسرے کے گلے مین ہاتھ ڈالے کھڑے رہے فریڈرک نے ہر چند اپنی پریشانی کو پوشیدہ رکھنا چاہا مگر نہین چند ہی لمحہ مین لیوسی تاڑ گئی کہ ضرور آج فریڈرک کے نازک دل کو کوئی صدمہ پہونچا ہے۔

لیوسی۔ میرے پیارے فریڈرک آج تم خلاف زیادہ رنجیدہ نظر آتے ہو تمکو میری جان کی قسم جلد بتلاؤ کیا معاملہ ہے۔

فریڈرک۔ کچھ نہین دن بہر کی محنت سے دل پژمردہ سا ہو جایا کرتا ہے۔

لیوسی۔ نہین فریڈرک آج تم خلاف معمول زیادہ رنجیدہ نظر آتے ہو تمہین میری محبت کی قسم ہے جلد بتلاؤ۔

فریڈرک۔ (آبدیدہ ہوکر) لیوسی درحقیقت مین تم سے محبت کرنیکے لائق نہین ہون کیونکہ میری دنیاوی حیثیت نہایت ہی گری ہوئی ہے۔ چاہے مین اپنے خیال مین کیسا ہی عالم اور موتمن ہون تاہم لوگون کی نظر مین ایک ذلیل فرد در ہون۔

لیوسی۔ بخدا تمہارے الفاظ میرا جگر چیرے ڈالتے ہین جلد کہو کیا ماجرا ہے کیا تمہاری تحقیر کی کسی نے ہتک کی۔

فریڈرک ۔ (آنسو بہاتا ہوا) آج سر آرکی بلیڈ کالر کار ڈیربن گھوڑے پر سوار جا رہا تھا مجھ دیکھکر اپنا کوڑا زمین پر گرا دیا اور حاکمانہ لہجہ مین مجھے بلا کر کہنے لگا "او مزدور یہ کوڑا جلد اٹھا دو" مین نے غصہ ضبط کرکے کہا "اگر آپ شائستگی سے حکم دیتے تو کیا مین کوڑا نہ اوٹھا دیتا" یہ سنکر وہ اور بھی بگڑ گیا اور کہنے لگا "مین آج جاکر تجھے برخاست کرادونگا اور اپنے والد صاحب سے حکم جاری کرا دونگا کہ ہمارا کوئی گماشتہ تجھے مزدوری پر نہ لگائے" یہ سنکر مجھے ایسا غصہ آیا کہ ابھی اس کمبخت کو مین پر دے ماروں لیکن پیاری محض تمہاری جدائی کے خیال سے ایسا نہ کیا اور یہ سخت و سست الفاظ سنتے ہوئے کوڑا اوٹھا دیا ۔

لیوسی ۔ تم نے بہت دانائی کی (آبدیدہ ہوکر) کاش مین مرد ہوتی تو فریڈرک ریڈبرن کو اس گستاخی کا مزہ ضرور چکھا دیتی لیکن مجبور ہوں اور تمہاری محبت کی قائل ہوں ۔

فریڈرک ۔ قہر درویش برجان درویش ۔ بہتر ہے کہ اب مین اس گلی سے کہین باہر چلا جاؤں اور اچھا روزگار تلاش کروں ۔ پیاری تم صبر کرو اور اطمینان رکھو کہ مین تمہین تا زندگی نہ بھولونگا ۔

لیوسی ۔ آہ ! فریڈرک یہ کیا خیال دل مین سمایا ہے مجھے کیسے چھوڑے جاتے ہو اچھا اگر تم اسوقت کی زندگی سے آزاد ہونا چاہتے ہو تو مجھے اپنے ہاتھوں سے قتل کرتے جاؤ تاکہ مین بھی آلام فرقت سے رہائی پاؤں ۔

فریڈرک ۔ (لیوسی کو گلے لگا کر) نہین ! لیوسی یہ مت خیال کرو آجتک مجھو تمہارا ہی خیال اس جگہ دوکے رہا ہے اور مین ہرگز نہین جانا چاہتا لیکن کیا کرون مشیت ایزدی ہی ایسی ہی معلوم ہوتی ہے ۔

لیوسی ۔ پیارے برائے خدا میری زندگی تلخ نہ کرو بھلا مین تمہارے بغیر کیونکر جیونگی آہ ! آہ پیارے فریڈرک تم اپنے آرام کی خاطر مجھے تباہ کرنا چاہتے ہو ۔

فریڈرک ۔ نہین مین حتی الوسع تمہین نہ چھوڑونگا ۔ جبتک تمہاری پیاری صورت میری آنکھوں کے روبرو ہے مین ہر طرح کی ذلت اٹھانیکو تیار ہوں ۔

اتنا کہہ کے فریڈرک نے اپنی محبوبہ کو گلے سے لگا لیا اور دونوں زار زار رونے لگے ۔ ابھی اچھی طرح

دلی رشنا نہ نکلنے پائی تھی کہ درختون سے کسیکی آہٹ معلوم ہوئی دونون چونک گئے اور جون
ہی سیر کرکے دیکھا تو ایک شخص کو قریب ہی پایا۔ یہ کون تھا لیوسی کا باپ مسٹر ڈیوس نہایت غصے
ساتھ لیوسی کو نابکار کہتے ہوئے فریڈرک کی بغل سے علیحدہ کیا اور یون گویا ہوا۔
ڈیوس۔ او ننگ خاندان اپنے باپ دادا کے نام کو داغ لگانیوالی۔ اب مین سمجھا کہ تیری روز انہ
سیر کا تنہائی کیساتھ یہ مطلب تھا۔ بدکاری۔ اچھا مین سمجھ لونگا۔ اور چند ہی روز مین عشق کا
مزہ چکھا دونگا۔ تو نے خاندان کی عزت خاک مین ملادی (فریڈرک سے مخاطب ہوکر) بدذات
اتنی جرات! میری عزیز لڑکی کو اوباش کردیا۔ خیر کیا مضائقہ ہے تجھے اسکی حقیقت معلوم
ہوجائیگی۔
فریڈرک۔ الزکر مسٹر ڈیوس سچی اور پاک محبت ہے اسمین گناہ نہین۔
ڈیوس۔ بس بس خاموش رہ۔ مکار اسکا مزہ چکھا دونگا۔ ایک شریف زادی کی عصمت
بگاڑنیکی کیونکر جرأت ہوئی (دس شلنگ زمین پر پھینککر) لے یہ تیری چند روز کی تنخواہ
ہے۔ آج سے سر آرکی بلڈ نے تجھے مزدوری سے برخاست کیا۔
یہ کہکر ڈیوس اپنی لڑکی کو لیکر سخت سست کہتا ہوا گھر کو روانہ ہوا۔ فریڈرک عالم یاس مین
کھڑا کا کھڑا رہگیا اور جبتک لیوسی نظر آتی رہی آگے قدم نہ بڑھایا۔ جب اس عاشق صادق کی نگاہ
بینائی کی تو اسنے سرنگون لیکر آہستہ آہستہ چلا وہ دس شلنگ جو مزدوری کی تنخواہ تھے
وہین پڑے رہے۔

تیسرا باب

من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو

شب سیاہ کا خوشنما چراغ ہاتھ مین لئے اپنے عاشق زار شہزادہ مشرق کی جستجو کو نکل کر
زمین پر چھپایا چاہ رہی ہے۔ اسیران محبت نے شب فرقت کے رنج و غم برداشت کرنیکا
سامان مہیا کرلیا ہے۔ تارے عاشقون کی بیتابی دور کرنے کے لئے آسمان پر ہویدا ہوگئے
ہین۔ آہا خوش نصیب وہ زن جسکے وعدہ وفا معشوق الہی سے نباہ نگاہ کرکے اپنے

گہروں سے کسی کی شرمائی نگاہوں کی طرح نکل پڑے ہیں۔ ابھی رات بھی کچھہ ایسی زیادہ نہیں گذری ہے تقریباً نو ہی بجے ہونگے۔ کہیں جام سرشار غوانی کا دور دورہ ہے اور کہیں خون جگر آنکھونکی راہ سے بہایا جارہا ہے دنیا کی ظاہری نمائش قریب الاختتام ہے مگر ہر شہر کے خلوت خانہ مین خیالات لیجاتے تو معلوم ہو کہ رات کا مذاق ہی جدا ہے اسوقت ہر شخص دن بہر کی محنت کی تکان دور کرنے کی تیاری مین مصروف ہے لیکن ہمکو تمام دنیا سے کیا مطلب وہ کون ہے جو اپنے آرام مین خلل انداز ہونیکے لیے ہمین اپنے پاس آنیکی اجازت دیگا یہ وقت اور یہ حالت دیکھکر ہمارے سیاح خیالات اوکلی کے شاہی محل مین جانیکے لیے تیار ہین۔ رسالدار لینگلی جو آج ہی گانون مین آیا ہے خوش طبع معلوم ہوتا ہے۔ شاہی محل مین جابجا چراغ روشن ہو گئے ہین درمیان کا بڑا کمرہ خوب آراستہ ہے رسالدار صاحب کمرہ کے وسط مین آرام کرسی پر رونق افروز ہین اور اپنی شیرین کلامی سے دیہاتیون کو محظوظ کر رہے ہین۔ تیس چالیس دیہاتی ٹکٹکی باندہے رسالدار کی سرخ فوجی وردی کو حیرت کی نگاہ سے دیکھہ رہے ہین۔ رسالدار لینگلی کی میز پر چند بوتلین شراب کی رکہی ہین۔

لینگلی۔ دوستو! مین کہانتک فوجی ملازمت کی تعریف کرون۔ درحقیقت اس شاہانہ ملازمت کی تعریف نہین ہوسکتی۔ جب فوج غیر ملکون کو جاتی ہے تو ایسی ایسی عجیب چیزین دیکھنے مین آتی ہین کہ مین اونکی تعریف نہین کرسکتا اور یہ لطف ہے کہ سپاہی لوگ سیر کرین اور خرچ بادشاہ کے خزانہ سے ملے میرے خیال مین انسان اگر زندگی کا لطف اوٹھانا چاہتا ہے تو فوج مین ملازمت کرے ورنہ کسی ملازمت مین یہ بات نصیب نہین ہوسکتی غیر ملکون کے میوہ جات تو ہرا اصل بہشتی میوون کو مات کرتے مین آپ لوگون نے کبھی خواب مین بھی ایسے میوے نہ دیکھے ہونگے یا الفواء جنگلی جانور وگیرہ ممالک مین ایسے نہین ہوتے جیسے آپ لوگ انگلستان مین روز مرہ دیکھتے ہین۔ نہین نہین ہمکو عجیب عجیب جانور دیکھنے مین آتے ہین اور عموماً فوجی لوگون کیساتھہ غیر ممالک کے لوگ بہت اچہا برتاؤ کرتے ہین۔ ایسی ایسی خوبصورت عورتین دیکھنے مین آتی ہین کہ

معاذ اللہ۔ اگر آپ لوگون مین سے کوئی ایک بار بھی دیکھ لے تو پھر چھوڑنیکو دل ہی نہ چاہے لیکن سپاہی تو ایک سے ایک خوبصورت عورتین دیکھتے ہین اس لئے پرواہ نہین کرتے۔ اہاہا کیا عمدہ زندگی ہے اور ہان آپ لوگون نے کبھی اخروٹ کہائے بھی نہونگے۔ غیر ممالک مین ایسے نہین ہوتے ہمارے اس ملک مین بلکہ خاص قسم کے لذیذ اخروٹ نارنگی انار انبہ وغیرہ میوے ملتے ہین۔ ہمارے یہان کے سپاہی تو کچھ ایسے سیر ہو گئے ہین کہ نظر اوٹھا کر بھی نہین دیکھتے اور اسمین نہ تو اونکا قصور ہے اور نہ نخرہ ہے بلکہ افسرون نے لاڈ لیکر کے سپاہیون کو ایسا آسمان پر چڑھا دیا ہے کہ افلاطون کی بھی حقیقت نہین سمجھتا اسیطرح رسالدار لینگلی طراری کیساتھ فوجی ملازمت کی تعریف کر رہا تھا اور گاؤن کا بوڑھا حجام درزی۔ نان بائی اور دیگر اشخاص جو معزز سمجھے جاتے تھے سنتے رہے۔ لیکن حجام بٹس اس تاک مین رہا کب سلسلہ تقریر ختم ہو کہ وہ اپنی راے فوجی ملازمت کے لئے ظاہر کرے رسالدار لینگلی بھی چلتا پرزہ تھا تاڑ گیا کہ بٹس ضرور کوئی مشکل اعتراض کریگا اگر لینگلی نے تقریر مین ذرا بھی وقفہ نہ ڈالا اور نہ شراب کو ہاتھ لگایا کہ کہین موقع پاکر بٹس بول نہ اوٹھے کہ اوسکے ارادے مین ضعیف آجائے۔

لینگلی۔ اور ہان دوستو! جب ہماری فوج کے سپاہی بادشاہون کی طرح اپنی اپنی بارگون مین رہین تو خالی نہین بلکہ جام پر جام مے خوشگوار کے اڑانے لگتے ہین کیونکہ کام تو کچھ ہے نہین عمدہ عمدہ کہانے وغیرہ کہاتے پیتے ہین۔ چھٹی کے وقت سیر تماشہ مین مصروف ہو جاتے ہین اور عزت کیطرف دیکھو تو مین سچ کہتا ہون کہ ایک معمولی سپاہی کے روبرو کروڑپتی کی کچھ بھی وقعت نہین اگر ایک معمولی سپاہی بھی دربار شاہی کیطرف جا نکلے تو وزرا امیر سب کرسیان چھوڑ چھوڑ کر کھڑے ہو جاتے ہین اس سے بڑھکر دنیا مین کیا عزت ایک شخص حاصل کر سکتا ہے اور جب آزادی دیکھو تو معلوم ہوتا ہے کہ اس سے بڑھکر دنیا مین اور کوئی پیشہ آزادی کا نہین یہانتک کہ سپاہی اگر کسیکو قتل کر ڈالے تو کوئی پوچھتا تک نہین افسر لوگ مدعی کو ڈانٹتے ہین۔ بارگون مین سپاہی لوگ شاہزادون کیطرح زندگی بسر کرتے ہین ہان ایک سوال آپ ضرور کرینگے کہ سپاہی قواعد بھی تو کرتے ہین لیکن معلوم رہے کہ

قواعد وہ چیز ہے کہ بغیر جسکے انسان خوش نہین رہ سکتا۔ بھلا جب ایسی عیش و عشرت سے زندگی بسر کرین تو بلا ورزش طاقت کیونکر پیدا ہو سکتی ہے حقیقت مین قواعد ایسی چیز ہے کہ جس سے دل قوی اور طبیعت بشاش رہتی ہے اور اگر ایک مرتبہ بھی آپ لوگون مین سے کوئی شخص ہماری بارگون مین چار روز آ سکے تو مین سچ کہتا ہون کہ پھر دور کرو ہین ہو جئے بھلا یہ سرخ پوشاک جو کہ شاہی خزانہ سے ملتی ہے معمولی آدمیون کو کہان نصیب ہوتی ہین دوستو تم لوگون کی عورتین میری وردی کو کس حیرت کی نگاہ سے دیکھتی ہین۔ درحقیقت اونکے لئے تو ایک عجیب و غریب بات ہے اور بہت سے آدمی خیال کرتے ہین کہ سپاہیون سے افسر برا سلوک کرتے ہین اور ذرا سے معاملہ پر سخت سزا دیتے ہین اسکی نسبت مین تم سے سچ کہتا ہون کہ افسر لوگ سپاہیون کو اپنے بیٹون اور بھائیون کے بجائے سمجھتے ہین سپاہی بڑے بڑے جرم کرتے ہین مگر وہ اُف تک نہین کرتے ہین۔ . . . .

یہ کہکر رسالدار کو مجبوراً رکنا پڑا کیونکہ بٹیس جو موقع کا متلاشی تھا جھٹ بول اوٹھا۔

بٹیس۔ مگر کیا؟

لینگلی۔ ہان ہان مین تمہارا اعتراض سمجھ گیا تم سپاہیانہ زندگی کے مصائب کا ذکر کرتے ہو دیکھو دوستو ہماری فوج کے سپاہیون کی جیبین ہر وقت زر سے پر رہتی ہین کیونکہ خوراک پوشاک خدمتگار۔ شراب۔ تماکو۔ مکانات تو سب سرکاری ملتے ہین پھر وہ تنخواہ خرچ کرین تو کیونکر۔ مین سچ کہتا ہون کہ سپاہی لوگ روپیون کو کنکر کیطرح پھینکتے ہین روپیہ کی اصل ہی نہین سمجھتے ہین۔ شروع سے لیکر آخر تک ایک سپاہی کی زندگی کا مقابلہ کسی شاہزادہ کی زندگی سے کیا جائے تو درحقیقت سپاہی کی زندگی اس سے کہین بہتر ثابت ہوگی بھلا غیر ملکون کی سیر سے بڑھکر اور کیا عمدہ بات ہو سکتی ہے اور . . . .

بٹیس۔ جناب مجھے ایک بات کہنے کا موقع دیجئے۔

لینگلی۔ ہان ہان مین سمجھ گیا تم اخروٹون کی نسبت دریافت کرنا چاہتے ہو مین تم سے سچ کہتا ہون کہ مین نے اپنی زندگی بھر مین ایسے اخروٹ انگلستان مین دیکھے جیسے کہ غیر ممالک مین کھائے اور ہاد دیگر میوہ جات کی نسبت سوا اونکا ذکر ہی نہین ہو تو انگلینڈ مین دیکھنے کو

نہیں ملتے۔ دوستو اگر غور سے دیکھا جائے تو کیا ہی عمدہ زندگی ہے میں تو مرتے وقت بھی
خدا سے یہی التجا کرونگا کہ اگر مجھے پھر قالب انسانی عطا فرمائے تو سپاہی بنائے۔
اب کہتے کہتے لنگلی کا دم چڑھ گیا اور مجبوراً خاموشی اختیار کرنی پڑی مسٹر پیٹس جو اسی مین
بیٹھا تھا اچھل کر بولا۔

پیٹس۔ جناب کیا مجھے بولنے کی اجازت ہے۔

لنگلی۔ ہان دوست مین سمجھ گیا تم سپاہیوں کی پوشاک کی نسبت دریافت کیا چاہتے ہو دیکھو
ایسی نفیس پوشاک سرکار کی طرف سے مفت ملتی ہے سپاہی لوگ مہینوں جوڑے دن میں
پھاڑتے ہین لیکن کوئی پرسان نہین اگر . . . .

پیٹس۔ (قطع کلام کرکے) یہ تو فرمائیے سپاہیون کی تنخواہ رکنے کا کیا معاملہ ہے اور آپ کو
نقد ماہواری روپیہ کتنا ملتا ہے؟

لنگلی۔ ایک ایک سوال کا جواب دونگا۔ دوستو مین سچ کہتا ہون یقین کرو کیونکہ اس پوشاک
مین کوئی بھی جھوٹ نہین بولتا۔

تنخواہ رکنے کی افواہ غلط ہے کبھی کسی کی تنخواہ نہین رکی جاتی۔ تیرہ پینس روزانہ ہر سپاہی
کو خرچ کے لئے ملتے ہین اور دراصل وہ خرچ بھی نہین کرسکتا کیونکہ فوج مین خرچ کی ضرورت
ہی کیا ہے بہت خرچ فوج کا سرکار ہی برداشت کرتی ہے۔ (جیب سے ایک مٹھی نقدی
نکالکر) لو دیکھو یہ ہر وقت مال موجود رہتا ہے اور یہ تو کچھ بھی نہین ہے سچ پوچھو لوگ خرچ
بھی نہین کرسکتے اور میرے خیال مین بادشاہ بہت ہی فیاض ہے جو اسقدر روپیہ جیب خرچ
کے لئے دیتا ہے ورنہ سپاہیون کو ضرورت ہی کیا ہے۔ دوستو! دراصل مفسد لوگون نے مشہور
کر رکھی ہین تاکہ کوئی شاہی فوج مین بھرتی نہو یہ سب غلط ہے (مالک مکان سے)
اچھا صاحب ایک بوتل اور لائیے۔

دوستو! آج مین اپنے ہی خرچ سے سب کو شراب پلاؤنگا (حجام سے مخاطب ہوکر)
ہان دوست معاف کرنا مین نے تمہین باقیماندہ اعتراض کے لئے موقع نہین دیا لیکن
پیشتر ازین کہ تم اعتراض کرو یہ بتلائیے کہ مجھے آج گانون کے مشہور بال بنانیوالے اور۔

خوشبودار روغن فروش سے گفتگو کرنے کا اعزاز حاصل ہوا ہے

بیٹس نے اپنی نسبت خوشامدانہ کلمات سنکر) جناب میری دکان میں سب سامان موجود ہے جیسے عمدہ عمدہ تیز استرے۔ قینچی۔ صابون۔ عطریات اور بیش بہا دیگر چیزیں۔

لینگلی۔ بیشک ایک معزز پیشہ ور کے لئے یہ سامان ضروری ہے اور آپکی شکل بھی آپ کے اعلےٰ رتبہ کا اظہار کر رہی ہے اچھا سچ کہو کیا داڑھی ضرور بنانا اور جبتک میں ایسا گانوں میں رہوں ہر روز میری حجامت بنایا کرو اور ہاں میرا یہ اصول ہے کہ جو کوئی رنگروٹ بھرتی ہوتا ہے تو میں پہلے اسکی حجامت بناتا ہوں اور ہر ایک رنگروٹ کی حجامت کے لئے نصف اُجرت سرکاری خرچ سے ادا کرتا ہوں۔

یہ سنکر بیٹس کی باچھیں کھل گئیں اور تمام اعتراضات بھول گیا اب رسالدار لینگلی نے تمام گانوں والوں کے اوپر اپنا سکہ جمادیا اب تو بیٹس بجائے اعتراضات کے رسالدار کی ہر بات کی تائید کریگا اور دونوں نے ملکر ایسا فوجی ملازمت کی وہ خوبیان بیان کیں کہ ہر شخص کے منہ میں پانی بھر آیا اور فوج میں بھرتی ہونیکا شوق دلوں میں پیدا ہوگیا اور لینگلی نے سب کو شراب پلاکر اور بھی الّو بنالیا یہ کیا تھا رسالدار کی عجیب و غریب باتوں کو سنتے ہوئے بات بات پر واہ واہ کے نعرے بلند ہونے لگے اور نصف شب تک یہ مجلس قائم رہی۔ تعجب نہ تھا کہ صبح تک سب جمع رہتے لیکن مسٹر میسی کی زوجہ نے اس خیال سے کہ فوجی افسر نے شاہی محل میں سب کو قید کر لیا ہو اسوقت اپنے خاوند کو دیکھنے آئی اور اُس کے آنے پر مجلس برخاست ہوئی۔

چوتھا باب

اقرار محبت

اب ہم مسٹر ڈیوس اور لیوسی کے تعاقب میں چلتے ہیں تاکہ ہمارے قصہ کا سلسلہ جاری رہے اور ناظرین کی بیقراری اور اضطراب بھی دور ہو۔

ڈیوس معہ لیوسی فریڈرک کو ہیں عالم یاس میں کھڑا چھوڑ کر اپنے مکان کیطرف

چلا جب غصہ فرو ہو گیا تو ڈیوس نے اصل معاملہ کو چھیڑا۔

ڈیوس۔ لیوسی مجھے تمہاری ذات سے یہ امید نہ تھی تم نے درحقیقت خاندان کی عزت خاک مین ملا دی مین روز اپنے دل مین سوچا کرتا تھا کہ لیوسی تنہا سیر کرنے کیون جایا کرتی ہے اور وقتاً فوقتاً لوگون کے زبانی تذکرے بھی سنے مگر مجھے یقین نہ آیا اب جبکہ بچشم خود دیکھہ لیا تو میری تمام امیدین خاک مین مل گئین۔ کیون لیوسی کیا تمکو ایسا لازم تھا۔

لیوسی۔ ابا جان مین جانتی ہون کہ جسقدر آپ کو میرے ساتھہ محبت ہے امان جان کے انتقال کے بعد مجھے کس ناز سے پالا۔ تمہاری محبت ہے امان جان کے انتقال کے بعد مجھے کس ناز سے پالا۔ تمہاری محبت اور شفقت دیکھکر مجھے جرأت ہوتی ہے کہ سب سچ سچ کہدون۔ دراصل مجھے فریڈرک سے محبت ہے میرا دل اوسکا ہو چکا ہے۔ اور یہ محبت تا ابد قایم رہیگی۔

ڈیوس۔ افسوس صد افسوس اوس کمینہ نے تمہین ایسی پٹی پڑہائی ہے کہ تم صریحاً اپنے والد کے روبرو محبت کا اقرار کرتی ہو اور شرم بھی نہین آتی۔

لیوسی۔ ابا جان محبت مین شرم و حیا کیسی اگر مین آپسے پوشیدہ رکھتی تو بھی آپ خفا ہوتے اور اقرار پر بھی ہوتے ہو۔

ڈیوس۔ تم جانتی ہو کہ مجھے تم سے کسقدر محبت ہے آجتک مین نے جو کام کیا تمہاری بہتری کے لیے کیا اب مناسب یہی ہے کہ میری راے پر عمل کرو مین تمہاری نسبت بڑے بڑے منصوبے باندہ رہا ہون اور تم ایک رذیل شخص پر مائل ہو رہی ہو ذرا اپنے ہی دل سے پوچھو کہ تمہاری یہی حیثیت ہے کہ ایک رذیل سے ناجائز تعلق پیدا کرو۔

لیوسی۔ ابا تم مجھے چاہے جو کچھہ کہو مگر فریڈرک کو میرے روبرو برا مت کہو میرے دل کو صدمہ پہونچتا ہے اور وہ ایک شریف مرد ہے۔

ڈیوس۔ (جھنجھلا کر) اب تک تم کو فاسد خیالات۔ مین تمہین ایک معزز لیڈی بنا کی

کوشش کرون اور تم میری کوششون کو خاک مین ملادو - بیٹی درحقیقت تمہارا حسن اسی قابل ہے کہ تم کسی شریف زادے کے پہلو کو رونق دو اور اسی امر کی کوشش کر رہا ہون جسمین مجھے بہت کامیابی بھی حاصل ہو چکی ہے سمجھ گئین -

لیوسی - نہین ابا جان مین کچھ نہین سمجھی میرا دل میرا نہین ہے اسلئے مین کسی اور کو اب نہین دیسکتی مجبور ہون -

ڈیوس - اچھا یہ بتلاو کہ تم ایک رذیل مزدور سے شادی کیا چاہتی ہو یا ایک امیرزادہ سے

لیوسی نے اسکے سوال کا جواب کچھ نہ دیا بلکہ حسرت سے اپنے باپ کیطرف دیکھنے لگی جو اوس کا مطلب سمجھ گیا -

ڈیوس - ہان تم نے میری بات کا جواب نہ دیا ایک مزدور کی بی بی بننا پسند کرتی ہو اور اپنی زندگی . . . . تباہ کرنے پر آمادہ ہو گئی کیونکہ اب تو وہ مزدور بھی نہین رہا بلکہ ایک فقیر سمجھو مزدوری سے بھی اپنی بیجا اکڑ کی بدولت برخاست ہو گیا -

لیوسی - مزدوری سے کیون برخاست ہو گیا ہے - آہ ایسا ظلم ایک بیکس پر کرو -

ڈیوس - (برانگیختہ ہو کر) اب مین سمجھ گیا ہون کہ تمہاری سختی آئی ہے نالایق لڑکی تجھ ذرا شرم نہین آتی -

یہ باتین کرتے کرتے دونون مکان پر پہونچ گئے خادمہ مرتھا نے دروازہ کھولدیا اور دونون ایک کمرے مین داخل ہوئے - مرتھا نے دسترخوان بچھایا اور باپ بیٹی کھانے مین مشغول ہوئے لیکن لیوسی سے مطلق نہ کھایا گیا بلکہ اپنے ہی خیال مین محو رہی ڈیوس نے اپنے غصہ ضبط کر کے لیوسی کو یہ مخاطب کیا -

ڈیوس - اب جبکہ معاملہ شروع ہو گیا ہے تو بہتر یہی ہے کہ اسکا خاتمہ کر کے چھوڑدون ہان لیوسی تم میرا مطلب سمجھ گئین -

لیوسی - بالکل نہین -

ڈیوس - چونکہ مین تمہارا باپ ہون اور والدین کا فرض ہے کہ اولاد کی بہتری کی تدبیرین سوچین اسلئے مین کوشش کر رہا ہون کہ تمہاری شادی کسی عالی خاندان کے شریف

ٹوٹے سے کرون اب مین نے تم سے صاف صاف کہدیا ہے۔

لیوسی۔ بیشک اگر میرا دل میرے پاس یا میرے قبضہ مین ہوتا تو مین آپکی امید کبھی نہ توڑتی لیکن اب مجبور ہون۔ مگر نہین نہین اب بھی آپکی امیدون کا خون نہین کر رہی ہون کیونکہ فریڈرک پر آپکی نظر عنایت درکار ہے۔

ڈیلوس۔ اوس بدبخت کا نام بھی نہ لو۔ تم مجھسے صاف ہی کہلا اوگی۔ لو سنو اور فیصلہ کر دو مین ایک معزز شخص کے لڑکے سے تمہاری شادی کرنا چاہتا ہون جسمین کہ میری اور تمہاری دونون کی بہتری ہے اور عزت ہے تم لیڈی کہلانیکی مستحق ہوگی اور مین اپنی لڑکی کو ایک مرتبہ پر پہونچا دیکھکر خوش ہونگا اب تو بالکل سمجھ گئین۔

لیوسی۔ ابا جان مین اس معمہ کو مطلق نہین سمجھی۔

ڈیلوس۔ لو مین صاف ہی کہتا ہون کہ مین تمہاری شادی سر آرکی بیلڈ کے فرزند ارجمند مسٹر ریڈ برن سے کیا چاہتا ہون۔

لیوسی۔ (خوفزدہ ہوکر) خدایا تیری پناہ آہ ابا جان ایسے کلمات زبان پر بھی نہ لاؤ میرا جگر شق ہوا جاتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

ڈیلوس۔ افسوس افسوس یہ گستاخی تمہین مجھپر بھروسہ ہی نہین کیا مین یہ سب کام کسی خاص غرض کے لئے کرنا چاہتا ہون۔ بھلا لیوسی کیا ایک گماشتہ کی لڑکی کیلئے یہ شادی قابل فخر نہین ہونی چاہیے کیا ایسا معزز خاندان تمہین ملسکتا ہے دیکھو مین بار بار سمجھاتا ہون اب بھی سوچ لو ایسا خاندان تمہین ہرگز نصیب نہوگا۔

لیوسی۔ ایسے خاندان پر لعنت بھیجتی ہون۔

ڈیلوس۔ اچھا جب کل مرحلے طے ہو لین تب لعنت بھیجنا۔ مین بھی دیکھون کہ تم کتنے پانی مین ہو اور تمہین نافرمانی کا خمیازہ ضرور اوٹھانا پڑیگا اور ایک دن وہ آئیگا کہ تم جبراً ریڈ برن کی بیوی ہوگی تمنے مجھے کیا سمجھا ہے کیا مین تمہارے وجود کا مالک نہین ہون

یہ سنکر لیوسی اوٹھہ کھڑی ہوئی اور جھپٹ کر اپنے کمرے مین جا گھسی اور اندر سے دروازہ بند کرلیا اور دل کا غبار نکالنے کے لئے اسطرح روئیگی جس طرح صبح کا ...

اپنے محبوب آفتاب کے ہجر میں آنسو بہاتی تھی۔ لیوسی کو پہلا ہی موقع تھا کہ اپنے
والد کو بغیر سلام کئے رات کو رخصت ہوئی۔ عشق کے کرشمے محبت کے جلوے جذبات
دل کیا کچھ نہیں کر دکھاتے۔ اے محبت ہم تیرے اثر کے قائل ہیں۔ وہی لیوسی جو
اپنے والد کے روبرو کبھی دم تک نہ مارتی تھی آج کیسی بے لحاظ و گستاخ نکلی شرم و
حیا سب جاتی رہی۔ اے عشق! دو دلوں کو شیر و شکر بنا دینا تیرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے
باحیاؤں کو بیحیا کر دینا تیری ادنیٰ کرامات ہے دلوں کو دلوں سے پیوست کر دینا تیرا
معجزہ ہے۔

پانچواں باب

ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں

جیسا کہ پیشتر ازیں ہم بیان کر آئے ہیں کہ سر آرکی بلیڈ قریب جوار کے گاؤں کا مالک
اور سرکار کی طرف سے اس علاقہ کا منصف تھا۔ سر آرکی بلیڈ کی عمر تقریباً پچاس سال سے
کچھ ہو گی لیکن عیش پرستی اور عیاشی نے اسکی قوت کو مثل جوانوں کے بنا رکھا تھا اچھا خاصہ
جوان معلوم ہوتا تھا گو خوبصورتی میں ہم اوسکو یکتائے زمانہ نہ کہہ سکیں تاہم شکل و شباہت
سے ایک معزز رئیس معلوم ہوتا تھا پرانے رواج کے مطابق ایک ارغوانی چغہ ٹخنوں تک
اور پاؤں میں ایک سیاہ مرصع جوتہ پہنے رہتا تھا۔ سر آرکی بلیڈ کے خیالات بالکل پرانے تھے
اسی امر کا قائل یقین رکھتا تھا کہ غربا امیروں کی خدمت کے لئے مقرر ہیں اور خدا کا
منشا یہی اونکے پیدا کرنے سے یہ تھی۔ آرکی بلیڈ کی بیوی آرکی بلیڈ سے کوئی دس سال
چھوٹی ہوگی۔ اس حالت میں ہم اوسے دیکھ کر اتنا کہہ سکتے ہیں کہ جب مسز آرکی بلیڈ کا
شباب ہوگا تو ظالم نے ہزاروں کا خون سر کیا ہوگا کیونکہ اس حسن پر وہ دماغ رکھتا کہ خدائی کی
پناہ ملکہ خدائی کا دعویٰ کرتی تھی مزاج میں کبر و خود بیں سمائی ہوئی تھی ہنسی مسکراہٹ تو
کیا کبھی سیدھے منہ بات تک نہ کرتی تھی۔ بالفاظ آرکی بلیڈ جیسے متکبر کے لئے ایسی
بیوی بہت ہی موزوں تھی۔ آرکی بلیڈ کی ہمشیرہ بھی اسی مکان میں رہتی تھی اوسکی

عمر بھی مسٹر آر کی بلیڈ کی عمر کے برابر ہی تھی یعنی اونتالیس چالیس سال چھریرا بدن۔ لاغر اندام۔
بیضاوی چہرہ مگر زرد چیلا دبلا جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کبھی خوبصورت ہی نہ ہوگی۔ چونکہ
ابتک اوس نے شادی نہین کی اور دوشیزہ ہے اس لئے اپنے بھائی مسٹر آر کی بلیڈ کے
پاس رہتی ہے سب لوگ اسے مس جین کے نام سے پکارتے تھے گو مس جین کی اسوقت
شکل دیکھکر کوئی نہین کہہ سکتا کہ یہ کبھی شکیل ہوگی مگر اسکے ہم عمر گانون والے کہتے ہین کہ
عالم جوانی مین جین اپنا ثانی نہین رکھتی تھی۔ اسکا حسن ایسا شہرۂ آفاق تھا کہ دور دور
سے امراء اور معزز اشخاص شادی کی آرزو مین آتے تھے۔ جین کی عادتین عجیب قسم
کی تھین نہ کسی سے محبت نہ جانور سے انس نہ مکان سے باہر قدم رکھتی تھی زیادہ
خاموش بیٹھی رہتی تھی اور اگر بولتی تھی تو نہایت ترشروئی سے۔ شاید ہمارے ناظرین سمجھے ہونگے
کہ جین کو محبت مین مایوسی نصیب ہوئی ہوگی جس سے اب اوسکی یہ حالت ہے مگر نہین اہل
گانون اس امر سے بالکل بے بہرہ ہین کہ جین نے کبھی کسی سے محبت ہی نہین کی۔
جیرالڈ ریڈ برن جیسا کہ ہم اوپر بتا آئے ہین سر آر کی بلیڈ کا اکلوتا بیٹا اکیس برس کا تھا اچھا لانبا قد
شکل [illegible] کے چہرہ آنکھین چھوٹی چھوٹی جن سے عیاری ٹپکتی تھی۔ گال پچکے ہوئے
کمر کسیقدر خمیدہ۔ لوگ کہتے ہین کہ سولہ برس کی عمر تک ریڈ برن نہایت خوبصورت اور
ہونہار جوان تھا جب سولھوان سال تمام ہوا تو آر کی بلیڈ نے شہر کیمبرج مین پڑھنے کیلئے
بھیجدیا گھر کا امیر تھا اور خبث پرست اعلے درجہ کا شہر کیمبرج جو انگلستان مین حسن کی
کان سمجھا جاتا ہے وہان پہونچکر اوس نے خود کو آزاد پاکر پڑھنا لکھنا سب بالائے طاق رکھدیا اور حسینون کے
پیچھے دیوانہ وار رات دن پھرنے لگا اور زور کے ذریعے سیکڑون پاکدامن اور باعصمت
لڑکیون کو داغ بدکاری لگا دیا اور اپنی یہ حالت کرلی کہ تیسری سال مین ڈاکٹر نے آر کی بلیڈ
کو لکھ بھیجا کہ ریڈ برن کو [illegible] واپس بلا لیجئے۔ اب تو ریڈ برن کچھ ایسا بدوضع معلوم
ہونے لگا کہ کوئی [illegible] بھتیجے ریڈ برن کو آر کی بلیڈ اور اوسکی حسین بیوی [illegible] کا خیال کر سکتا تھا۔
شاید ناظرین آر کی بلیڈ کے خاندان سے بخوبی واقف ہو چکے تو اب ہم اصلی قصہ کیطرف
توجہ دلاتے ہین۔ رات کے دس بجگئے ہین کہ آر کی بلیڈ ایک اخبار پڑھ رہا ہے مسٹر آر کی بلیڈ

بھی سُن سن کر اسے ترقی کرتی جاتی ہے۔ ایک آرام کرسی پر مس جین بھی بیٹھی ہے جیرلڈ ریڈبرن تو حسینون کا مشتاق ہے ہی ایک عشقیہ ناول جو ابھی منگایا تھا اوسکی سیر مین محو ہے

آرکی بیلڈ۔ (اخبار نیچے رکھکر) ہان ریڈبرن تمہارا ہم جماعت ڈارس وڈ تو ایک کالج مین اوستاد مقرر ہو گیا ہے۔

ریڈبرن۔ "اوخوا! چھ فیٹ چھ انچھ لمبا قد وہ بھی جوتہ اوتار کر کہ بھلا لکچر دیتا ہوا کیا اچھا معلوم ہوگا۔ چارون طرف سے قہقہہ اوڑیگا۔

جین۔ ہان تمہین قہقہہ لگانیکے لئے ضرور یہی بہو بچنا چاہئے۔

آرکی بیلڈ۔ اگر مین ایک مرتبہ اور جوان ہو جاؤن تو فوج مین ملازمت کرون میرے خیال مین اس سے عمدہ کوئی ملازمت نہین۔

مسز آرکی بیلڈ۔ بس بس رہنے دو لڑکے کو ایسی ترغیب نہ دو مین تو اپنے لڑکے کو سرخ کوٹ اور وہ بھی پیتل کے بٹنون والا پہنے دیکھکر خوش نہونگی تمکو معلوم ہے کہ میرا بھائی فوج مین کرنل تھا اچھا بانکا جوان بائیس سال کا۔

جین (تمسخرانہ لہجہ مین) شاید ایسا ہی ہوگا جیسا ہمارا جیرلڈ ریڈبرن ہے۔

آرکی بیلڈ یہ طنز اپنے لڑکے کی نسبت سنکر دل مین بہت خفا ہوا اور تیز نگاہون سے اپنی ہمشیرہ کیطرف دیکھا اور مسز آرکی بیلڈ فقط خاک بجا ہوگئی۔ چونکہ آرکی بیلڈ اپنی بہن سے بہت محبت رکھتا تھا اسلئے بیگم صاحبہ نے زبان نہ کھولی۔

ریڈبرن۔ نہین نہین مجھسا خوبصورت کیون ہونیلگا۔ جیسا تمہارا خوبصورت ہوگا اگر کبھی بھی خود کو حسین نہ کہین تو جہان سے بد صورتی کا نام ہی مٹجائے۔ جیسا جسوقت کہیت پک کر تیار ہو جائے اوسوقت اگر تم کوے اوڑانے پر مقرر کیجاؤ تو مناسب ہے۔

جین۔ یہ تمہارے ہی لئے مناسب ہے کیونکہ وہان مرد کی ضرورت ہوتی ہے اور مرد بھی ایسا ہو جسکا رنگ گندم کے پودون سے ملجائے کہ کہیت مین کہڑا معلوم نہو۔

ریڈبرن۔ خدا کرے تمہین موت آوے (اپنے والد سے) ہان ابا مین فوجی ملازمت پسند کرتا ہون

جبکہ گانون کے لوگ نگاہ عزت دیکھتے تھے آرکی بولڈ اسکا بڑا بھاری دوست تھا اگرچہ آپ مین تب کلفی تھی کہ اب آرڈن چندان خوبصورت نہ معلوم ہوتا تھا تاہم چہرہ سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ جوانی مین اسپر بھی جوبن ہوگا آرڈن بیاہا تھا اور کئی لڑکے بالے بھی تھے جو آرکی بولڈ کی عنایت سے معزز عہدون پر ممتاز تھے۔

آرڈن - مین آپ کو ایک نئی خبر سناتا ہون۔

مسٹر آرکی بولڈ - دری نکر لندن مین سخت آگ لگی۔

آرڈن - نہین ایسی منحوس خبر نہین ہے بات یہ ہے کہ آجکل اوکلی مین فوج کے لئے رنگروٹ بھرتی کرنیوالا رسالدار آیا ہوا ہے عام دیہاتون مین اسبات کا چرچا ہے۔

آرکی بولڈ - بڑے قسمت کہ بعد مدت ہمارا نصیبا جاگا اسکا آنا نہایت مفید ہے کیونکہ گانون سے چلے جائین تو اچھا ہو۔

آرڈن - بیشک بدمعاشون اور آوارہ گردون کا بحیلہ مناسب گانون سے چلا جانا ہی بہتر ہے کل مین گرجہ مین اسی مضمون پر لکچر بھی دونگا تاکہ آوارہ گردون اور باغیون سے ان گانون کو نجات ملے۔ ہان اندسنو کل مجھے راستہ مین فریڈرک ملا تھا مین نے دریافت کیا کہ اب تو تمہارے دل سے باغیانہ خیالات دور ہوگئے ہین تو جواب دیا کہ دور کیا اور بھی پختہ ہوگئے ہین۔ یہ کہکر چلا گیا کمبخت نے سلام تک نکیا۔

جیلس - جی ہان جو تمہین سلام نکرے وہ باغی۔ مجرم۔ بدمعاش ٹھہرا۔ کیا غریب لوگ امیرون کے آگے سر جھکانیکو ہی پیدا کئے گئے ہین۔

ریڈیمس - ابا جان درحقیقت وہ بڑا بدمعاش ہے کل میرے ساتھ بھی گستاخی کی تھی ہان آپ سے کہا مجھے یاد ہو گیا تھا آج پولیس کمانشنر سے کہدونگی کہ فریڈرک کو جماعت گردہ سے کیا تھا ادسے برخاست کر دیا۔

آرکی بولڈ - ہان مین اسیسے زمیونکہ گانو مین رکھنا نہین چاہتا مدت سے سوچ رہا تھا کہ اس کمبخت کو کیونکر دفع کرون اب تو ایک اچھا موقع لگیا اگر وہ چند روز اور گانو مین کام کرتا تو تمام مزدورونکو سرکش بنا دیتا ابھی سے مزدور لوگ اپنے حقوق مانگنے لگے ہین۔

چھینتا - بھلا غریبوں کو حق کون دے وہ تو اسی لئے بنائے گئے ہین کہ امیروں کے
پاؤن چومین -

اٰدر کی سپلیڈ آرڈین لو اور سنو - کل ایک فتنہ پرداز نے ڈیوس سے وہ زمین خریدلی جہان
مس گرانٹ کے آتشزدہ مکانات کے کھنڈرات ہین پھر میرے پاس آیا کہ مین وہان
سرائے بنا رہا ہے اگر دوسری سرائے بنیگی تو اسکی آمدنی مین خلل آجائیگا اور وہ
مجھے کرایہ بھی ادا نکرسکیگا اسلئے بہتر ہے کہ تم سرائے نہ بناؤ - یہ سنکر وہ بڑبڑاتا ہوا چلا
گیا - بعدہٗ ریڈ ہرن نے فریڈرک کی اُس گستاخی کا حال سنایا - اسپر آرڈن بہت
بگڑا اور فریڈرک کو سخت وسست کہنے لگا اور بجز جیبن کے سب کی یہی راے ہوئی
کہ فریڈرک کو کسیطرح رنگروٹون مین بھرتی کراکے فوج مین بھیجدینا چاہیے -

چھٹا باب

گندم نما جو فروش

اگلے روز حسب معمول رسالدار لینگلی نے جیمس کو طلب کیا اور ڈاڑھی منوائی جب
حجام اپنا کام کرچکا تو لینگلی نے جیمس کو ایک شلنگ دیا - جیمس نے شلنگ لیکر کہا اور
اپنی جیب مین لگایا اور کرنیکے لئے ہاتھ ڈالا - جیمس کی جیب مین تھا ہی کیا جیب میں
ایک کھنسا چاقو نکلا جو بابا آدم کے وقت کا - لینگلی نے جیمس کا منشا سمجھکر کہا دوست
مین شلنگ مین سے کچھ نہین چاہتا تم سے کار دیگر دلن کے لئے تھی حجامت ایک شلنگ
ہی کم ہے - لینگلی کی زبانی اتنا سنتے ہی جیمس کو جو بیچارہ دھیان ہوا اپنی دوکان کی طرف
دوڑا تاکہ رسالدار لینگلی کی تعریفون کے پل باندھدے ادہر لینگلی حجام کو جامہ
سے باہر دیکھکر بہت خوش ہوا اور سمجھا کہ میرا اب کام بنا -
ہمارے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ لینگلی کی کارستانیان خالی از علت نہ تھین وہ بخوبی جانتا
کہ حجام کی دوکان گاؤن مین ایک ہے اور وہ ایسی جگہہ ہے جہان گاؤن کے اکثر

لوگ جمع ہوکر پنچایت کیا کرتے ہیں اور ہر قسم کا چرچا اسی دوکان پر ہوتا ہے علاوہ ازین حجام
اعلیٰ درجہ کا عیار و فتنہ ساز ہے جیسا چاہتا ہے گانون پر اثر ڈال دیتا ہے پس حجام کا
بنا لینا لینگلی کے لیے ضروری امر تھا اور اسی لئے اُس نے اپنی کوشش کی حجام
نے آکر دو گانون پر دیکھا کہ فریڈرک ایک ہاتھ میں لیے حجامت بنوانے کے لئے منتظر بیٹھا
تھا جیمس نے خوشی خوشی حجامت کے واسطے آنا شروع کیا اور جیمس بھی بھیڑ کی طرح
مونڈنے لگا فریڈرک حجامت بنوا کر علیحدہ بیٹھ گیا اور کتاب کے مطالعہ میں مصروف
ہوگیا تھوڑی دیر بعد کتاب یکایک ہاتھ سے چھوٹ پڑی اور فریڈرک اپنے تفکین خیالات
مین محو ہوگیا کیونکہ اب وہ اپنی مزدوری سے موقوف ہو چکا ہے اور ایک وقت کا کھانیکو
بھی کچھ پاس نہین ہے یہ فریڈرک کے مرجانے سے بھی بدتر تھا کہ کسی گانون والے
کے روبرو دست حاجت پھیلاے۔ بالآخر راے قائم کی کہ کسی دوسرے گانو مین
جاکر مزدوری یا کوئی دوسرا کام کرنا بہتر ہوگا اور حجام نے لینگلی کی تعریف کے پل
باندھ دیے کبھی فوجی ملازمت کی خوبیان کبھی سپاہیونکی آزادی۔ کبھی فوجی پوشاک
اور بارکون کے نقشے۔ افسرونکی عنایات۔ سیر و سیاحت کی تصویرین کھینچ کر لوگونکو
الو بناتا تھا کبھی خود کو فوجی ملازمت کے لئے پیش کرتا تھا۔ غرض کہ حجام نے کوئی دقیقہ
اپنی عیاری کا اٹھا نہ رکھا اور گانون والون کو الو بنا یا سمجھا ان لوگون کے ایک نے فریڈرک سے
دریافت کیا کہ میں نے سنا ہے کہ تم موقوف کر دیے گئے ہو فریڈرک نے اپنا کل حال سنا یا
جیمس نے جب فریڈرک کو رنجیدہ پایا تو اپنا افسوس ظاہر کیا کہ فریڈرک تمہارے لیے بہتر
ہوگا [illegible] فریڈرک نے پوچھا کون سا جیمس نے جواب دیا کہ اب تم چاہتے ہو کہ آزادی کی
زندگی بسر کرو ایک شریف آدمی کہلاؤ [illegible] بلکہ ایک [illegible] شخص بنا دو -
سیر [illegible] دنیا کی سیر کرو۔ تو اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے ۔
فریڈرک [illegible] سے علیحدہ ہو کر دوکان سے اپنے
اپنے کمرہ مین چلا گیا اور اپنی حالت پر غور کرنے لگا [illegible] پاس [illegible] اور چارہ سے
ناظرین کو بھی معلوم ہوگا کہ فریڈرک نے اپنی مزدوری کے [illegible] چھوڑ دی تھی

لب نہر پینکار بیٹے تھے وہین چھوڑ دے۔ ادہر دو سپاہی جماعت بنا کر کیمپون کو جانے
لگے اور جیسا کہ ہم اوپر بتا آئے ہین کہ شاہی محل نامی سرائے لب سڑک تھی اسلئے رسالدار
لنگلی نے صبح کے سہانے وقت سے فائدہ اوٹھانیکے لئے اپنی وردی پہنی اور تلوار وغیرہ
لگا کر دروازہ پر آموجود ہوا۔ لنگلی کا سرخ کوٹ صبح کی تیز سفید شعاعون سے اور بھی عمدہ
اور بھڑکدار معلوم ہونے لگا پیتل کی مانند سفید بٹن پر سورج کی شعاعون نے طلائی ملمع
چڑھا دیا۔ تلوار جو کہ کھلی ہوئی تھی اپنی چمک سے گاؤن والون کو اپنی طرف متوجہ کرنیلگی۔
غرض لنگلی ایسے ٹھاٹ سے دروازہ پر آیا کہ رہگذار لنگلی کو تکا رہین اسپر ٹکٹکی باندھنے لگین۔
ابھی اکڑ کھڑا ہی ہوا تھا کہ دو نوجوان جاتے ہوئے نظر آئے لنگلی کی وردی اور شان و
شوکت زبان حال سے کہ رہی تھی کہ فوجی ملازمت ہی کیا مزیدار پیشہ ہے دیہاتیو
تمہاری زندگی پر لعنت ہے کہ تم مر مرکر بھی اپنا پیٹ نہین بھر سکتے۔ آؤ آؤ فوجی ملازمت
کا لطف دیکھو۔

لنگلی نے ان نوجوانون کو اپنی طرف مخاطب پایا تو سلام کرکے اونہین اپنے پاس
بلالیا اور کہنے لگا " دوستو مین تمہین کیا بتاؤن کہ میری زندگی کس لطف سے بسر ہوتی ہے"
دونون نوجوان لنگلی کے ساتھ اندر کمرے مین چلے گئے جہان رسالدار نے بہت
عزت سے دونون کو کرسیون پر بٹھایا۔

لنگلی۔ دوستو تمہاری زندگی بڑی کیا مصیبت خیز ہے کہ تمام دن محنت کرتے ہو تب
کہین دو روٹیان میسر ہوتی ہین اور ایک ہماری حالت ہے کہ عیش و عشرت کے سوا اور
کوئی کام ہی نہین اور اچھی نعمتین کھانے کو عمدہ عمدہ لباس پہننے کو عالیشان مکانات
رہنے کو موجود ہین اور اسپر طرہ یہ کہ جیب خرچ کے لئے روزانہ تنخواہ علیحدہ ملتی ہے۔
اصل بات یہ ہے کہ انسون نے اپنے سپاہیون کو بہت ہی لاڈلا بنا رکھا ہے ورنہ وہ بھی
آدمی ہین جیسے کہ تم ہو۔ ہان یہ شراب تمہارے لئے رکھی ہے (دونون کو ایک ایک
بوتل دیکر) لو بادشاہ کی صحت کا جام نوش کرو یہ شراب۔ یہ کہکر دونون نوجوانون کے منہ میں
پانی بھر آیا اور دیکھا دیکھی غٹ غٹ پینے لگے۔ لنگلی نے سمجھ لیا کہ بس اب کام بنگیا۔

جب دونوں خوب سیر ہو گئے تو لینگلی نے پیریوں مخاطب ہو کر کہا۔
لینگلی - ہاں دوستو کیا تم اپنی زندگی آرام سے گذارنا نہیں چاہتے ہو پھر اب تم لوگ کہاں
پر جا کر کیا کرو گے یہیں کماؤ پیو اور مزے اڑاؤ مجھے امید ہے کہ تم میری تجویز کو منظور کرو گے
کیونکہ میں تمہارے ہی فائدے کے لیے کہتا ہوں - ہاں یہ تو منظور ہے ہمیں بس الحمد للہ خوشی ہم
رضا معلوم ہوا کہ تم سپاہیانہ زندگی میں عمر بسر کرنا چاہتے ہو۔ اچھا آج سے تم شاہ انگلینڈ کے
ملازم ہو گئے فوج کے ایک باعزت سپاہی بنگئے اس دیہاتی زندگی پر لعنت بھیجو اور دیکھو
اچھا یہ تین پاؤنڈ تمکو بادشاہ کیطرف سے ملتے ہیں لیکن ہاں تم سب لیکر کیا کرو گے
آج سے تمکو خرچ کرنیکی ضرورت ہی نہیں ہوگی محض نقدی ضائع کرو گے۔ بہتر ہے کہ۔
دس شلنگ لیلو اور دو پاؤنڈ دس شلنگ میرے پاس رہنے دو جب ضرورت ہو مجھ سے لے لینا۔
ہے نا منظور ہاں ہاں میں سمجھ گیا تمہیں منظور ہے اور یہ دس شلنگ اپنے پاس رکھو اور
باقی وقت ضرورت لے لینا دونوں کو دس دس شلنگ دیکر اب تم لوگ سامنے والے
کمرہ میں آرام کرو کسی سے ملاقات مت کرنا اور اپنے عزیز و اقارب سے بھی کبھی نہیں ملنا۔
آج سے تم شاہ انگلینڈ کے ملازم ہو گئے ہیں تمہارے لئے شراب وغیرہ بھجواتا ہوں تم کمرے سے
باہر نہ نکلنا۔
یہ کہکر لینگلی نے دونوں نوجوانوں کو ایک علیحدہ کمرے میں نظر بند کر دیا اور خود معہ مالک
سرائے اشعلی و دیگر اشخاص ان دونوں لڑکوں کے رشتہ داروں سے ملنے چلا گیا
جب چیف رنگروٹ کے گھر پہنچا تو اسکے رشتہ دار خوفزدہ ہو گئے سیکڑوں آدمیوں کو
جمع کیا اور بیچارہ کی ضعیف والدہ فوجی افسر کے پاؤں پر گر پڑی اور آہ و زاری اپنے لڑکے
کو نام رنگروٹی خدمت سے خارج کرنیکے لئے منت و سماجت کرنے لگی لیکن اس موقع پر
لینگلی ایسا سنگدل نکلا کہ کسی قسم کی ضعیفہ کو دم دلاسہ دیکر دوسرے مکان پر پہنچا انکو
تین بھائی اور دو بہنیں تھیں جو صبح سے اپنے بڑے بھائی کے منتظر تھے لینگلی کو دیکھکر
تاڑ گئے کہ ضرور اسی نے ہمارے بھائی کو پھنسایا ہے منجھلا لڑکا لینگلی کو مارنے کو لپکا۔
لیکن گاؤں والوں نے روک لیا دونوں لڑکیاں ہمیشہ کیلئے اپنے بھائی سے جدا ہو گئیں۔

آہ وزاری کرنے لگین مگر اس سنگدل نے ذرا بھی التفات نہ کیا اور گھر سو نکلکر وہ نیاکمرہ سبکو امر واقعی سے مطلع کرتا ہوا پھر سرا سے مین آموجود ہوا - اگلے روز صبح ہی دونون کو سرآرکی جلد سو جود ہ منصف کے روبرو لیگیا اور حسب قاعدہ اون دونون سے اظہار دلواکر حلف اوٹھواے اور دونون کا نام رنگروٹون کی فہرست مین درج کرلیا اور کھلم کھلا گانون مین اعلان کردیا -

ساتوان باب

فریڈرک

رنگروٹ بھرتی کرنیوالے رسالدار کو گانون مین آتے ہوئے ایک ہفتہ گذر چکا ہی اور اسی عرصہ مین حجام کی مدد سے تقریبا بارہ رنگروٹ مکر و فریب سے لینگلی نے بھرتی بھی کرلئے ہین اس سودے مین حجام ہٹیس نے خوب ہاتھہ رنگے اور لینگلی نے بھی کمال فطرت سے کامیابی حاصل کی لیکن جسروز سے ہٹیس نے فریڈرک کیطرف لینگلی کو متوجہ کیا ہے عیار لینگلی نے فریڈرک کو پھنسانے کے لئے کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا مگر ناظرین حیران ہونگے کہ فریڈرک اس عرصہ مین کیا کرتا رہا یہ تو ہم پہلے ہی بتلا چکے ہین کہ ہفتہ گذشتہ مین فریڈرک کے پاس بہت ہی کم خرچ رہگیا تھا اس عرصہ مین غریب فریڈرک قریب جوار کے دیہات مین مزدوری تلاش کرتا پھرا کہ اگر کہین تو کچھ ہی ملجائے اور اوسکی سے کام نکلا نا چاہے لیکن واہ ری قسمت تمام ہفتہ کی محنت خاک مین ملگئی - ملازمت فریڈرک سے بیوفا معشوق کیطرح دور ہی بھاگتی رہی جو کچھ گرہ مین تھا بہت ہی کفایت سے خرچ کیا اور اب ہاتھہ پیر ہاتھہ رکھے ایام گذاری کی تدبیرین سوچنے لگا - آج شنبہ کے روز فریڈرک حسب معمول ہٹیس کے کرایہ والے کمرے مین آیا اور بیٹھا ہی رہا تھا کہ اس عیار نے موقع پاکر دروازہ پر آکر دستک دی - دروازہ کھلتے ہی فریڈرک کے پاس آبیٹھا اور پھر بڑی ہمدردی سے اوسکی رنجیدگی کا سبب پوچھا -

فریڈرک - کیا تمہین معلوم نہین ہے کہ میرے دن کس مصیبت سے گذرتے ہین

بیٹس میں اس زندگی پر موت کو ترجیح دیتا ہوں۔ کیونکہ پاس کوڑی بھی نہیں اور مزدوری کا یہ
حال ہے کہ کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ خیرات پر گذارہ کرنا میرے لئے ننگ ہے اب میں اس
قابل نہیں ہوں کہ تمہیں ہفتہ عشرہ کا کرایہ بھی ادا کر سکوں۔

بیٹس۔ افسوس صد افسوس! فریڈرک اگر میں تمہارا جوان ہوتا تو تمہیں بتلا دیتا کہ روزی
اس آسانی سے ہاتھ آتی ہے۔

فریڈرک۔ لللہ وہ ترکیب مجھے بھی بتلاؤ لیکن آہ میں کیونکر اوکلی کو چھوڑ سکتا ہوں۔

بیٹس۔ کیا اگر تم چاہو تو چندہی روز میں ایک فوج کے افسر نہیں بن سکتے فریڈرک
ایسا موقع پھر ہاتھ نہ آئیگا۔

فریڈرک۔ ہاں اب میں بمجبوری رنگروٹوں میں بھرتی ہو جاؤنگا۔ کل رسالدار کے
پاس چلونگا ذرا اور سوچ لوں

بیٹس۔ تو کل کیا ہوگا ابھی چلو اسوقت اوسے فرصت بھی ہوگی اور میں بھی وہیں
ایک کام کو جا رہا ہوں۔

کچھہ دیر تک تو فریڈرک اپنی حالت پر غور کرتا رہا بعدہ اوٹھکر بیٹس کے ہمراہ ہولیا
لیکن فریڈرک نے راستہ میں بیٹس کو جتلا دیا کہ سرائے کے اندر جاکر لینگلی سے استدعا
کرونگا۔ جب شاہی دروازہ پر پہونچے تو بیٹس نے فریڈرک کو باہر ہی کھڑا کر دیا اور خود
اندر پہونچا لینگلی اپنی سحر بیانی سے حسب معمول دیہاتیوں کو پھنسا رہے تھے بیٹس نے لینگلی
کو اشارہ کیا۔ وہ اشارہ پاتے ہی باہر آگیا اور فریڈرک کو دیکھکر دور سے ہی تپاک سے ہاتھ ملایا۔

لینگلی۔ ہاں دوست اب تم نے مصمم ارادہ شاہ انگلستان کی خدمت کرنیکا کر لیا ہے
مبارک ہو (فریڈرک کے شانوں پر ہاتھ رکھکر) کیا چندہی روز میں ان شانوں پر آہنی جامہ
پڑا ہوگا فریڈرک تم بہت جلد ترقی کرکے افسر ہوجاؤگے اور میں سچ کہتا ہوں کہ فوج کی
کمان افسر کو تم پر فخر ہوگا کہ تم فوج میں ایک لائق سپاہی ثابت ہوسکے۔

فریڈرک۔ (گردن جھکا کر) ہاں اب میں نے مستقل ارادہ فوجی ملازمت رہنیکا
کر لیا۔ مجھے اب انکار نہ ہوگا۔

لینگلی - بہا ایک مبارک (دس شلنگ دیکر) لو یہ خرچ کرنے کیلیے لیلو میں سچ کہتا ہوں
کہ آج تک میں نے کسی رنگروٹ کو پیشگی خرچ نہ دیا تھا یہ صرف تمہاری خاطر ہے۔

فریڈرک - تو اب مجھے کیا کرنا ہوگا - کیا کیا کارروائیاں کرنی ہونگی

لینگلی - کچھ نہیں کل سنیچر کو میں تمہیں باقاعدہ اطلاع دونگا کہ تمہارا نام رنگروٹوں میں
درج فہرست ہوگیا اور پیر کے روز صبح کو دس بجے کسی حاکم کے روبرو تمہیں اظہار دینا
ہوگا اور حلف اوٹھانا پڑیگا کہ بحال رہو گے۔

فریڈرک - بیشک اگر فوج میں ملازمت کی قید سات سال ہے تو مجھے منظور ہے۔

یہ کہکر فریڈرک لینگلی سے رخصت ہوا لیکن اس تھوڑی سی گفتگو سے فریڈرک نے
نتیجہ نکال لیا کہ لینگلی شریف آدمی نہیں ہے اسکے دل و دماغ میں عیاری کوٹ کوٹ کر
بھری ہے جب اپنے مکان پر آیا تمام رات انہیں خیالات میں محو رہا کہ اب لیوسی سے
کب نہ کیونکر ملاقات ہوگی وہ کیوں نہیں آتی ہائے جو دیکھ میں روز وہاں جاتا ہوں او کیا
سچ مچ لیوسی دولت امیری بہت ہے - خدایا تیری پناہ - لیوسی قید میں ہو - ایسے ظالم
باپ سے سب ہی کیا اوس نازنین کو قید کر رکھا ہے - واں میں خوب سمجھتا ہوں اگر لیوسی قید
نہوتی تو وہ ضرور مجھے ملنے کو آتی - اے خدا کہیں لیوسی بیمار تو نہیں ہوگئی - آہ لیوسی بیمار
ہو تو آہ ایک بار اوسکو دیکھ لوں اچھا ہے خدا کرے یہ میرا خیال غلط ہو

انہیں خیالات میں رات تمام ہوگئی صبح ہوتے ہی لینگلی خود فریڈرک کے اظہار قلمبند
کرنے مکان پر آیا فریڈرک کو کیا عذر ہوسکتا تھا صاف بیان لکھوا دیئے کہ میں اپنی خوشی
سے فوجی ملازمت قبول کرتا ہوں - اظہار لیکر لینگلی تو خوش خوش سرکے کو چلا گیا ادھر
فریڈرک لیوسی کے فراق میں لب نہ جان پہونچا - تمام دن انتظار ہی میں گذر گیا لیکن
لیوسی نظر نہ آئی اب فریڈرک یہ معلوم کرکے کہ لینگلی پیر کے روز اپنے رنگروٹوں کو لیکر
ادکلی روانہ ہو جائیگا از حد رنج پہونچا اور یہ ہی خیال کرکے کل اتوار ہے گرجہ میں لیوسی ضرور
ہی آئیگی جنگل سے اپنے مکان واپس آیا - دوسرے ہی روز کپڑے بدلکر گرجہ کا راستہ
لیا ہر کس و ناکس کی نظر فریڈرک پر پڑتی تھی کیونکہ تمام شہر میں مشہور ہوگیا تھا کہ -

فریڈرک بھی انکے دلون مین بھرتی ہوگیا ہے جب نماز پڑہی جانے لگی اور سب عبادت مین مصروف ہوگئے تو فریڈرک نے سر اٹھاکر ہر طرف دیکھا جب لیوسی کو گرجہ مین نہ دیکھا تو ایک آہ کی۔ مگر کیا کرتا تھر درویش بر جان درویش طوعاً و کرہاً ان سے اوٹھکر مکان آگیا اور خیال کر نیلگا کہ کوئی ضروری کام آپڑا ہوگا ممکن ہے کہ لیوسی شام کے وقت گرجہ مین آئے شام کیقین ہی بجے سے فریڈرک لیوسی کے فراق مین گرجہ چلا گیا مگر واے قسمت کہ لیوسی نہ آئی گرجہ سے چھ بجے شام کو فریڈرک جاے مقررہ پہ گیا بہت دیر تک اسی غم مین ٹہلتا رہا بار بار لیوسی کی پیاری تصویر آنکھون کے روبرو آتی اور غائب ہو جاتی جب اسطرح نصف گھنٹہ گذر گیا اور فریڈرک مایوس ہوکر لوٹنے لگا تو یکایک ایک طرف سے لیوسی نے آکر اسکے گلے مین ہاتھ ڈالے۔

فریڈرک۔ کیا مین خواب دیکھتا ہون یا سچ مچ میری پیاری لیوسی تم آگئی ہو

لیوسی۔ (آبدیدہ ہوکر) فریڈرک پیارے فریڈرک کیا تم مجھے بالکل بھول گئے ہو؟ کیا یہ وحشتناک خبر سچ ہے۔

فریڈرک۔ (لیوسی کو گلے لگاکر) ہان ہان پیاری لیوسی یہ خبر سچ ہے آخر مین کرتا تو کیا کرتا ہفتہ بھر فاقہ کرتے کرتے گذر گیا تب وطن مین مزدوری کے لئے سرگردان ہوتا رہا لیکن جب قسمت ہی یاری نہ دے تو کیا کیا جا ے پیاری اب مین تم سے وقت کے لئے جدا ہوتا ہون۔ ڈیرلنگ صبر کرو اور مجھے چھوڑو اگر خدا نے چاہا تو جلد ملینگے اور لیوسی کے رخسارون کا بوسہ لیتے ہوے آہ آج مین تم سے جدا ہوتا ہون۔

لیوسی۔ آہ فریڈرک تم بڑے بیوفا نکلے تمکو میرا ذرا خیال نہین ہے ہاے تمہاری جدائی مجھے زندہ نہ رکھیگی۔ بیہتر یہ ہے کہ مجھے اپنے ہاتھ سے قتل کرتے جاؤ۔

فریڈرک۔ لیوسی مین بیشک تمہین چھوڑنا نہ چاہتا اگر مجبور نہ ہوتا سوچو کہ مین اور کیا کرتا مین فاقہ کشی کرتے ہوے بھی تمہاری جدائی گوارا نکرتا مگر جبکہ یہ ظالم در پے آزار ہی ہے تو کیا ہو سکتا ہے بجز اسکے اور کوئی تدبیر ہی نہین سوجھتی۔

لیوسی۔ اگر تم مجھے دل سے چھوڑنا نہ چاہتے تو ہزارون صورتین پیدا ہو سکتی تہین۔

فریڈرک ۔ آہ! تم پھر وہی دلشکن الفاظ زبان پر لاتی ہو بھلا اتنا تو سوچو کہ جہان میں کیا کوئی بھی ایسا کوتاہ اندیش ہوگا جو خود بخود اپنی پیاری محبوبہ سے جدا ہونا پسند کرے بھلا میں کرون تو کیا کرون

لیوسی ۔ رنگروٹون کی فہرست سے اپنا نام خارج کرالو اور کل ہم تم دونون یہان سے بھاگ چلینگے اور کسی دوسرے شہر میں جا کر شادی کر لینگے جب خالق نے ہمین پیدا کیا ہے وہی رزق بھی عطا کریگا اگر بفرض محال تمکو مزدوری بھی نہ ملی تو میں خیرات مانگ لایا کرونگی اور دونون کھایا کرینگے ۔

فریڈرک ۔ پیاری میں تمہاری اس عنایت کا ممنون و مشکور ہون اگر تمہارا شکریہ ادا کرنے کے لیے میرا ہر بن مو زبان بنجائے تو بھی شاید ادا نہو سکے مگر یہ تبلاؤ جب نام لکھوا چکا ہون اور ڈہائی پاونڈ میرے [illegible] کرنے میں اور صرف ہوئے اب یہ تین پاونڈ دون تو نام خارج ہو اور یہان تین پاونڈ تو کیا میں کوڑیان بھی نہین ہین ۔

لیوسی ۔ اسکا بھی انتظام ہو جائیگا میرے پاس سولہ پاونڈ جمع ہین کل شام کو مین خود لیکر آؤنگی اور اگر خود نہ آ سکی تو مرتھا اپنی خادمہ کے ہاتھ روانہ کرونگی اگر تم اسوقت یہان نہ ملے تو صبح دس بجے سے پیشتر تمہارے مکان پر پہونچا دیگی ۔

فریڈرک ۔ ہان اگر مرتھا اسوقت کسی وجہ سے نہ آ سکے تو کل صبح دس بجے سے پیشتر مکان پر بھجوا دینا میں ٹمیس کو جسکے مکان میں رہتا ہون تاکید کر دونگا کہ جب مرتھا آئے تو میرے پاس بھیجدے ۔

لیوسی ۔ اچھا خدا حافظ اب مین جاتی ہون کیونکہ مرتھا کی عنایت سے تھوڑی دیر کے لیے آئی ہون جسکی وجہ یہ ہے کہ میں تم سے جدا ہوئی تھی والد صاحب نے قید کر رکھا تھا آج وہ کسی کام کے لیے ابھی گئے تھے کہ مرتھا نے میرے کمرے کا قفل کھولدیا تب میں آئی اب اگر والد مجھے غیر حاضر پائینگے تو مرتھا کی جان آفت میں آجائیگی ۔ لینے کے دینے پڑ جائینگے لیکن یاد رکھنا کہ کل جب تم کسی حاکم کے روبرو اظہار دینے جاؤ تو عدالت کو کہدینا کہ میں بھرتی ہونا نہین چاہتا مجبوراً لامحالہ تمکو تمہارا نام رنگروٹون کی فہرست سے خارج کرنا پڑے گا ۔

فریڈرک نے لیوسی کے رخساروں کا بوسہ لیا اور دونوں ایک دوسرے کیطرف محبت کی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے رخصت ہوتے۔ فریڈرک اپنے مکان پر آگیا اور مسٹر ڈیوس کی آمد سے پہلے لیوسی اپنے گھر پہونچگئی۔ دوسرے روز صبح دس بجے ہی لینگلی فریڈرک کے مکان پر آموجود ہوا اور اوسے اپنے ہمراہ سر آرکی بیلڈ کیطرف روانہ ہوا کیونکہ قرب وجوار مین اسیکی حکومت ہے اور ایک معزز حاکم سمجھا جاتا ہے جسکے روبرو اظہار ہوسکتے تھے ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ جس پہاڑی پر آرکی بیلڈ کا مکان تھا اوسکے دامن مین مسٹر ڈیوس اسکے گماشتہ کا چھوٹا پر تکلف مکان واقع تھا۔

جب فریڈرک اور لینگلی ڈیوس کے مکان کے قریب پہونچے اور فریڈرک کی نگاہ ڈیوس کے مکان پر پڑی تو دریچہ سے ایک رومال گھومتا ہوا نظر آیا فریڈرک سمجھ گیا کہ کل کی ملاقات کا حال ڈیوس کو نہین معلوم ہوا اور کوئی فتنہ نہین اوٹھا۔ جب لیوسی نے اپنا پیارا چہرہ دریچے سے اس طرح باہر نکالا جسطرح ماہتاب برج سے باہر آتا ہے، فریڈرک نے اشارہ سے کہدیا کہ مجھے اپنا وعدہ یاد ہے اور ایسا ہی اوسنے عمل سے ثابت کردیا چنانچہ۔ جب آرکی بیلڈ کے حضور مین ہما... اوسکا بہرو حاضر آیا تو آرکی بیلڈ نے جو ذیلکا سوال کیا۔

آرکی بیلڈ۔ کیا یہ نیا رنگروٹ بھرتی ہونے کے لئے آیا ہے۔

لینگلی۔ حضور۔

آرکی بیلڈ۔ (فریڈرک سے) کیا تم اپنی مرضی سے فوج مین بھرتی ہوا چاہتے ہو۔

فریڈرک۔ (گردن جھکا کر) نہین مین بھرتی ہونا نہین چاہتا۔

آرکی بیلڈ۔ (لینگلی سے) پھر بیفائدہ میرا وقت ضایع کرتے ہین پہلے دریافت تو کرلیا کرو

لینگلی۔ حضور اب انکار کرتا ہے دو روز تک تو رضامند تھا (فریڈرک سے) کیون فریڈرک تم بھرتی ہونا نہین چاہتے۔

فریڈرک۔ نہین مین نہین چاہتا۔

آرکی بیلڈ۔ اچھا اگر تم بھرتی ہونا نہین چاہتے تو تین پاؤنڈ جو اب تک رسالدار صاحب نے تم پر صرف کئے ہین کل دس بجے تک ادا کردو ورنہ تمھین فوج مین جانا پڑیگا۔

فریڈرک۔ بہت اچھا۔

یہ حکم پاکر لینگلی فریڈرک کو ہمراہ لیکر باہر آیا اور راستہ لیا لینگلی غصہ کے مارے جلا جاتا
تھا اور ایک لفظ بھی زبان سے نہ نکلا جب کسیقدر غصہ فرو ہوا تو کہنے لگا۔
"فریڈرک تجھے اس بے ایمانی کا مزہ نہ چکھایا تو مجھے لینگلی نہ کہنا۔ گانون مین پہونچکر
فریڈرک کو اسکے کمرہ مین نظر بند کر دیا اور دو پہرہ دار بٹھلا دیئے جنکو سخت تاکید کر دی کہ جبتک
یہ تین پاونڈ ادا نہ کر دے تب تک مکان سے باہر نہ نکلنے پائے۔

بیچارے عاشق نے شام کیوقت ہرچند نصف گھنٹے کی مہلت چاہی تاکہ زر ادا کر سکے لیکن
لینگلی نے ایک نہ مانی اب فریڈرک مجبور تھا کیونکر جائے مقررہ پر جائے اور لیوسی سے تین
پاونڈ لائے مگر لیوسی کے اُس وعدہ پر خدا کو تسکین رہی کہ اگر تم نہ آسکوگے تو مرتھا تمہارے
مکان پر دے آئیگی۔ پس اس نے بٹلر کو بلاکر تاکید کر دی کہ اگر کوئی شخص میرے لئے کچھ دے
تو لاکر فوراً مجھے دیجانا۔ مرتھا کے انتظار ہی انتظار مین شام ہو گئی اور فریڈرک کے پاس زر
نہ پہونچا تو غریب کی روح قبض ہونے لگی کہ بس دس بجے مجبوراً اقرار ملازمت کرنا پڑیگا صبح ہوتے
ہی لینگلی خود آیا اور زر طلب کرنے لگا۔ فریڈرک کہان سے زر ادا کرتا لینگلی کے تقاضا پر خاموش
ہو رہا۔ جب لینگلی چلا گیا تو فریڈرک نے بٹلر کو بلاکر کہا کہ براہ عنایت تم مکان ہی پر بیٹھے رہو جیسے
کوئی میرے لئے کچھ لائے فوراً میرے پاس پہونچا دو بٹلر نے حکم کی تعمیل کی۔ اس اثنا
مین فریڈرک لمحہ بلمحہ بٹلر سے دریافت کرتا رہا مگر ہر مرتبہ جواب نفی مین ملا جب ساڑھے نو بجگئے
تو فریڈرک بیقراری سے چلانے لگا اور کاغذ قلم لیکر گانون کے دوستون کو خطوط لکھے کہ
تین پاونڈ چند گھنٹون کے لئے دیدو لیکن قبل اسکے کہ بٹلر جواب لاتا دس بجگئے اور لینگلی اپنی
وردی پہنکر سر پر آموجود ہوا پھر تو مجبوراً فریڈرک کو اسکے ہمراہ جانا پڑا جب ڈیوس کے مکان کے
قریب پہونچے تو لیوسی دیوانہ وار آکر فریڈرک سے لپٹ گئی۔

لیوسی۔ (زار زار روتی ہوئی) پیارے فریڈرک تم ابھی تک اس موذی کے قبضے مین ہو۔

فریڈرک۔ پیاری کیا کرون نہ تم نے تین پاونڈ بھیجے نہ مین رہا ہوا۔

لیوسی۔ آہ! یہ عیاری تمہارے ساتھ کیگئی ہے مرتھا بذات خود بٹلر کو دے آئی تھی ہائے یہ عیاری

تہادہین مقیم تہی۔

آٹھوان باب

کاش آج میری مان زندہ ہوتی

اب فریڈرک کواوکلی سے گئے ہوئے ایک ماہ گذرچکا ہے لیوسی کی حالت بہ نسبت پیشتر سے۔ بہتر ہوگئی ہے کیونکہ وہ خیال کرتی تہی کہ یہ سات برس سات روز کے مانند گذرجانینگے سات سال بعد دونون کی عمر کچہہ ایسی نہوگی کہ ضعیفی دونون پر اپنا رنگ جمائے علاوہ برین فریڈرک چلتے وقت چند سطور کا ایک خط بہی ایک دوست کو دیگیا تہا اور ہدایت کردی تہی کہ کسیطرح مرتہا تک پہونچادینا لیوسی کی طبیعت جب مضطرب ہوتی تو فریڈرک کا وہی خط پڑہکر اپنے دل کو شاد کرلیا کرتی۔ اس عرصہ مین ڈیوس نے اپنی پہلی سختی اور ظلم بہی کم کردیا تہا اور دن بدن محبت کا اظہار کرنیلگا اور اُس گذشتہ واقعہ کا کبہی تذکرہ بہی نہ کیا لیوسی بہی بظاہر خاطر تواضع سے پیش آتی ہے لیکن پہٹے ہوئے دل کبہی نہین ملسکتے باطنی نفرت قایم رہی۔ ماہ کے اختتام پر ایک روز مسٹر ڈیوس کہیت مین کام کررہا تہا کہ ریڈیرن بہی آپہونچا ڈیوس تو ایسے موقع کا منتظر ہی تہا اودہر اُدہر کی باتین کرکے ریڈیرن کو خوب الو بنایا۔

ڈیوس۔ مین نے سنا ہے کہ تم آجکل فوجی ملازمت کے لئے جانیوالے ہو۔

ریڈیرن۔ والد صاحب نے خرچ کیواسطے روپیہ جمع کرادیا ہے اب عنقریب ہی جاؤنگا

ڈیوس۔ بیشک اس موقع پر تم سن بلوغت کو بہی پہونچ جاؤگے کیون سچا ہے نہ۔

ریڈیرن۔ جی ہان والد صاحب کا آرادہ ہے کہ اوس روز ناچ کرائین اور کل قرب و جوار کے دوستون کی دکنون کو دعوت دین لیکن مین اسکے خلاف ہون۔

ڈیوس۔ ٹہیک ہے لیکن کس فوج پر آپ جائین گے۔

ریڈیرن۔ جبتک نام مشتہر نہ ہوجائے معلوم نہین ہوسکتا لیکن کسی پیادہ فوج کا افسر ہوکر جاؤنگا۔ اوخدا آج تو شراب پینی چاہیے۔

ڈیوس۔ اگر منظور ہو تو میرے مکان پر بہت لذیذ شراب موجود ہے تشریف لیچلیے۔

ریڈبرن انکار کرنے ہی کو تہا مگر جب یاد آیا کہ ڈیوس کی لڑکی بہت حسین ہے فوراً ہی اوسکے ہمراہ ہو لیا۔ مرتہا نے دروازہ کہولا۔ لیوسی اوس وقت سلائی کر رہی تہی ریڈبرن کو دیکہکر اپنے کمرے مین جانے لگی۔

ریڈبرن۔ افسوس کہ میرے تمہارے کام مین خلل انداز ہوا۔

ڈیوس۔ نہین لیوسی تمہین سمجہنا چاہیے کہ ہمارے آقا کا فرزند ارجمند یہ نہ سمجہے کہ میرا آنا تمہین ناگوار معلوم ہوا ہے

لیوسی اپنے والد کا حکم سنکر اپنی جگہہ بیٹہہ گئی لیکن اوسکے دل مین کہٹک گیا کہ ریڈبرن کا یہان آنا خالی از علت نہین ضرور ابا جان کی کارستانی ہے لیوسی اور ریڈبرن کو تنہا چہوڑکر ڈیوس شراب کے بہانے باہر چلا گیا۔ ریڈبرن جب اکسفورڈ سے واپس آیا تہا لیوسی کا بہت شہرہ سنا تہا کبہی اتفاق سے اوسکے حسن عالم افروز کو نہ دیکہا تہا اب بغور اوسکے حسن کو دیکہکر بیتاب ہو گیا دل ہاتہہ سے جاتا رہا یہان کہہ کہ ڈیوس کی مراد بر آئی۔ یہی ڈیوس کا ریڈبرن کو مکان پر لانیکا مطلب تہا۔

ریڈبرن۔ مجہے افسوس ہے کہ مین تمہارے آرام مین خلل انداز ہوں اور آیا بہی تو ایسے وقت کہ تم کسی مہمان کی خاطرداری کے لیے تیار نہین ہو۔ ہان مین مکان سے باہر تمہین بہت کم دیکہتا ہون آجکل تو بہار کے دن ہین اگر آپ اجازت دین تو کبہی کبہی مزاج پرسی کے لیے حاضر ہوا کرون اور دونون سیر کے لیے چلا کرین۔ لیکن اتنا خیال رہے کہ میرے والدین کو اطلاع نہونے پاوے۔

لیوسی۔ (غصہ سے سرخ ہوکر دریچہ کیطرف جاتی ہوئی) کیا آپ کہین جانیوالے ہین۔

ریڈبرن۔ (ہاتہہ پکڑکر) ہان مین فوج مین عنقریب جانیوالا ہون

لیوسی۔ (ہاتہہ چہڑاکر) ہمارے مہربانی کیجیے ہاتہہ نہ لگایئے دور ہی سے بات کیجیے۔

ریڈبرن۔ اے بے مین نے کیا کیا ہے صرف تعریف ہی کی ہے۔

لیوسی۔ مین اپنی تعریف سے باز آئی۔

ریڈبورن۔ ہاں تو میری التجا قبول ہے کبھی کبھی نیاز حاصل ہوجایا کریگا۔

لیوسی یہ کلمات سنکر رنجیدہ ہوئی اور بے اختیارانہ دوڑ کر اپنے بالاخانہ پر چلی گئی رستہ میں ڈیوس ملگیا کیونکہ وہ قصداً کھڑا ہی تہا کہنے لگا۔

ڈیوس۔ کیوں لیوسی تم مہمان کو اکیلا چھوڑ کر چلی آئیں۔

لیوسی۔ اباجان اگر آپ آیندہ سے اپنے مکان پر اسے ساتھہ لاے تو میں اسوقت ہرگز مکان میں نہ رہونگی۔

ڈیوس۔ اچھا بدذات تجھے اسکا مزہ چکھا دونگا اگر بد مدر ماری ماری نہ پھرے تو مجھے ڈیوس کون کہیگا۔

اپنے والد کے یہ سخت الفاظ سنکر لیوسی اپنے کمرے میں چلی گئی اور اندر سے قفل لگا لیا تنہا بیٹھکر زار زار رونے لگی۔ فرڈرک کی پیاری پیاری صورت سامنے آکر لیوسی کے آنسو پونچھنے لگی تہا۔ ادہر لیوسی کا یہ حال تہا کہ مارے غم کے جان بلب تھی ادہر حضرت ڈیوس و ریڈبورن کے الّو بنانے میں مصروف ہوئے۔

ڈیوس۔ لیوسی تمہارے پاس سے کیوں چلی گئی۔

ریڈبرن۔ ان میں نے کچھہ کہا نہ سنا آپ ہی آپ ناراض ہوکر چلی گئیں۔

ڈیوس۔ ہم جانتے ہیں غرور حسن انسان سے کیا کچھہ نہیں کراتا۔

ریڈبرن۔ لیوسی کی خوبصورتی میں کیا کلام ہے بخدا میں نے ایسی حسین صورت نہیں دیکھی لیکن افسوس ہے کہ اس حسن پر یہ سنگدلی تو پرستاران حسن کا خدا حافظ ہے۔

ڈیوس۔ میں اس معاملہ میں آزادی سے گفتگو کرنا نہیں چاہتا کیونکہ آخر تو میری لڑکی ہے ہاں صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ لیوسی کو اپنے حسن پر ازحد ناز ہے اور آپ جانتے ہیں حسینوں میں ناز انداز خودہی پیدا ہوجاتا ہے۔

ریڈبرن۔ مسٹر ڈیوس میں نے سنا ہے کہ اس کمبخت فرڈرک کا لیوسی سے تعلق تہا یہی وجہ تھی کہ جب فرڈرک نگوڑا جیل میں بھرتی ہوا تو لیوسی اس سے لپٹ گئی۔ یہ سنکر مجھے ازحد رنج ہوا کہ یہ امر بالکل خلاف شان ہے۔

ڈیوس - اور چیپکس نے ایسے مغالطہ مین ڈالدیا ہے ورا صل بات یون ہے کہ میری خادمہ مرتہا کا اوس سے تعلق تہا اور جب وہ جانیلگا تو مرتہا کو اوسکی جدائی از حد شاق ہوئی وہی فریڈرک سے ملکر رو رہی تہی -

ریڈیبرن - لیوسی تو مین کبہی کبہی خدمت مین حاضر ہوا کرون -

ڈیوس - یہ میری خوش قسمتی ہے اور چونکہ مین تمکو عزیز سمجہتا ہون اسلئے اس ضروری معاملہ مین تمہاری راے لینا مناسب سمجہتا ہون - لیوسی کا حال تو تم دیکہہ ہی چکے ہو ابہی ماشاء اللہ سن بلوغت کو پہونچ چکا ہے اوسکی شادی کی فکر مین ہون لیکن نا خواندہ اور جاہل سے اسکا ازدواج کرنا اوسے جہنم رسید کرنا ہے اسلئے مناسب سمجہتا ہون کہ چند روز کی رخصت لیکر کسی بڑے شہر مین جاؤن اور کوئی لائق لڑکا تلاش کرکے شادی کر دون -

ریڈیبرن - ہان مین بہی آپکی راے سے متفق ہون - لیوسی درحقیقت کسی شاہزادے کے قابل ہے لیکن تاہم کسی معزز خواندہ شخص سے تو شادی کرنی چاہیے مگر اتنی جلدی کیا ہے یہ خیالات جلدی کے نہین ہوتے -

ڈیوس - دو جام ہو گیا ہان تو پیلو -

ریڈیبرن نے شربت کی جام چڑہا لئے اور لیوسی کے متعلق بہت سی باتین کرکے گہر کا راستہ لیا جب لیوسی کہانا کہانے آئی تو ڈیوس نے پہر ذکر شروع کیا اور اپنی نازک چاہیتی لڑکی کو بڑی ہی گرمجوشی سے پچکارا -

لیوسی - ابا جان مین چاہتی ہون کہ ہمیشہ آپکے قدمون مین رہون مگر یہ دل کسی اور کو نہین دے سکتی -

ڈیوس - کمبخت مین تیرے فائدہ کی کہتی ہو انا -

لیوسی - جب آپ میری بہبودی چاہتے ہین تو میرا صرار اور خنگی کیسی مین صدق دل سے کہتی ہون کہ میری بہبودی اسی مین ہے کہ آپ مجہے مجبور نکرین -

ڈیوس - [illegible] لیسی آپ سمجھدار ہو چکی ہو [illegible] اور [illegible] آؤ اور [illegible] چلو بیٹھ جاؤ

لیوسی کی [illegible] آپ مجہے [illegible] سکتے [illegible] پیدا [illegible]

کرتی رہی - میرے تعلق میں کسی غیر کو گالیان دینا کیسی شرارت ہے میں تو روز ازل سے کہہ چکی ہون کہ میں کسی دوسرے کی نہیں ہو سکتی -

ڈیوس - دیکھہ تو اپنے باپ کا کہنا نہیں مانتی ہے تیرا کنڈ سہا تیرے گلے آئیگا میں تجہے مرتے دم تک بد دعا دیتا رہونگا اور کبھی تیری شکل دیکھنے کا روادار نہونگا - لیوسی - در بدر ماری ماری پہریگی تجھے ٹکڑا تک میسر نہوگا -

لیوسی - (آبدیدہ ہوکر) آہ اگر آج میری مہربان امان زندہ ہوتی تو مجھے یہ دن کاہکو دیکھنا پڑتا - ہاے امان پیاری امان - دیکھتو سہی کہ تیری نازونکی پالی لیوسی کسطرح رسوا اور ذلیل کیجا رہی ہے -

ڈیوس - خاموش بدذات - میں سچ کہتا ہون کہ اگر تیری امان زندہ ہوتی تو مجھے اتنی سمع خراشی نہ کرنی پڑتی اور نہ تو ایک رذیل کمینہ سے رشتہ الفت پیدا کر سکتی - خاموش ہو جا اب مجھے رو رو کر ڈراتی ہے -

نوان باب

چہ دلاور است وزدیکہ بکف چراغ دارد

جس فوج میں فریڈرک بہرتی کیا گیا تہا در اصل وہ فوج جزیرہ مالٹا میں گئی ہوئی تہی صرف اُس فوج کا ایک دستہ انگلستان میں تہا - فریڈرک کو معہ دیگر رنگروٹوں کے لنینگلی کا ونٹری میں لیگیا کیونکہ اسوقت وہ فوج وہان پر مقیم تہی - جب کپتان کے روبرو کل رنگروٹ پیش ہوتے تو اوسنے سبکو بغور دیکہا کہ آیا فوج میں سپاہگری کے قابل ہین یا نہین اس معاینہ میں فریڈرک سب سے اچہا نکلا - جب معائنہ ہو چکا تو سبکو بارکون میں بہیجدیا ابہی دو تین ہی روز گذرے تہے کہ دستہ کو کاونٹری سے پورٹ ماوتہہ کوچ کرنا پڑا اسوقت فریڈرک سہم کر ٹہہر گیا کہ کاونٹری او کلی سے کچھہ قریب تہا اب تو سیکڑون کوس اپنی معشوقہ سے دور ہو جاونگا -

قبل اسکے کہ ہم اپنی داستان شروع کرین اپنے ناظرین اس دستہ فوج کے خاص

خاص اشخاص سے واقف کرنا مناسب سمجھتے ہین۔ دستہ کا سب سے اعلیٰ حاکم ایک کپتان کورٹنی نامی تھا جسکی عمر چالیس سال سے کم نہوگی۔ یہ کپتان کورٹنی اچھا قدآور اور مضبوط جوان تھا اگر اسکو شکیل و خوبصورت کہین تو مبالغہ نہوگا مگر جیسا ظاہر معلوم ہوتا تھا باطن ویسا نہ تھا تمام فوج کے افسر و سپاہی کورٹنی کے ظلم و ستم سے تنگ تھے۔ قمار بازی سے کورٹنی کو ازحد شوق تھا اور اسپر طرہ یہ کہ ہمیشہ ہار مین رہا کرتے تھے اکثر اپنے دوستون اور رشتہ دارونکو اسی قسم کے خطوط لکھنے پر مجبور رہا کرتے تھے کہ اگر تم روپیہ نہ بھیجو گے تو مین کپتانی کا عہدہ فروخت کردونگا اور ساتھ ہی لکھدیتے کہ یہ آخری موقع ہے آیندہ ہم ایسے معاملات مین مدد دینگے۔ جہانتک تنگدستی کپتان صاحب کو دامنگیر ہوئی اور قرض و بال کسطرح سرپر آموجود ہوا اور لطف یہ کہ اس حالت پہ فضول خرچ بھی اعلیٰ درجہ کے۔ گو صرف بذات خود تھے اور تنخواہ بھی معقول تھی کیونکہ شادی تو ہوئی ہی نہ تھی تب بھی بمشکل تمام گذارہ ہوتا تھا اور جب ہار کر آیا کرتے تھے تو اپنے ماتحتین پر غصہ اوتارا کرتے تھے۔

کپتان کورٹنی کے ماتحت دو لفٹننٹ تھے ان مین سے ایک تو مسٹر ہیتھ کوٹ جسکی عمر قریباً پچاس برس کی تھی یہ نہ تو کسیکو قرض دیتے تھے اور نہ لیتے تھے اپنی اوسی قلیل تنخواہ مین بسر کرتے تھے فوج کے سن رسیدہ سپاہیون نے کبھی دوسرا جوڑا کپڑون کا اونکے بدن پر نہ دیکھا تھا نہ کسیکی دعوت کرتے تھے اور نہ کھاتے تھے۔ رحمدل بھی تھے اسلئے بسا اوقات سپاہیون اور غلامون کو بچا لیا کرتے تھے لیکن بظاہر خشک مزاج اعلیٰ درجہ کے دوسرا افسر اسکا ہم منصب مسٹر اسکاٹ تھا جو کہ ایک قدآور پرانا جوان تھا گو دیکھنے مین بھلا مگر ازحد ظالم اور خوشامدی بے درجہ کا یہی وجہ تھی کہ کپتان سے زیادہ منہ لگا ہوا تھا اور جو چاہتا تھا کر گذرتا تھا کپتان ہی کے روپیہ سے عیاشی کرتا تھا۔ ان دو افسرون سے نیچے دو اور بھی افسر تھے ایک تو گبسن دوسرا ہیچٹ گبسن کی عمر قریباً تیس سال کی ہوگی اور شریف خاندان کا تھا مگر فوج مین افسرونکی دیکھا دیکھی یہ بھی ظلم و ستم مین چل نکلا تھا ہیچٹ اس فوج مین ابھی ابھی آیا تھا عمر بھی سترہ سال سے زیادہ نہوگی میانہ قد

کیونکر بسبر ہونگے وہ فوجی ملازمت کے فوائد جو لینگلی نے گانون مین بیان کیے تھے
بالکل برعکس اور وہ باتین مکاری کی تہین - جسبر وہ فریڈرک پورا تہا وقتہ پہونچا جمعدار
نئے بہرتی شدہ سپاہیونکو قواعد سکہلانے کے لئے میدان مین لیگیا فریڈرک نے قواعد مین
جیسی وچالاکی ازحد قواعد مین دکہلائی لیکن اس کمبخت نے فریڈرک کیساتہ اچھا سلوک
نہ کیا۔ کیونکہ لینگلی نے آتے ہی سب افسرون کو بہر دیا تہا۔ پس جمعدار نے ایسی ایسی
سخت گالیان دین کہ توبہ۔ لیکن بیچارہ کیا کرتا خاموش رہ گیا۔ جب اسیطرح قواعد کرتے
کرتے چہہ ہفتے گذر گئے تو کپتان نے قواعد کا معاینہ کیا کہ انکو ہتھیار دیئے جائین کیونکہ
قاعدہ یہ تہا کہ نیا رنگروٹ جبتک قواعد اچھی طرح نہ سیکہہ لے ہتیار نہ ملتے تھے
قضا کار کپتان کہین سے ہارے تہکے آئے تھے قواعد دیکھکر بہت ہی برہم ہوئے
حالانکہ قواعد بہت عمدگی سے دکہلائی گئی اس وقت ہتیار دینے کے بدلے [illegible]
اب تو جمعدار نے تمام سپاہیونکو خصوصاً فریڈرک کو بہت ہی لعنت ملامت کی۔ دوپہر
کے وقت جب میدان سے واپس آرہا تہا راستہ مین لینگلی ملا۔

لینگلی - کیون بے فریڈرک دیکھ لی فوجی زندگی کیا مزہ ہے سچ تو یہ ہے کہ تو فوج مین آکر اپنے
دلمین بہت ہی پشیمان ہوگا اور اس ملازمت پر موت کو ترجیح دیتا ہوگا گو میرے خوف سے تو
نہ کہے مگر تیرے دلمین تو یہی ہے کہ اگر ایسا معلوم ہوتا تو بھرتی نہ ہوتا کبھی نہیں کبھی۔

فریڈرک - جی ہان

لینگلی - بدذات مین پہلے ہی جانتا تہا کہ تو ناشکر گذار ہے اچھی اور کیا جواب دیگا اچھا تجھے [illegible]
مزہ معلوم ہوگا۔ مین تیرے اوگلی والے کرتوت بھولا نہین ہون تو تو چالاک تہا ہی مگر [illegible]
اور بٹس تیرے بہی گرو نکلے کس فطرت سے پہنسایا - یہ خط جو تو نے گانون والون
کے نام لکھکر بٹس کو دیئے تھے جنہین چپکے گمٹے کے لئے تین پاؤنڈ مانگے تھے وہ
سب بٹس نے مجھے دیئے بہلا وہ کیا ایسا بیوقوف تہا کہ تجھے روپیہ لا دیتا - اور ہان اس
حسینہ کا حال بیان فرمایئے جسنے چلتے وقت تمکے مین [illegible] والی [illegible] اہاہا کیا مزہ
آیا ہو تو پہنسا اور اوسکے بعد اس نے نیا عاشق تلاش کر لیا۔

اس فقرہ نے فریڈرک کا دل چاک کر ڈالا۔ رہا نہ گیا اور فریڈرک سر جھکا کر اپنی بارگی کو چلنے
لگا ابھی قدم بڑھایا ہی تھا کہ لینگلی نے حاکمانہ لہجے میں روکدیا۔

لینگلی۔ بدکار کیا تو نہیں جانتا کہ میں کون ہوں۔ میرا نام لینگلی مت رکھنا اگر تجھے اس
سرکشی کا مزہ نہ چکھایا تو بات ہی کیا جبتک تیری پیٹھ پر بید نہ ٹیکے تو جانیگا تھوڑا ہی۔

دسواں باب

سودا ہے جو دل دیکے خریدار سے بگڑو

آج ریڈہرن کو ڈیوس سے ملاقات کئے ہوئے پندرہ دن گذر چکے ہیں حالانکہ کئی
مرتبہ ارادہ کیا کہ لیوسی کے دیدار سے آنکھیں سینکیں مگر اتنی جرات ہی نہیں پڑتی مگر آج ریڈہرن
سے نہ رہا گیا اور چھڑی ہاتھ میں لے شام کیوقت ڈیوس کے مکان کیطرف روانہ ہوا۔

ریڈہرن۔ (دل ہی دل میں) خدایا۔ پندرہ روز سے مجھے یہ کیا ہو گیا ہے۔ سیکڑوں حسین
لڑکیاں لندن و اکسفورڈ میں دیکھیں بیسیوں یہ مرتے بھی رہے لیکن یہ بات تو کچھ نرالی
رہی ہے میرا دل خود بخود کیوں لیوسی کیطرف کھچا جاتا ہے۔ ایں! میں کیا اسے دل
دے چکا۔ نہیں نہیں لیوسی نے دل چھین لیا ہے دینا لینا کیسا مگر اب پیاری لیوسی میری تو
ہی ہو جائیگی۔ دل یہی چاہتا ہے کہ ہر وقت اسے اپنی آنکھوں کے روبرو رکھوں سبحان اللہ
ایسا حسن بھی ان آنکھوں نے آجتک نہیں دیکھا بیشک ایک دل کیا اگر میرے سینے میں لاکھ
دل بھی ہوتے تو وہ سب لیوسی کے نذر تھے۔ اچھا تو اب میری خواہش کیا ہے اور مجھے کیا
کرنا چاہئے۔ خدایا مجھے اتنی جرات دے کہ میں کھلم کھلا ڈیوس سے لیوسی کے روبرو شادی کی
التجا کروں۔ بس اگر زندگی ہے تو لیوسی سے شادی کرونگا ورنہ اس زندگی پر ہزار لعنت
(چونک کر) جب میں اونچے گھرانے کی لڑکی سے شادی کرونگا تو چاہے وہ حور ہی کیوں نہو
میرے والدین اس صدمے سے مرجائینگے۔ اور خود میں دیدہ و دانستہ والدین کا قاتل
بنتا ہوں حشر کے دن کیا جواب دونگا اور خاندان کو بھی داغ لگاتا ہوں میں مرد ہوں مجھے
دلیر ہونا چاہئے سوچتا ہوا ریڈہرن گھر کو لوٹ گیا نہیں مجھے عزت کا خیال کرنا چاہئے کیونکہ خاندان بہترین

مین ہی ایک لڑکا ہون (کچھ دور سے ہیرڈیوس کے گھر کیطرف لوٹ کر) یہ سب باتین تو
مین جانتا ہون لیکن اس بلکہ کیونکر سمجھاؤن یہ تو نہین مانتا - اسے خاندان کی عزت یا دولت
سے کیا سروکار - بیشک مجھسے میرا دل زبردست ہے اس سے برابری نہو سکیگی جلد جائیگی -
خاطر پوری کرو اور والدین تو مجھے وراثت سے خارج نہین کر سکتے کیونکہ مین چند ہفتے مین
اکیس سال کا ہو جاؤنگا تو نابالغ خیال کیا جاؤنگا پھر ڈرکسکا بہت کرینگے تو ناراض ہو کر سخت
سست کہہ لینگے لیکن اولاد سے کوئی بھی دستکش ہوسکتا ہے اور وہ بھی اکلوتے بیٹے
سے نہین اب دلکی راے پر کام کرنا چاہیے انہین خیالات مین غلطان وپیچان ریڈبرن
ڈیوس کے مکان پر پہونچا اور دستک دی مرتہا نے دروازہ کھولا لیکن ریڈبرن کو دیکھتے
ہی الگ جگہ کھڑی ہوگئی - ریڈبرن بے تکلفانہ ڈیوس کے کمرے مین چلا گیا اور شیک ہینڈ
کرکے ڈیوس کے درمیان والی کرسی پر بیٹھ گیا -

ریڈبرن - کیون جناب آج پھر وہی شغل ہوگا -

ڈیوس - مجھے شرم آتی ہے کہ مین ہمیشہ آپکو معمولی شراب پلاتا ہون -

ریڈبرن - نہین نہین ایسے خیال کو آپ اپنے دل مین ہرگز نہ آنے دیجیے یہ معمولی
بھی بیئر مین بہت خوش ہوتا ہون کیونکہ ...... بڑھیا پیتے پیتے جی اکتا گیا ہے -

ڈیوس - اچھا لیوسی گلاس صاف کرکے لاؤ -

ریڈبرن - نہین نہین مین اپنی خاطر لیوسی کو تکلیف دینا نہین چاہتا ہان مسٹر ڈیوس
مین نے سنا ہے کہ آجکل حجام بیٹس بہت تنگ حال ہے -

ڈیوس - سننے مین تو ایسا ہی آیا ہے کہ گاؤن والے اوسے بہت دق کرتے ہین اور عام
افواہ ہے کہ بیٹس نے رنگروٹ بھرتی کرنے والے افسر کو مدد دی تھی -

ریڈبرن - بیشک تب تو گاؤن والے واجبی اوسکے خلاف ہین لیکن اوسنے چاہے
کیسا ہی برا کام کیا تاہم اوسنے فریڈرک بدذات کے نکالنے کا بہت اچھا کام کیا -

ڈیوس - زبان روکیے -

ریڈبرن کا یہ فقرہ سنکر لیوسی ہم الگ جگہ کھڑی ہوگئی اور یکایک اوسکے پاس سے اٹھکر بالاخانہ پر والی

کمرے مین جا بیٹھی۔

ریڈبرن - ہین کیا لیوسی کو واقعی اُس سے تعلق ہے۔

ڈیوس - نہین جیسا کہ مین تمہین بتلا چکا ہون کہ لیوسی کا کچھ تعلق نہین ہے لیکن چونکہ اوسپر مرتی ہے اور لیوسی اوسکی ہمراز ہے اور اوسنے لیوسی کو۔ فریڈرک کی نسبت سمجھلایا ہے کہ بہت نیک آدمی ہے اسلئے ہمدردی کرتی ہے۔ نوجوان عورتون کا قاعدہ ہے کہ عشقیہ معاملات مین ایک دوسری کی بہت مدد کرتی ہین۔

ریڈبرن - بخدا اگر مجھے یہ معلوم ہوتا تو اوس منحوس کا مین ذکر ہی نہ کرتا لیکن یہ تو فرمایئے کہ لیوسی مجھسے نفرت تو نہین کرتی۔

ڈیوس - کئی مرتبہ تو عرض کر چکا ہون کہ لیوسی تمپر فخر کرتی ہے۔

ریڈبرن - پھر جب مین آتا ہون تو سرد مہری سے برتاؤ کیون کرتی ہے۔

ڈیوس - یہ حسین عورتون کے ناز و انداز ہوتے ہین تم ابھی بچے ہو سمجھتے نہین۔

ریڈبرن - میری خواہش ہے کہ لیوسی بھی ہمارے ساتھ شراب مین شامل ہو۔

یہ حکم پاکر ڈیوس بالاخانے پر گیا چونکہ لیوسی نے اندر سے قفل لگا لیا تھا اسلئے باہر ہی سے ڈیوس نے دبی زبان سے کہا۔

ڈیوس - لیوسی لیوسی!! نیچے آؤ۔

لیوسی - ابا جان مین اسوقت ہرگز نیچے نہ آؤنگی میری طبیعت علیل ہے (سسکیان لیتے ہوئے) مین نہین آسکتی۔

ڈیوس - نہین تمہین آنا ہوگا مین حکم دیتا ہون۔

لیوسی - مین اسوقت آپ کے حکم کے لئے تیار نہین ہون۔

ڈیوس جلا بھنا تو بہت مگر اس خیال سے کہ ریڈبرن نیچے بیٹھا ہے غصہ ضبط کرکے بڑبڑاتا ہوا نیچے اوتر آیا۔

ڈیوس - لیوسی کی طبیعت بہ فرد ہے اور بیٹی رہو اوسکے اٹھہ جائیگی ہے۔

ریڈبرن - افسوس ہے۔ اچھا مین پھر کبھی۔ نہین نہین مین کل ضرور آؤنگا۔

یہ کہکر ریڈ برن کف افسوس ملتا ہوا گھر پہونچگیا ادہر ڈیوس اور لیوسی مین سخت لڑائی ہوئی جب ریڈ برن گھر پہونچا تو کنبہ کے سب لوگ بیٹھے تہے۔

مسز آرکی بیلڈ۔ کیون ریڈ برن تم چند روز سے شام کیوقت کہان جایا کرتے ہو یہ کیا معاملہ ہے۔

جین۔ کچھ دال مین کالا ضرور ہے۔

ریڈ برن۔ بلی کو خواب مین چھیچڑے ہی نظر آتے ہین مین سیر کرنے جایا کرتا ہون لیکن تمکو کیا مطلب بچہ تو ہوان نہین کہ مجھے ٹوکا جائے۔

ارلی بیلڈ۔ نہین نہین جین تو یون ہی فضول باتین کیا کرتی ہے مگر دشمنی سے نہین

جین۔ ہان تو پہر باتون ہی باتون مین بات اڑا جاتے ہو بتلاؤ نہ کہان جاتے ہو۔

ریڈ برن۔ تمہاری بلا سے چاہے مین بھاڑ مین جاؤن۔

جین۔ ایک دن یہ سیر رنگ لائیگی۔

اسوقت تو ریڈ برن نے بات ٹال دی اور پہر روز ڈیوس کے مکان پہ جاتا رہا لیوسی یہ دیکھ خیال کہ چند ہی روز مین یہ کمبخت چلا جائیگا اور دوسرے گھر مین امن قائم رہیگا مجبوراً اوسکی خاطر سے گوارا کرتی۔ اسیطرح جب پورا مہینہ انہین ملاقاتون مین گذر گیا تو ایک روز ریڈ برن حسب معمول ڈیوس کے گھر گیا لیوسی اوسے دیکھتے ہی بالا خانہ پر چلی گئی۔

ڈیوس۔ ہان اب تو فوج مین جانے کے لئے تمہارے نام حکم آگیا ہوگا۔

ریڈ برن۔ کل ہی شام کو آیا ہے بس اب دو ایک روز مین چلا جاؤنگا۔

ڈیوس۔ اب میرا یہی ارادہ ہے کہ لیوسی کو سمندر کے ساحل پر لیجاؤن آجکل بہار کے دن ہین لاکھون امیرزادے سیر کیواسطے ہین لیوسی کو اپنے خاوند کے تلاش کرنیکا عمدہ موقع ملیگا۔

ریڈ برن۔ اتنی جلدی کیا ہے اگر تلاش ملجاتے تو۔

ڈیوس۔ یہان لایق آدمی کسطرح ملسکتا ہے آسمان سے تو برسنے سے رہے۔

ریڈ برن۔ (آہ کرکے) دوست ڈیوس اب مین صاف اقرار کئے بغیر نہین رہ سکتا

سچ پوچھو تو مین ہی لیوسی کو اپنا ہاتھ دینے کو تیار ہوں۔
ڈیوس۔ (دلمین خوش ہوکر) تم کسطرح ایک گماشتہ کی لڑکی سے شادی کر سکتے ہو تمہارے والدین کیا یہ منظور کرینگے۔
ریڈبرن۔ اب مین بالغ ہوگیا ہون والدین کی کیا پرواہ۔
ڈیوس۔ تمہین تو پرواہ نہین لیکن میری جان آفت مین آجائیگی ملازمت سے بھی ہاتھ دہونے پڑینگے۔
ریڈبرن۔ تم جانتے ہو کہ اب مین قانوناً کل جائداد کا وارث قرار دیا گیا ہون تمپر حرف بھی نہ آنے دونگا۔
ڈیوس۔ اگر ایسا ہے تو مجھے فخر کرنا چاہیے۔
ریڈبرن۔ ہان تو یون کرنا مناسب ہے کہ مین پرسون لندن جاؤنگا وہان سے دو روز مین فارغ ہوکر افسر محکمہ مجھے پورٹماؤتھ ہی کی فوج مین میری تعیناتی ہونی ہے مین حکم لیکر وہان تو جاؤنگا نہین کسی اور قریب کے گاؤن مین چلا جاؤنگا اور تمہین اطلاع دونگا تم معہ لیوسی وہان آجانا پس شادی ہوجائیگی فی الحال والدین کو بھی معلوم نہوگا
ڈیوس۔ بہت اچھا۔

گیارہوان باب

اسی وقت جبکہ گماشتہ کے مکان پر یہ واقعہ درپیش تھا وہ مرایک شخص آرکی بلیڈ کی ملاقات کو آیا یہ کون تھا؟ وہی ہمارا پرانا یار بٹیس حجام۔ اول تو جب آرکی بلیڈ نے بٹیس کی آمد سنی تو ملاقات سے انکار کر دیا لیکن جب اوسے یاد آیا کہ یہ وہی شخص ہے جسنے فریڈرک کو گاؤن سے نکلوایا تھا تو ملاقات کے لئے طلب کرلیا۔
آرکی بلیڈ۔ (بٹیس کو سامنے کھڑا کرکے) بات تو جلدی کہو تم کیا چاہتے ہو
بٹیس۔ حضور کا اقبال قایم رہے مین یہ عرض کرنا چاہتا ہون کہ یہ ضعیفہ سمجھ جسکے تبصفہ مین ڈاکخانہ کا کام تھا۔ . . . . —

آرکی ہیلڈ۔ ہان ہان مجھے معلوم ہے صبح مرگئی تو تم اب ڈاک منشی بننا چاہتے ہو؟ تم بڑے چالاک آدمی ہو تم نے فریڈرک کو کسطرح نکلوایا۔

ہیٹس۔ حضور میری اس معاملہ مین جان آفت مین ہے کل گانون میرے خلاف ہے کل ایک پنچایت گانون والون نے کی اور اسمین یہ رائے پاس ہوئی (ایک میلا سا کاغذ جیب سے نکالکر) اسے پڑھیے اچھا مین ہی سنائے دیتا ہون (زور سے) مورخہ ۲۳ر اگست کی صبح کو پنچایت مین گانون والونکی طرف سے یہ معاملہ پیش ہوا کہ ہیٹس بڑا عیار آدمی ہے اس نے گانون کے جوانون کو فوج مین بھیجنے کے لیے کوشش کی اسلئے اسکا انتظام ہونا چاہیے مسٹر ٹی نے تحریک کی مسٹر ایلس نے تائید کی اور عام رائے پاس ہوئی کہ ہیٹس پر اس ناراضگی کا اظہار کیا جائے اور سمجھا جائے اسکے کوئی دوسرا حجام گانون مین کہین سے بلاکر اباد کیا جائے اور ایک نقل اس کارروائی کی ہیٹس کو بھیجی جائے۔

آرکی ہیلڈ۔ (مسکراتا ہوا) تو کل گانون تمہارے خلاف ہے اچھا مین تمہاری مدد اور طرفداری کرونگا۔

ہیٹس۔ حضور یہ باغیانہ خیالات ہین بھلا آپ کے بغیر اطلاع پنچایت کرنا خلاف قانون نہین ہے۔

آرکی ہیلڈ۔ خیر اب ڈاکخانہ کی نسبت کیا کیا جائے۔

ہیٹس۔ مین عرضی پوسٹماسٹر جنرل کیواسطے لکھلایا ہون اب سفارش کر دیجیے۔

آرکی ہیلڈ۔ اچھا عرضی مجھے دے مین سفارش کرکے بھیجدونگا۔ بس اب تم یہ سمجھو کہ ڈاکخانہ تمہارے ہی ہاتھ مین ہے۔

یہ سنکر ہیٹس نے بہت ادب سے سلام کیا اور گانون کا راستہ لیا دوسرے ہی دن آرکی ہیلڈ نے حسب وعدہ ہیٹس کی عرضی معہ سفارش بھیجدی ادھر خود ریڈبرن کو لیکر لندن فوج مین بھرتی کرانے چلا۔ ریڈبرن اپنی والدہ اور جین سے ملا۔ رخصت ہوتے وقت والدہ نے بہت سی دعائین دین اور جین نے یہ نصیحت کی کہ "شریفون کے لڑکون کیطرح اپنا حال رکھنا بگاڑنا نہین" جب لندن آئے تو فوجی محکمہ مین جاکر آرکی ہیلڈ کمانڈر ان چیف سے ملا۔ ریڈبرن کے لئے

ملازمت تو پہلے ہی سے منظور ہو چکی تھی فوراً وردی ملگئی اور سر آر کی ہیلڈ نے پانسو پاونڈ
ریڈبرن کے نام پورٹماوتھ کے ایک صراف کے پاس جمع کرا دیے۔ آج آر کی ہیلڈ اپنے
لڑکیکو فوجی لباس میں دیکھکر کیسا خوش ہوا اور بار بار افسوس کرتا تھا کہ ریڈبرن کی والدہ
کیوں نہ اپنے لڑکے اس لباس میں دیکھتیں اور خوش ہوتیں۔ آر کی ہیلڈ دعائیں دیتا ہوا اوسکی
روانہ ہوا اور ریڈبرن پورٹماوتھ کیطرف چلا۔ لیکن ابھی باپ سے جدا ہوئے بہت دیر نگذری تھی
کہ پھر لندن واپس آگیا اور کمانڈان چیف سے ملا اور کہا کہ میرے پاس تار آیا ہے میری والدہ
سخت بیمار ہے پندرہ روز کی رخصت دیجئے افسر فوج نے رخصت منظور کر لی اور ریڈبرن آنًا
ہو گیا ایک سرائے میں جاکر ٹھیرا اور وہان سے ایک تار پورٹماوتھ کے صراف کو دیا جسکے پاس زر
جمع کرایا گیا تھا کہ وہ سو پاونڈ بذریعہ تار میرے پاس فوراً بھیجدو اب ضرورت ہے اور ایک خط اپنے
سائیس کے نام پورٹماوتھ لکھا کیونکہ وہ ایک ہفتہ سے وہان پہونچگیا تھا کہ میں پندرہ روز
بعد آؤنگا۔ ایک ضروری کام آپڑا ہے اگر تم اوسکی اپنے یار دوستوں کو خطوط لکھو تو یہ مت
لکھنا کہ میں ابھی فوج میں نہیں پہونچا بلکہ لکھدینا کہ ریڈبرن اور میں یہان پہونچ گئے ہیں علاوہ
اسکے خط مس لیوسی کے نام لکھا جسمین وہی عشق و حسن کے جھگڑے تھے اور ایک خط
ڈیوس کو لکھا۔ جناب من۔ خدا کے فضل سے میں سب باتوں میں کامیاب ہو گیا ہوں ایک
خط لیوسی کے نام بھی تمہارے ہی لفافہ میں بند کرتا ہون یہ اونکو دیدینا اور بہت جلد لیوسی کو لیکر
کاونٹری پہونچو کیونکہ میں پرسوں یہان سے کاونٹری چلا جاؤنگا اور کل سامان شادی کا کرونگا
دیر نہو۔ کاونٹری میں جارج ہوٹل میں ٹھہرونگا۔ تمہارا خادم ریڈبرن۔
یہ خط سیدھے بینا نے اوسکی بھیجدیا۔ پس ہمارے منتشر خیالات بھی ریڈبرن کے خط کیساتھ
ہی اوسکی پہونچگئے جہان بیٹس ڈاک منشی بنا ہوا لندن کی آئی ہوئی ڈاک کھول رہا ہے اسمین
ریڈبرن کا خط ہے اب بیٹس نے اپنی دوکان پر موٹے حروف میں ڈاکخانہ لکھدیا ہے بیٹس نے
خطوں کا تھیلا لیکر دوکان کی اندر والی کوٹھری میں جا گھسا اور باہر کا دروازہ بند کر دیا۔ اور کہنے لگا
بیٹس (تھیلہ کھولکر) ہان یہ کمبخت گاؤن والے میرے خلاف سازشیں کر رہے ہیں میں ابھی
انہیں سمجھونگا اگر ہر ایک کے اصلی راز نہ معلوم کر لئے تو مجھے بیٹس کون کہیگا۔

یہ کہکر بیٹیس نے ایک خط کھولا جو کلینگ کے نام تہا ممبری کے نام کا خط کہولا بعد و چند دوسرون
کا خط دیکہا اور اسیطرح چار یا پنج خط اور کہولکر اونہین لفبہ پڑہا اور پہر بند کر دیئے تا کہ معلوم نہو
ایک خط پہر اوٹہا کر دیکہا اور کہنے لگا " اہا ہا یہ تو ڈیوس کے نام ہے یہ بہی مجہے ترچہی نظرون
سے اکثر دیکہتا ہے اسکا خط تو ضرور ہی دیکہنا چاہئے اب مجہو ڈر کسکا ہے کہان سی آیا ہو ادہر دیکہو
اوہو لندن سے۔ ابہو گاون والونکی کل میرے ہاتہہ آگئی ہے اس عمر کو دیکہو سب کا گمان ہو
کہ ممبری بڑا مالدار ہے لیکن آج جو اوسکے نام خط ہے وہ ایک قرضخواہ کا ہے اور دوسرا خط
اوسکے بہنوئی کا کارلنزل سے آیا ہے۔ ممبری نے اوس سے روپیہ قرض مانگا ہے اوسنے جواب دیا
ہے اہاہا اب تو مین اس مغرور ڈیوس کا خط پڑہونگا۔
یہ کہکر ڈیوس نے بڑی ہوشیاری سے خط کہولا اور پڑہکر متعجب رہگیا۔
بیٹیس۔ بہلا یہ راز کسے معلوم ہو سکتے ہین۔ توبہ توبہ زمانے مین کیسی کیسی خفیہ شادیان ہوتی
رہین۔ اتنے مین چٹہی رسان نے آواز دی۔ بیٹیس نے اس خط کو بند کر کے مہر لگائی اور تہیلہ
مین ڈالکر خطوط تقسیم کرنے کے لئے دیدیئے۔

بارہوان باب

فریڈرک کو پورٹماوتہہ آئے ہوئے اب تین ماہ گذر چکے ہین اس اثنا مین لیوسی بہی
وقتاً فوقتاً خط بہیجتی رہی جس سے فریڈرک کو قدرے تسکین رہتی ہے لیکن خط اسطرح
پوشیدہ آتے ہین کہ کسیکو معلوم نہین ہو سکتا کیونکہ اوپر مرتہا کا نام ہوتا ہے۔ آج جو بارک
مین اخبار آیا ہے جو اوسے فریڈرک نے کہولا تو اوسمین پہلے ہی یہ خبر تہی کہ مسٹر ریڈبرن
پورٹماوتہہ والی فوج مین افسر مقرر کیا گیا ہے۔ فریڈرک کے ہوش خطا ہوگئے ایک تو یہ
اور بہ ہا لیوسی کا خط بہی اوسی روز آیا ہے کہ جسمین اوسنے لکہا تہا کہ ریڈبرن تمہاری
فوج مین آتا ہے ذرا بڑے مہربانی میرا خیال کر کے اوس سے مت الجہہ پڑنا ورنہ میری
تمام امیدین خاک مین ملجا ئینگی فریڈرک اخبار اور خط پڑہکر غور ہی کر رہا تہا کہ اتنے مین
لینگلی بہی اودہر سے آنکلا۔

لینگلی - فریڈرک تم ہمیشہ غمگین رہتے ہو - ناشکر گذار ہو۔ مجھے ذرا کھلکھلا دکھلا دو اپنے
سپاہی کو پسند نہیں کرتا جو مردوں کے مانند ذرا ذرا سی مشکل بنا رہے۔ سپاہی کو ہر وقت
بشاش رہنا چاہیے۔

فریڈرک - میری مشکل سے آپکو کیا تعلق۔

لینگلی - جب ہم تمہارے افسر ٹھہرے تو تعلق کیوں نہیں ہاں تو یہ کہو کہ آجکل تمہاری
آشنا کا کیا حال ہے۔ اوستاد فریڈرک تم خیالی پلاؤ پکاتے ہی پکاتے مر جاؤ گے اور مال
مارنیوالے مال لیجائینگے میں سب کچھ جانتا ہوں یہ ثبوت تھوڑے ہیں کہ تمکو بتلا دوں۔
ہاں یہ یاد رکھو کہ لیوسی اس امر کی منتظر نہیں کہ کب تمہارے سات سال ختم ہوں اور وہ
تم سے شادی کرے۔

لینگلی نے یہ کہکر اپنا راستہ لیا اور چلتے وقت ابھی بارک سے نکلا بھی نہ تھا کہ ناک صاف
کرنیکی غرض سے جیب سے رومال نکالا اسی جیب میں ایک خط پڑا تھا اتفاق سے وہ نکلکر
زمین پر گر پڑا اور لینگلی کو معلوم نہیں ہوا اور چلا گیا۔

جب فریڈرک بارک سے باہر نکلا تو اوسکی نظر اس خط پر پڑی جھپٹ کے اوٹھا لیا اور دیکھا
تو راقم کے آگے جیمس کا نام لکھا پایا۔ گو یہ امر اوسکی شرافت سے بعید تھا کہ دوسرے کا خط پڑھتا مگر
اب مجبوراً اضطراب بیقراری کے سبب پڑھنا پڑا۔

میرے دوست، میں نہایت خوشی سے اطلاع دیتا ہوں کہ اب میں اوسکی کا ڈاک
منشی ہو گیا ہوں میری زندگی میں ترقی کی یہ دوسری منزل ہے اپنا کام نہایت ہوشیاری
اور دیانتداری سے کرتا ہوں۔ اگر اوسکی [illegible] ذات سے معاملہ میں آؤ تو میرے
مکان پر ٹھہرنا [illegible] دولت کی ہے اور لیوسی کا حال تم معلوم کرنا چاہتے ہو لیوسی کا
خبر ہے کہ آج مجھے یہ راز معلوم ہو گیا مگر یہ بتاؤنگا کہ کسی سے نہ کہنا کہ [illegible] جو تمہاری [illegible] لیک
افسر مشہور ہو چکا ہے اپنے والد سے خفیہ اور ڈاؤس کی مدد سے پندرہ روز کی رخصت حاصل کرکے
کلکٹری چلا گیا ہے اور اب ڈاؤس بھی معہ لیوسی جا پہنچیگا - غرض ۱۲ ماہ حال کو جارج ہوٹل میں
لیوسی کی شادی [illegible] ساتھ ہو جائیگی کبھی کبھی یاد کرتے رہا کرو - زیادہ آداب - خادم

جیٹس ڈالک شٹی اوکلی۔

یہ خط دیکھکر فریڈرک کا کلیجہ بانسوں اوچھلنے لگا طبیعت ازحد پریشان ہوگئی اور سوچنے لگا کہ اب کیا کیا جائے آج نومبر ۲۔ ہے یعنی ۲۶ کو شادی ہوگی کل کا دن درمیان ہے اور اوکلی یہان سے ۱۲۲ میل ہے۔ قلیل مدت اور درازی سفر نے ہمارے ہیرو پر سکتہ طاری کردیا اور چند لمحہ تک یہی حالت رہی مگر جونہی ہوش آیا تو منہ سے نکل گیا کہ ۱۰ نہین نہین لیوسی کیلئے جان تک دیدونگا دنیا مین لیوسی کا بجز میرے اور کون ہے جو ہمدردی کریگا مجھے ضرور اپنی پیاری کو بچانا چاہئے۔ ہیہات!! مین کس خیال مین ہون۔ جاؤنگا کیونکر۔ فرار ہوکر۔ یہ صدمہ مجھے ہلاک کرڈالیگا۔ فوج فرار کی بہت سخت سزا ہے اور رخصت ابھی مل نہین سکتی۔ کیا اپنی جان پر کھیلکر لیوسی کا بچانا میرا فرض نہین ہے۔ اگر یہی کپڑے پہنے رہونگا تو راستہ مین فوراً گرفتار ہوجاؤنگا اور روپیہ ہے نہین کہ دوسرا جوڑا خرید لون اچھا ڈیرن کے سائیس حبیب سے ایک جوڑا مانگ لاؤن آخر اوکلی کا یار ہے مروت آہی جائیگی مگر نہین دو گھنٹے ضائع ہونگے اب تو اسیطرح چلے چلو جو کرے سو خدا۔

یہ کہکر فریڈرک بارگ سے نکلکر جنگل کے راستہ ہوتا ہوا لندن والی سڑک پر پڑ گیا اتفاقاً ایک قصاب کا لڑکا گاڑی مین گوشت بھرے لئے جاتا تھا فریڈرک نے اوسکی منت وسماجت کی کہ جہانتک جاؤ مجھے بھی بٹھا لیچلو مگر چونکہ وہان ایسے اتفاق اکثر ہوا کرتے تھے اسلئے لڑکے نے جواب دیدیا کہ تم مفرور سپاہی معلوم ہوتے ہو۔ فریڈرک نے لڑکے کو سمجھایا کہ مفرور نہین ہون بلکہ رخصت پر جاتا ہون لڑکے کو رضامند کرلیا جب قصاب اپنی منزل پر پہونچ گیا تو فریڈرک نے اسکا شکریہ ادا کیا اور چند پنس بطور کرایہ اوسکو دینا چاہا [illegible] لڑکے نے انکار کردیا اب فریڈرک مارا مارا کبھی پیدل کبھی سواری پر کاونٹری تک پہنچ گیا۔

تیرہوان باب

عشق وہزار بدگمانی

فریڈرک کو سفر مین چھوڑکر اب ہم پھر اوکلی آتے ہین جہان [illegible] تمام [illegible]

اپنے والد کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھی ہوئی ہے۔

ڈیوس - ہان لیوسی مین تمسے یہ کہنا بھول گیا کہ کل مین اور تم دونون کاونٹری چلینگے کچھ ضروری چیزین گھر کے لیے خریدینگے۔

لیوسی - آپ ہو آئیے مین جاکر کیا کرونگی میری طبیعت کچھ علیل سی ہے۔

ڈیوس - نہین دو چار روز وہان رہنا ہوگا تم اکیلی یہان پریشان خاطر ہوگی علاوہ ازین چند چیزین ایسی ہین جو تمہاری پسند پر خریدی جائینگی۔

لیوسی نے کچھ جواب نہ دیا اور اپنے کمرے مین جاکر سوچنے لگی کہ کہین کوئی فریب تو نہین کیا جا رہا ہے مگر نہین چاہے کتنا ہی ظالم کیون نہو آخر باپ ہے ایسا نہین کرسکتا مگر نہین کیا ریڈبرن کی آمد و رفت کیا بے سود ہی ثابت ہوگی۔ یقین نہین آتا ضرور اسمین کوئی بات ہے (چونک کر) لیوسی تو عشق مین دیوانی ہوگئی ہے اپنے والد پر بھی شبہ غضب ہے نہین ایسا ہرگز نہین ہوسکتا۔

رات بھر لیوسی انہین خیالات مین محو رہی صبح ہوتے ہی ڈیوس نے حلاف معمول اٹھکر پیار کیا اور کہا چلنے کے لیے تیار ہو جاو زیور اور کپڑے پہن لو۔ لیوسی نے خوشی خوشی حکم کی تعمیل کی اور باپ بیٹی دونون مکان سے باہر آئے۔ چلتے وقت لیوسی زار و قطار روتی ہوئی مرتھا سے ملی۔ گاڑی موجود تھی اونکے سوار ہوتے ہی گاڑی روانہ ہوگئی جب ڈاکخانہ کے سامنے گاڑی پہونچی تو سمتھ دروازہ ہی پر کھڑا تھا لیوسی کو دیکھکر تمسخرانہ طور پر مسکرایا مگر لیوسی نہ سمجھ سکی کہ سمتھ کیون مسکرایا۔ ہان ؎ عشق است و ہزار بدگمانی۔ طرح طرح کے خیالات دل مین آتے رہے اور ۲۶ کو علی الصباح اسپی اوہیٹر پہنچ گئین لیوسی جارج ہوٹل مین جا اتری لیوسی کو کمرے مین بٹھا کر ڈیوس خود باہر گیا اور مالک ہوٹل سے دریافت کیا معلوم ہوا کہ ریڈبرن آچکا تھا ڈیوس نے ایک آدمی کی زبانی کہلا بھیجا کہ ڈیوس معہ لیوسی آگیا ہے اور چند ہی گھنٹے مین انتظام ہو جائیگا۔

ریڈبرن یہ سنکر خوشی خوشی سیکڑون روپے کا سامان شادی و لہن کے لیے منگایا ادھر ڈیوس لیوسی کے پاس آیا تو جھٹ اُسے لپٹکر پیار کیا اور نہایت سنجیدگی سے کہنے لگا۔

ڈیوس۔ لیوسی تم جانتی ہو کہ مین نے تمہین کن نازون سے پالا ہے اور کسطرح تمکو جان سے زیادہ عزیز سمجھتا ہون اب چونکہ سن بلوغت کو پہونچین اسلئے مجھے اپنا فرض ادا کرنا چاہیے اور جسقدر مین تجربہ کار ہون تم نہین ہو۔ پس مناسب ہے کہ میری مرضی پر چلو۔

لیوسی۔ ابا جان آپکی مرضی کے خلاف مین نے کونسا کام کیا ہے مین آپکا مطلب نہین سمجھی۔

ڈیوس۔ (جیب سے ریڈبرن کا خط نکالکر اور لیوسی کو دیکر) لو اسے پڑھ لو اور سنجیدہ ہو کر جواب دو لڑکپن کی باتین چھوڑ دو۔

لیوسی۔ (خط پڑھکر) افسوس صد افسوس کیا یہ فریب آپکو میرے ساتھہ کرنا لازم تھا گو میرا دل پہلے ہی گواہی دیتا تھا کہ میرے لانے مین کچھ فریب ہے مگر آپ پر اعتبار کرکے مین چلی آئی اگر مجھے ذرا بھی معلوم ہو جاتا تو گاڑی مین قدم بھی نہ رکھتی۔ آہ! والد صاحب آپنے کچھ خیال نہ کیا اور اپنے مطلب کیواسطے مجھے رسوا کیا۔

ڈیوس۔ لیوسی ابتک تمہاری وہی خام خیالی باقی ہے کیا ایسا امیرزادہ اور معزز شخص تمکو مل سکتا ہے۔

لیوسی۔ آگ لگے اس اعزاز و امیری کو بس جانے دیجئے۔ مجھے منظور نہین۔

ڈیوس۔ دیکھو تمام عمر یاد کرو گی اور پشیمان ہو گی ایسا خاندان نہ ملیگا۔ مان جاؤ۔

لیوسی۔ تمام عمر کنواری رہنا منظور ہے مگر آپکا یہ منظور نہ کرونگی۔

ڈیوس۔ اچھا اگر تم بدل یہ منظور نہین کرتین تو میری خاطر سے سہی۔ لیوسی مین ان امور اور تکلیفات کا جو آجتک تمہاری پرورش مین در پیش آئی ہین معاوضہ چاہتا ہون جو تمپر فرض ہے والد کی بات مت ٹالو۔

لیوسی۔ اے قبلہ یہ سر معاوضہ مین موجود ہے مگر عصمت نہین۔

ڈیوس۔ کیا مین تم سے کوئی ناجائز کام کرانا چاہتا ہون۔

لیوسی۔ بیشک جب مین ایک کو دل و زبان دے چکی ہون تو پھر اپنے قول سے منحرف ہونا یا کسی کا دل توڑنا اچھی بات ہے

ڈیوس - مین نہایت عجز و انکساری سے التماس کرتا ہون کہ ریڈ ہبن کو زبان دیچکا ہون اور مدت سے میری یہی خوشی ہے دیکھو ذرا خیال کرو اور میری عزت اور امیدین خاک نہ ملاؤ ذرا سمجھو اور ہوش مین آؤ کہ تمہارا باپ تم سے التجا کر رہا ہے اور تم نہین مانتی ہو میرے حقوق کو جو تمپر ہین انکو خیال کرو۔

لیوسی - ابا آپ مجھے اپنے احسانات اور میری ناقدر شناسی جتا جتا کر نادم کر رہے ہو (سر جھکا کر) بجا ہے سر آپکے نذر کرتی ہون اس سے بڑہکر اور کیا ہو سکتا ہے یہ آپ شوق سے قلم کر دیجیے مگر یہ بات منظور نہین ہے۔

ڈیوس - دیکھو جب سے تمنے ہوش سنبھالا اور مین نے تمہارا حسن و سلیقہ دیکھا تبہی سے مین اس کوشش مین تھا۔ اب جبکہ کامیابی نصیب ہوئی تو تم میری امیدین اور کوششین خاک مین ملائے دیتی ہو تعجب ہے کہ لیوسی تم ایسی سنگدل کیونکر ہوگئین۔

لیوسی - ابا جان مین عرض کر چکی ہون کہ یہ امر میری امکان سے باہر ہے۔

ڈیوس - تو لیوسی مین ہمیشہ کے لئے تم سے قطع تعلق کرونگا اور تم دربدر ٹکڑے مانگتی پہرو گی۔

لیوسی - آپکی بلا سے مجھے یہ بجانشی منظور ہے۔

ڈیوس - اور مرتے مرتے بہی میری زبان سے بد دعا نکلیگی میرے دل کی آہ خالی نہ جائیگی باپ کی بد دعائین کیا کچھ کم ہین۔

لیوسی - افسوس ہے کہ آپ ایسے تجربہ کار ہو کر ایسا کہتے ہین۔

ڈیوس - (سختی سے) تو پہر تو نہین مانتی۔ (جیب سے تپنچہ نکالکر اور اپنے سینہ پر اوس کا منہ رکھکر) دیکھو لیوسی یہ بہرا ہوا ہے ایک لمحہ مین میرا کام تمام کر دیگا اور اسکی موجب تم ہوگی مرتے مرتے بہی میری زبان سے بد دعا ہی نکلیگی۔

یہ دیکھکر لیوسی نے ایک آہ کا نعرہ مارا اور روتی ہوئی اپنے باپ کے پانون پکڑ لیے۔

ڈیوس - ان خوشامدون سے کام نہین چلتا یا تو جلد ہان کہو ورنہ مین اپنا کام تمام کرتا ہون کیونکہ اب مین ریڈ ہبن کو شکل بہی دکہلانیکے قابل نہین رہا۔

یہ سنکر لیوسی پر سکتہ طاری ہوگیا اور غش کہا کر زمین پر گر پڑی اس حالت مین ڈیوس نے سمجہا کہ لیوسی بہت ہی خشمگین ہو گئی اسلئے زور زور سے دریافت کیا کہ لیوسی ہان کہو ہان یا نہ

لیوسی - (عالم محبت مین) ہان -

بس اب کیا تہا ڈیوس لیوسی کو وہین پڑا چہوڑ کر ریڈہپن کے پاس دوڑا گیا اور اُسے خوشخبری جا سنائی ادہر جب لیوسی ہوش مین آئی تو اوسے یاد آیا کہ اسکی زبان سے اوسوقت ہان نکلگئی ہے فوراً ہی ہوٹل کے دروازے سے نکل گئی وہ نہین ہوتی ہوئی ایک بازار مین پہونچگئی مگر یہ سوچے تہے کہ کہان جائیگی ابہی جا رہی تہی کہ پیچہے سے کسی نے آواز دی لیوسی! لیوسی نے یہ آواز سنکر پیچہے دیکہا اور پہر اسے غش آگیا -

یہ کون تہا جسنے لیوسی کو بیہوش کر دیا - ہمارے ناظرین بہولے نہین ہونگے کہ ہم ہم کو فریڈرک ہیٹس کا خط پڑہکر کاونٹری کیطرف چلدیا تہا کشش محبت نے عین وقت پر کاونٹری پہونچا دیا اور یہ شخص ہمارے ناول کا ہیرو فریڈرک ہی تہا جسنے لیوسی کو آواز دی تہی

فریڈرک - (لیوسی کو گلے لگاکر) میری پیاری اب تم بالکل ظالمون کے پنجہ سے رہا ہو گئین اوٹہو اب ہوش مین آؤ - اب وقت نہین ہے ایسا نہو کہ وہ تلاش مین ہون اور ہم تم دونون گرفتار ہو جائین -

یہ سنکر لیوسی اوٹہی اور دونون جنگلون اور بیابانون کو طے کرتے ہوئے بلا سوچے سمجہے چلتے رہے - قدرت نے سیاہ پردہ زمانہ کی آنکہون پر ڈالا کہ بدنصیب مسافر خواہ تعقب سے بری ہو جائین اور دونون نے ایک کسان کی جہونپڑی مین رات بسر کی - ابہی نصف شب باقی ہوگی کہ دونون پہر چل نکلے اور علی الصباح شہر یارک مین جا پہونچے شہر مین جاکر ایک کمرہ کرایہ پر لیا اور ضروری سامان بازار سے لاکر سب سے پہلے اس معاملہ کی فکر کی جو عاشق معشوق کی منزل مقصود ہے دس بجے دونو گرجہ مین دونونکی شادی ہوگئی

اہاہاہا یہ دلفریب حسن - یہ نزاکت - یہ پاکدامنی - یہ دیانتداری - یہ قول کی پابندی لیوسی کے چہرے پر کسطرح نمایان ہو ہوکر اپنا جلوہ دکہاتی ہے - عاشق معشوق شرعی پوشاک پہنے گرجہ مین کہڑے خدا کے روبرو صدق دل سے دعائین مانگ رہے ہین - بیشک بیشک

سچی محبت بے ثمر نہین - وہ غلطی پر ہین جو محبت کو بے لطف اور بے ثمر بتلاتے ہین آج کوئی ہمارے ہیرو اور ہیروین سے محبت کی قدر دریافت کرے مانا کہ عشق نے ہزارون گہرون کو خاک کر ڈالا قیس کو مجنون بنا دیا - فرہاد کو کوہکن - دانا کو دیوانہ اور دولتمند ونکو فقیر بنا دیا - لیکن کیا کوئی محبت کے عجیب وغریب لطف کو بھول سکتا ہے نہین نہین یہ بہی غلطی ہے جو قیس فرہاد کو بیل وخوار تصور کرتے ہین انکو دیوانہ اور دولتمند اگر سچ پوچھو تو صفحہ ہستی پر دونون کا نام آفتاب کے مانند روشن ہے - اور دونون فردوس برین کی سیر کر رہے ہین -

جب باقاعدہ شادی ہو چکی تو اپنے گہر کو آئے چند پاونڈ لیوسی کے پاس تھے اور چند فریڈرک کے ان سے اپنا روزانہ خرچ چلایا -

ناظرین - آجکی رات وہ خوشی کی رات ہے کہ ہر طرف سے خوشی کا نزول ہو رہا ہے لیوسی اور فریڈرک شہنشاہون سے بڑہکر خود کو سمجہ رہے ہین اور وہ خوشیان جو ایک باقاعدہ زن وشو کو حاصل ہو سکتی ہین انکو حاصل ہین -

لیوسی - پیارے فریڈرک تم اتنی دور سے کیونکر آئے اور تمہین کسطرح معلوم ہوا کہ یہ معاملہ یہانتک پہونچ گیا ہے -

فریڈرک - بیٹس نے ایک خط للینگلی کو لکہا اُس سے سب حال کہلا یہ معلوم کرتے ہی ۲۴ کی شام کو دوڑا اور بدقت تمام کبہی بسواری اور کبہی بپاپیادہ چلکر راستہ طے کر لیا - سچ پوچھو تو انسان کے لئے اتنا بڑا سفر اور قلیل مدت مین طے کرنا بالکل قیاس کے خلاف ہے لیوسی تمہاری پاک محبت نے مجہے کشان کشان یہانتک پہونچا دیا اب مناسب یہ ہے کہ ہم کسی اور شہر مین چلکر آباد ہون کیونکہ یہ شہر کاونٹری کے قریب ہے -

یہ ارادہ کرکے گاڑی کرایہ کر لی اور دونون کارلزل کو روانہ ہو گئے - یہ بیان کرنا بھی نامناسب نہین ہے کہ جب فریڈرک کاونٹری مین داخل ہوا تہا تو شہر کے قریب ایک شریف کی گاڑی کا گہوڑا ایسا منہ زور تہا کہ اُسوقت بے لگام ہوکر بہاگا اور ایسا دوڑا جا رہا تہا کہ جس سے سخت اندیشہ تہا کسیکی ہمت نہ پڑی کہ اسکو روک سکے - فریڈرک نے بہادری اور کمال بیباکی سے اُسکی لگام پکڑی اور اُس امیر کی جان بچائی جسکے معاوضہ مین اوسنے فریڈرک کو تیس پاونڈ

دیئے اون سے فریڈرک نے ایک نیا جوڑا کپڑونکا خرید لیا تہا اور فوجی وردی وہین جنگل مین پہینک آیا تہا اسلئے اب گرفتاری کا چندان خوف نہ تہا۔

کارلزل پہونچکر ایک سستا سا مکان کرایہ پر لیا مالک مکان ایک میم مسٹر خولیسن نامی نہایت رحمدل تہی اوسنے وہ دسے لیوسی کو سلائی کا کام ملگیا۔ فریڈرک نے اپنا نام سورتی مقرر کرکر ایک اسکول قائم کیا ابتدا پانچ طالب علم داخل ہوئے اور روز بروز ترقی ہوتی گئی اور دونونکی محنت سے معقول آمدنی ہوگئی اور چند اخبار مفت اسکول مین آنے لگے۔

دن بہر تو دونون اپنی روزی کماتے اور رات کو تفریح طبع کے لئے اخبارون کا مطالعہ کرتے ایک روز اخبار کہولتے ہی ایک حیرت انگیز اشتہار دکہائی دیا فریڈرک نے فوراً لیوسی کو دکہایا مضمون یہ تہا۔ لیوسی ستوطن اوکلی۔ پیاری بیٹی تمکو اطلاع دیتا ہون کہ اس اشتہار کے دیکہتے ہی تم اپنے گہر واپس آجاؤ اب وہ خاص معاملہ جسنے تمہین فرار ہونے پر مجبور کیا تہا رفع دفع ہوگیا اب بغیر تمہارے گہر گورستان معلوم ہوتا ہے۔ المشتہر ڈیوس ازاوکلی

یہ دیکہکر جوش محبت لیوسی کو آگیا اور قلم دوات لیکر ایک خط بدین مضمون اپنے والد کو لکہا جناب قبلہ گاہی صاحب۔ آپکا اشتہار میری نظر سے گذرا الحمد للہ کہ آپنے مجہے یاد کیا مین اس مہربانی کی نہایت مشکور ہون لیکن افسوس ہے کہ مین اب گہر واپس نہین آسکتی ہون گذشتہ واقعات مجہے نافرمانی کرنے پر مجبور کر رہے ہین۔ آپکی تابعدار لیوسی۔

یہ خط لکہکر فریڈرک کو دیا فریڈرک نے ایک گاڑیبان کو جو لندن جاتا تہا دیکر اور ہدایت کردی کہ لندن کے ڈاکخانہ مین ڈالدینا اور ایک شلنگ اوسکو بطور انعام دیا لندن کے ڈاکخانہ مین ڈالنے سے یہ مطلب تہا کہ ڈیوس کو ڈاکخانہ کی مہر سے بہی معلوم نہو کہ لیوسی کہان مقیم ہے خط ڈالنے کے بعد اگلے ہفتہ کا جب اخبار آیا تو اوسمین ڈیوس کا یہ اشتہار موجود تہا۔

لیوسی ستوطن اوکلی تمہارا خط مجہے ملا چونکہ تمنے قصداً اپنا پتہ نہین لکہا اسلئے بذریعہ اخبار ہذا تمکو مطلع کرتا ہون کہ میری زندگی بغیر تمہارے تلخ ہے اسلئے میری التجا قبول کرکے جلد آؤ اور مجہے کہ ایک شخص فریڈرک نامی سپاہی فوج سے مفرور ہے خبردار اوسکے ساتہہ

نہ رہنا ہو نہ مصیبت میں گرفتار ہوگی اور ایک نہ ایک دن وہ پکڑا جائیگا اور تمہیں اُس سے جدا ہونا پڑیگا کیونکہ جب وہ گرفتار ہوگا تو اُسے سخت سزا ملیگی۔ الغرض ڈوبس ازاد نکلی یہ دیکھکر دونوں سہم گئے مگر پھر اپنے دلکو تسلی دے لی کیونکہ اب گرفتاری ناممکن معلوم ہوتی تھی۔ اسیطرح رہتے رہتے نخل امید بارور ہوا اور قدرت نے اپنا جلوہ دکھایا یعنی لیوسی ایک بچہ کی ماں بنگئی۔ بچہ کے ہونے سے دونوں کو جو خوشی تھی اسکا اندازہ کون کر سکتا ہے در حقیقت لیوسی اور فریڈرک کی سچی محبت کا نتیجہ تھا۔

آمدنی بھی اچھی ہوگئی تھی کہ خرچ کرکے کچھ نہ کچھ روزانہ پس انداز ہو جاتا تھا اور اسکول میں طلبا کی تعداد تقریباً پچاس ہوگئی تھی۔ لیوسی نے اپنی خوش خلقی کی بدولت وہ شہرت حاصل کرلی تھی کہ تمام شہر کی سلائی اسی کے پاس آنیلگی اور اسوقت پچاس پاونڈ کے قریب جمع بھی ہو چکے تھے۔ اس زمانہ عشرت میں بڑا دن بھی آگیا لیوسی اور فریڈرک نے نئے کپڑے بنوائے مکان کو خوب آراستہ کیا طلبا کے گھروں سے ڈالیاں بکثرت آئیں فریڈرک اور لیوسی خوشی خوشی گرجا میں نماز پڑھنے گئے اکثر جگہ شہر میں محفلیں تھیں جنمیں یہ دونوں مدعو تھے۔ غرض تمام دن خوشی سے گذر گیا جب شام ہوئی تو لیوسی نے فریڈرک سے کہا کہ فلاں طالب علم کا باپ گاڑی سے گرکر سخت مجروح ہوگیا ہے تم بھی جاکر ذرا عیادت کر دو فریڈرک نے لیوسی کی رائے کے مطابق کپڑے پہنے اور اسکے گھر گیا وہاں دو تین گھنٹہ گفتگو ہوتی رہی وہاں سے رخصت ہوکر جب گھر کے قریب آیا تو گلی کے سرے پر مقابل بٹلیس آتا ہوا ملا دونوں کی آنکھیں چار ہوگئیں۔ اب تو یہ بالکل ناممکن تھا کہ فریڈرک چشم پوشی کر جائے۔ بعد دعا سلام کے فریڈرک نے کہا۔

فریڈرک۔ بٹلیس تم یہاں کیسے آئے۔

بٹلیس۔ یہ تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ میں مدت سے ا ڈکلی کا ڈاک منشی ہوگیا میرے چچا نے اپنے بھائی کو پچاس پاونڈ بھیجے تھے چونکہ وہاں واجب الادا تھے وہ ڈاک کے ذریعہ بھیجے مگر یہاں نہیں پہونچے اب میری نے مجھپر دعوٰی کیا ہے اور میرا حال یہ ہے کہ روٹی بھی بمشکل ملتی ہے پچاس پاونڈ کہاں سے۔ میری مفلسی دیکھکر پوسٹماسٹر نے حکم دیا ہے

کہ اگر تم پھر کسی بھاگنے پر رضامند ہوگئے تو معاف کر دیئے جاؤ گے۔ فریڈرک تم بھی میرے دوست ہو اور ماشاء اللہ آجکل خوش حال بھی معلوم ہوتے ہو اگر اس مصیبت سے بچا لو تو تمام عمر احسان نہ بھولونگا۔ ہاں رہتے کہاں ہو۔

فریڈرک۔ میں تمہیں دیکھکر بہت خوش ہوا کیونکہ بمدت آج ایک آدمی اپنے ملک کا نظر آیا ہے اور تم جانتے ہو کہ وطن کا کتا بھی عزیز ہوتا ہے۔ میں آجکل لندن میں رہتا ہوں یہاں اپنے ایک دوست سے ملنے آیا تھا اب اوسکے پاس جاتا ہوں تم یہیں ٹھہرو اگر ہو سکے تو پچاس پاؤنڈ اُس سے لے آؤنگا۔

بٹیس کو بٹھا کر فریڈرک پریشان گھر پہونچا ہر چند چاہا کہ یہ وحشتناک خبر لیوسی کو نہ سنائے مگر لیوسی شکل دیکھتے ہی تاڑ گئی کہ ضرور کچھ نہ کچھ بات ہے لیکن یہ گمان نہ تھا کہ فریڈرک اس وجہ سے رنجیدہ ہے بلکہ یہی سمجھی کہ جس شخص کی عیادت کے لئے گیا تھا وہ فوت ہو گیا ہوگا آخر لیوسی کے اصرار سے فریڈرک نے کل حال بٹیس کی ملاقات کا کہا لیوسی گھبرا گئی کہ بیٹھے بٹھائے یہ کیا بلائے ناگہانی نازل ہوئی۔ لیوسی نے فریڈرک کو سال بھر کی کمائی جیب کاٹ کاٹ کر جمع کئے تھے وہ دیئے پاؤنڈ لیکر فریڈرک بٹیس کے پاس پہونچا اُسوقت بٹیس اس خوشی میں کہ مفت کا مال ہاتھ لگا جام پر جام چڑھا رہا تھا۔

فریڈرک۔ میں پچاس پاؤنڈ تمہیں دیتا تو ہوں لیکن مجھے کیونکر یقین آئے کہ تم کسی سے میرا ذکر نہ کرو گے اور کوئی نئی عیاری نہ کرو گے کیونکہ تمہاری گذشتہ کارروائیاں مجھے معلوم ہو گئی ہیں۔

بٹیس۔ توبہ! توبہ!! اب عیاری کیسی محض میرے الفاظ پر بہروسا کرو تم یقین کرو مردوں کا ایک قول ہوتا ہے اور بھائی فریڈرک گذشتہ باتوں کی یہ بابت تھی کہ میں نہایت تنگدست تھا لینگلی نے جو چند شلنگ دیئے وہ ہزار پاؤنڈ کے برابر ہیں۔ تم تم جانتے ہو کہ مرتا کیا کرتا اس پیٹ کے لئے انسان سب کچھ کر تا ہے لیکن اب ایسا نہیں کر سکتا۔ ہوں خدا کا نام لو۔

فریڈرک۔ (نقدی بٹیس کو دیکر) لو یہ میرے تمہارے درمیان خدا ہے لیکن یاد رکھنا

کہ اگر تمنے مجھے گرفتار کرایا تو صرف میری ہی بددعا نہین بلکہ . . . .

بیٹس۔ آخاہ! تو تم نے ڈیوس کی لڑکی سے شادی کرلی ہوگی خوب کیا ڈیوس کو اپنی لڑکی کا بڑا رنج ہے اسکا غصہ آجکل اپنے ماتحتون پر اوتارتا ہے لیکن فریڈرک جب مین خدا کو اپنا شاہد مقرر کرچکا تو کیونکر نہ نا کر سکتا ہون اب تم ایسا خیال کرو کہ گویا مین تمہین ملا ہی نہین دوست میر یجان تک تمہارے لئے حاضر ہے۔

فریڈرک۔ تو مجھے اجازت ہے۔

بیٹس نے فریڈرک سے رخصت ہوتے وقت ہاتھہ ملایا۔ فریڈرک کو بیٹس کا ہاتھہ مار سیاہ معلوم ہوا اور سناٹا جسم مین آگیا۔ لب و ہا سلام فریڈرک نے اپنے گہر کا راستہ لیا دیکھا کہ لیوسی بچہ کے پاس مغموم بیٹھی ہے فریڈرک کو دیکھتے ہی لپٹ گئی اور دونون آنیوالی مصیبت کو یاد کرکے زار زار رونے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے اگر کارنول مین رہین تو بیٹس کی دغابازی سے یہ امید نہین کہ وہ گرفتار نکرائے کیونکہ فریڈرک کی گرفتاری پر دس پاؤنڈ انعام مشتہر ہوچکا تھا اور اگر کسی اور جگہہ جائین تو کیونکر جائین اور اوقات بسر کی کیا سبیل ہوگی کیونکہ کل پونجی تو بیٹس کے حوالے کرچکے۔ اسی کشمکش مین دو دن گذر گئے تیسرے روز یہ رائے قرار پائی کہ خود کو معرض خطر مین ڈالنا دانائی کے خلاف ہے اور بیا ہمارے کا ثبوت ہے اسکا اعتبار ہی کیا اسلئے یہان سے فرار ہو جانا ہی بہتر ہے جب اسکول کے طلباء آگئے تو فریڈرک نے ایک ایک رقعہ انکے والدین کو لکھا۔ دیدیا اور چند نصائح کرکے اسکول برخاست کیا لڑکون کو بھی فریڈرک سے از حد محبت ہوگئی تھی سب زار زار رونے لگے اودہر لیوسی نے سب کے کپڑے جو سلنے کے لئے آئے تھے واپس کردیئے جب فراغت ہوئی تو اسباب اپنا جو سفر کے لئے ضروری تھا باندہنے لگے اور زائد اسباب کل فروخت کردیا اور سر شام اپنے دو منزلہ سے نکلکر باہر نکلے لیوسی نے بچہ کو گود مین لیا اور فریڈرک نے زاد راہ بغل مین دبایا لیکن یہ تمنا دیکھئے کہ ابھی مکان سے باہر ہی نکلے تھے کہ حضرت لنگی سامنے سے آنکلے چند سپاہی پولیس کے امداد کے لئے ساتھ تھے لنگی نے آتے ہی فریڈرک کو پکڑ لیا اور سپاہیون سے ہتھکڑیان ڈالنے کو کہا۔

فریڈرک۔ (آبدیدہ ہوکر) حضور مین خود چلنے کو تیار ہون خدا شاہد ہے کہ بھاگنے کا خیال بھی دل مین نہ لاؤنگا میرے ہاتھون مین ہتھکڑیان ڈالکر ذلیل نہ کرو۔

ادہر لیوسی نے ہزارون منتین کین مگر سنگدل رسالدار نے ماں اور بچہ کی گریہ وزاری پر ذرا توجہ نہ کی اور فریڈرک کے ہاتھون مین ہتھکڑیان ڈالکر سر بازار لیگیا بازار مین گاڑی پہلے ہی سے تیار کھڑی تھی فریڈرک کو بٹھا کر لینگلی خود بھی بیٹھ گیا۔

لیوسی۔ اے حضور کیا مین بھی اپنے خاوند کے ساتھ چل سکتی ہون

لینگلی۔ (ترش کلامی سے) گاڑی میرے باپ کی تو ہے نہین اگر گاڑیبان بٹھائے تو کرایہ دے اور بیٹھ جا۔

لیوسی نے گاڑیبان کی خوشامد کرکے اُسے راضی کیا اندر کوئی جگہہ تھی ہی نہین گاڑی کے اوپر بچہ کو گود مین لئے بیٹھ گئی اور اسباب فروخت کرتے جو ملا تھا وہ سب کرایہ مین دیدیا۔

فریڈرک۔ لیوسی رات کا وقت ہے ہوا سرد چلیگی اور بچہ تمہاری گود مین ہے اس لئے کل کسی گاڑی سے چلی آنا۔

لیوسی۔ مجھے اپنا خیال نہین ہے مین مری نہین جاتی بچے کو گود مین دبائے بیٹھی ہون۔ تم کچھ فکر نہ کرو۔

تیرہوان باب

یک نشد دو شد

فریڈرک کی گرفتاری کو اب ایک ہفتہ گذر چکا ہے اور آجکل ہماری ہیروین لیوسی۔ پورٹسماؤتھ مین مقیم ہے ایک چھوٹا سا کمرہ ملگیا ہے اکثر اوقات خودکشی کی دہن مین رہا کرتی ہے مگر صرف اس ننھے سے بچے اور فریڈرک کا خیال روک لیتا ہے۔ اس مصیبت مین بھی لیوسی کو یہ خیال تسلی دیتا رہتا ہے کہ بعد سزا کے فریڈرک آزادی سے اپنے گھر آتا جاتا رہیگا۔ مالک مکان سنگدل نہ تھا مگر رحمدل بھی نہ معلوم ہوتا تھا کہ بیچاری لیوسی

کو دلاسا دیتا تھا۔ اسی کشمکش و پیچ میں لیوسی رونے لگتی تھی اور کبھی کبھی ملاقی سے ایک سپاہی
کی عورت اکثر لیوسی کے پاس آیا جایا کرتی ہے وہی فریڈرک کا حال اپنے خاوند سے
دریافت کر کے لیوسی سے کہہ دیا کرتی ہے وہی فریڈرک ... حوالات میں رہا۔ جو پلٹن
فوج جنوبی مالٹا سے واپس آگئی تھی اسلئے اب کپتان کو رخصتی نہیں ملتی اور وڈہم اپنی جگہ
واپس آگیا ہفتہ کے آخری دن جبکہ فریڈرک کا مقدمہ فوجی اجلاس میں پیش ہوا۔
قسمت سے اس روز کپتان کو چھٹی تھی ... [illegible] ... کچھ بیمار بھی تھا اسلئے سخت برہم
تھا۔ کپتان وڈہم بھی کچھ کشیدہ پیشانی معلوم ہوتا تھا مگر اسکا ... کہ شب بیدار رہنا پڑا
تھا اسلئے طبیعت خراب تھی۔ چونکہ ہمیشہ ان میں ان ملاقات اپنا فخر سمجھتا تھا۔ جب فریڈرک
کو حوالات سے باہر لائے اور اجلاس میں حاضر کیا تو اس نے آتے ہی اقرار جرم کیا اور خود
کو عدالت کے رحم پر چھوڑ دیا اور عذر یہ کیا کہ صرف یہی بتائی کہ مجھے ایک ضروری کام
تھا لیکن لیوسی کی محبت اور وڈہم کے ظلم سر اجلاس بیان کرنے نامناسب سمجھے
افسر تو بگڑے ہی بیٹھے تھے فوراً سزا تجویز کر کے سنا دی۔ فریڈرک یہ سخت سزا سنکر
سر سے پانوں تک کانپ اوٹھا تمام بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے سزا کیا تھی
برہنہ بدن پر پانسو کوڑے۔

سر شام وہ سپاہی کی بی بی لیوسی کے پاس آئی اور اس سخت سزا کی خبر ڈرتے ڈرتے
لیوسی کے کان تک پہونچائی مظلوم لیوسی یہ سنتے ہی غش کھاکر گر پڑی اور کہنے لگی اے
پروردگار تو نے یہ کس گناہ کی سزا دی ہے میں نے تو آجتک تیری ادنی سے ادنی مخلوق
کو بھی سزا نہیں پہونچائی۔ جب کچھ ہوش آیا تو بچہ کو سپاہی کی بی بی کے سپرد کر کے وڈہم
کے پاس پہونچی۔ وڈہم ایک مالدار جوان تھا اور سپر طرہ یہ کہ شادی بھی نہیں ہوئی تھی۔ اسوقت
دو نازنینوں کے ساتھ خلوت میں بیٹھا محبت اور پیار کی گفتگو کر رہا تھا کہ یکایک ملازم نے
دروازہ پر دستک دی اور اطلاع کی کہ ایک عورت آپ سے کچھ عرض کیا چاہتی ہے۔

وڈہم۔ (خفا ہوکر) میں اسوقت کسی سے نہیں ملنے کا وہ ہے کون کمبخت جو میرے عیش
میں خلل ڈالنے آئی ہے۔

خادم۔ نام تو بتایا نہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ فریڈرک کی بی بی ہے۔

ونڈہم۔ ہاں ہاں رڈبرن ذکر کرتا تھا کہ فریڈرک کی بی بی بڑی حسین ہے دیکھنا چاہیے

(دونوں نازنینوں سے) اچھا چند منٹ کی اجازت ہو میں ابھی آتا ہوں۔

دونوں۔ جلد آنا ورنہ ہم خود آکر دیکھینگے کہ کہاں رہتے ہیں لاتے ہیں۔

ونڈہم مسکراتا ہوا اُس کمرے میں جہاں لیوسی اسیر تھی چلا گیا اور لیوسی کو دیکھتے ہی سختی کے ساتھ پوچھا تم کون ہو اور کیا چاہتی ہو۔

لیوسی۔ حضور میں آپ کے بدقسمت سپاہی کی بی بی ہوں اوسپر رحم کرو۔

ونڈہم۔ کیوں بدقسمت کس طرح سے ہے اوہ ہاں تم اوسکی طرف سے وکالت کرتی ہو۔

لیوسی۔ (قدموں پر گر کر) کریم۔ لللہ فریڈرک کے حال پر رحم کرو۔ اُس کی بدبخت بی بی اور معصوم بچے پر ترس کھاؤ۔

ونڈہم۔ (لیوسی کو قدموں سے اوٹھا کر) اچھا اچھا تم بیٹھو تو سہی۔ اوہو تم اپنے خاوند سے اسقدر محبت رکھتی ہو دیکھو لیوسی فریڈرک نہ صرف فرار ہونے کے جرم کا مرتکب ہے بلکہ اُسنے ہماری حکم عدولی بھی کی تھی اور اسی جرم پر پانسو کوڑے اسکے برہنہ جسم پر لگائے جائینگے کچھ سمجھیں.............

لیوسی۔ غریب پرور۔ میں یہ نہیں کہتی ہوں کہ آپ فریڈرک کو بالکل ہی معاف کر دیں بلکہ سزا میں تخفیف چاہتی ہوں۔

ونڈہم۔ یہ میرے اختیار میں ہے مگر.........

لیوسی۔ میں فریڈرک پر قربان ہو چکی ہوں خواہ مجھے دربدر بھیک ہی کیوں نہ مانگنی پڑے فریڈرک پر جان و مال قربان کر دونگی۔

ونڈہم۔ (ایک خاص لہجہ میں) بیشک سزا میں تخفیف ممکن ہے میں نصف کوڑے معاف کر سکتا ہوں بشرطیکہ تم قربانی پر مستعد ہو۔

لیوسی۔ (ونڈہم کا اصلی مطلب سمجھ کر) حضور میں فریڈرک کے لئے ہر قسم کی قربانی کو تیار ہوں مگر عصمت کی نہیں۔

ونڈہم۔ ایسی کی نہین جبپر تخفیف کا دارومدار ہے۔

لیوسی۔ بس جناب مین نے بہر پایا مجھے اجازت ہے (اپنی جگہہ سے اوٹھکر آداب عرض

ونڈہم۔ لیوسی تم غلطی کرتی ہو حالت اضطراب مین چھوڑکر مت جاؤ۔

لیوسی۔ بس بس مین سمجھہ گئی تم بڑے سنگدل اور بدشعار نکلے ایک بیکس پر رحم نہ آیا۔

ونڈہم ہر چند لیوسی کو بلاتا رہا لیکن وہ نہ آئی اگر کرنیل ونڈہم معمولی طور پر اوسکی درخواست نامنظور کرتا تو لیوسی کو اتنا رنج نہوتا جتنا کہ یہ نازیبا شرط سنکر ہوا۔ کرتی پڑتی آہ وزاری کرتی ہوئی ابھی مکان سے نکلی ہی تھی کہ راستہ مین ریڈبرن شراب کے نشہ مین چور ملا۔

ریڈبرن۔ اہا لیوسی پیاری لیوسی تم کہان۔ آہ مین سمجھہ گیا تم کرنیل ونڈہم کے پاس استدعا کرنے گئی ہونگی مگر اوسنے کب توجہ کی ہوگی مین اوس کمبخت کو خوب جانتا ہون ہان اگر جبمین اوسکے پاس درخواست لیجاتا تو اور بات تہی (راستہ روک کر) لیوسی آج تو۔

لیوسی۔ یا اللہ کیسے رذیلون سے پالا پڑا (ریڈبرن کو دہکا دیکر) ہٹو راستہ چھوڑو۔

ریڈبرن۔ (لیوسی کو سینہ سے لپٹاکر) لیوسی آج تو بلا بوسہ لئے نہ جانے دونگا۔

یہ سنکر لیوسی نے زور سے دہکا دیا ریڈبرن نشہ مین تو تہا ہی زمین پر گر پڑا اور بیکس لیوسی جیسی ہوئی اپنے گہر پہنچ گئی۔

پندرہوان باب

منہ سے آہ تک نہ نکلی

جنگی محکمہ سے فریڈرک کو سزا کا حکم ملے تین روز گذر چکے ہین حکام بالادست نے بہی سزا کی منظوری ونڈہم کو دیدی ہے اور آج وہی نحس دن ہے کہ ہمارے ہیرو کو کوڑے لگائے جائینگے علی الصباح ۸ نوجوان چپڑاسی کوڑے مار مار کر مشق کر رہے ہین کیونکہ بیچارون کو یہ پہلا ہی موقع اس خوفناک کام کا ہے۔

جب صبح کے آٹھہ بجگئے تو کرنیل ونڈہم نے کل فوج کو میدان مین طلب کیا بعد ایک گول حلقہ کی صورت مین سب افسرون اور سپاہیون کو کھڑا کیا اور ایک مثلث ٹکٹکی جیسی کہ منہ

ٹکٹکی جو مجرموں کے بید لگانے کے لیے ہوتی ہے کھڑی کی گئی فریڈرک کے ہاتھ پاؤں پنجرے میں
بند ہوا دیے گئے اور پنجرے میں اس کے کل کپڑے اوتروا کر جلاد کو طلب کیا۔
کوڑے جنسے فریڈرک کو سزا دیجائیگی ایسے بنے ہوئے تھے کہ ہر ایک بید کے دستہ پر
سات کوڑے گرہ دار بندھے ہوئے تھے اور ہر کوڑے پر تین تین اور چھوٹے چھوٹے کوڑے
بطور شاخوں کے لگائے گئے تھے فریڈرک کے ہر دو جانب دو ڈھول والے کھڑے
کئے گئے جنکو حکم تھا کہ کوڑا پڑتے ہی ڈھول پر چوب پڑے تاکہ چیخنے کی جانکاہ آواز دور
تک نہ سنائی دے۔
جب یہ سامان تیار ہوگیا تو کرنیل وندہم نے جلاد کو اشارہ کیا جلاد جسکو شراب پلاکر مست
کر دیا تھا حکم پاتے ہی ایک کوڑا فریڈرک کی پشت پر رسید کیا اور ڈھول والوں نے ڈھول پر
چوب لگائی کوڑا پڑتے ہی کئی جگہ سے پیٹھ کی کھال اُدھڑ گئی۔ رسالدار بینگلی نے زور سے
آواز دی کہ "ایک" اسیطرح متواتر کوڑے پڑنے لگے۔ فریڈرک کی پشت مثل گوشت
کے لوتھڑے کے جھکنے لگی۔ جلاد کے کپڑے خون میں تر بتر ہوگئے لیکن ہمارے بہادر
کی زبان سے آہ تک نہ نکلی۔ جب پچیس کوڑے پڑ گئے تو دوسرا جلاد آیا اور اسنے بھی
سرگرمی سے اپنا کام انجام دیا۔ سو کوڑوں کے بعد پانچ منٹ کے لیے کام بند کیا گیا اور
ڈاکٹر نے فریڈرک کی نبض دیکھکر چند گھونٹ سرد پانی کے پلائے۔ اسی عرصہ میں چند
سپاہی اس جانکاہ نظارہ کی تاب نہ لاکر بیہوش ہوگئے بینگلی نے سب کو ہوش میں لاکر
حکم دیدیا کہ اگر اب اسطرح سے نازکدلی کا ثبوت دینگے تو انکے بھی مثل فریڈرک کے
کوڑے لگائے جائینگے بس طوعاً و کرہاً انہیں بیچاروں کو دیکھنا ہی پڑا۔ جب ڈہائی سو کوڑے پڑ چکے
تو ڈاکٹر نے کہا اب مجرم ناقابل ہے جب شفا ہوجائے تو باقیماندہ کوڑے لگائے جائیں
فریڈرک نے دردناک آواز میں کہا میں ابھی ناقابل نہیں ہوں کل سزا برداشت کرونگا
پھر کیا تھا مثل سابق کوڑے پڑنے لگے کہ پشت کا گوشت تک اُدھڑ گیا۔
آہ جانکاہ واقعہ اب نہیں دیکھا جاتا بس ہمارے ناظرین سمجھ لیں کہ فریڈرک بیجان
ہوگیا۔ بھلا اسکے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے پانسو کوڑے پڑ چکے ہیں ڈاکٹر اس بیجان کو۔

اوٹھواکر شفاخانہ مین لیگیا۔

فرڈیرک نے تو اِس آفت کا مردانہ وار مقابلہ کر لیا۔ کیا ہم لیوسی کی زار حالت کو بھی انیوقت دیکھہ سکتے ہین لیوسی کو معلوم ہے کہ اوسکے پیارے فرڈیرک پر کیا قیامت گذر رہی ہے بچہ ایک طرف چار پائی پر پڑا سو رہا ہے لیوسی پاس بیٹھی زار زار رو رہی ہے بھلا یہان کا یہان کون تہا جو تسلی و تشفی دے۔ وہی نازک نازک رخسارے جو خوشی سے سرخ رہتے تھے اب زعفرانی ہو گئے ہین۔ جب کامل دو گھنٹے اسی جانکنی مین گذر گئے تو دروازہ پر کسی نے دستک دی یہ کون تہا وہی لیوسی کی ہمدرد سپاہی کی بی بی لیوسی نے دروازہ کہولدیا۔ سپاہی کی بی بی نے مغموم لیوسی کو ہرچند تسکین دی مگر یہ وہ صدمہ نہین تہا کہ معمولی الفاظ مین دور کر سکتی۔ سپاہی کی بی بی نے یہ بھی کہا کہ سزا ختم ہو گئی اور فرڈیرک کو شفاخانے مین لے گئے۔

یہ کہکر وہ تو چلتی ہوئی اور لیوسی پہر آہ وزاری مین مصروف ہو گئی۔ اس جانکاہ صدمہ نے بچہ کے دلپر بھی اثر کیا کہ ایک خواب سے بیدار ہوکر بلبلانے لگا۔ مان نے بچہ کو گود مین لے لیا اور کہنے لگی۔

لیوسی۔ اخود بجود) میری جان کیا تجھے معلوم نہین کہ تیرے والد پر آج کیا آفت نازل ہوئی کیا تو کبھی اس ظلم کا انتقام نہ لیگا کیا تیری پاک روح بھی فرڈیرک کو دہانہ کریگی آہ مین تو سمجھتی ہون کہ شایستگی کا زمانہ ہے مجھے اخبارون اور کتابون سے معلوم ہوتا رہا ہے کہ اب انگلینڈ سے جہالت کی بنیاد اکھڑ گئی ہے اور عیسائیت کی پاک تعلیم نے ملک مین امن و امان قایم کر دیا ہے لیکن یہ سب مبالغے ہین عیسائی تعلیم نے وحشی پن پہ تارکی کا پردہ ڈالدیا ہے جاہلیت اور بیرحمی کو دنیا کی نظر سے چھپا دیا ہے مگر بالکل نیست و نابود نہین کیا ہے مجھے یقین واثق ہو گیا کہ عیسائیت کی اندہی تعلیم نے بھی آتش بغض و حسد کو فرو نہین کیا ہے وہ عیسائیت گو بظاہر خوشنما معلوم ہو لیکن دنیا مین امن و امان قایم نہین کر سکتا ہے مین تو یہ سمجھتی تھی کہ آجکل عدل و انصاف کا دور دورہ کہلاتا ہے لیکن نہین بیرحمی۔ خودغرضی اور ریاکاری کے جامہ مین موجود ہے

تو کیا ان ظالمون کے ر.ن.ر بہیے نہیں ہین (آسمان کیطرف دیکھکر) خدایا تیری نشان جباری و قہاری کہان سوگئی - اے فلک کیا تیری گردش مین تاہی فرق آگیا - میری طرف کیون آنکھو پر ٹھیکریان رکھ لی ہین - دیکھہ تو سہی روے زمین پر کیا کیا ظلم وستم ہو رہے ہین - ہائے اگر دنیا کی اس کج ادائی سے کوئی اب بھی سبق نہ لے تو سخت افسوس ہے -

اسی حالت اضطراب مین لیوسی بچہ کو گود مین لئے شفاخانہ کیطرف چلی اور شفاخانے پہونچکر ڈاکٹر سے التجا کی کہ فریڈرک سے ملاقات کی اجازت دیجائے مگر ڈاکٹر نے سمجھا دیا کہ جبتک حالت ردی ہے اجازت نہین ملسکتی جب تندرست ہو جائیگا تو ملاقات ہو سکتی ہے - یہ سنکر لیوسی مایوس گھر چلی آئی اور دروازہ بند کر کے رونیلگی -
ابھی کچھہ دیر نگذری تھی کہ دروازہ کھلا اور ایک شخص اندر داخل ہوا - لیمپ دہیمی روشنی سے جل رہا تہا لیوسی بچہ کو گود مین لئے ایک کرسی پر بیٹھی تھی - جون ہی اس نووارد سے آنکھین دو چار ہوئین لیوسی کی زبان سے بے اختیار غم کا نعرہ نکلگیا - یہ کون تہا - لیوسی کا باپ ڈیوس -

سولھوان باب

سپاہی کی دولہن

آج سترہ ماہ کے بعد باپ بیٹی مین ملاقات ہوئی ہے ڈیوس نے اندر آکر ایک کرسی اوٹھائی اور بیٹھہ گیا لیوسی اپنی والد کی موجودگی سے تدرہوش مین آئی اور بھی کہ -
ڈیوس اپنی دختر کی تسلی دیگا - لیکن - این خیال ست و محال است و جنون -
ڈیوس - لیوسی! دیکھا تم نے باپ کا دل دکھانا ایسا ہوتا ہے کیون کیا حالت ہے آنکھین تو چار کرو -
لیوسی - مین آپ ہی اپنے غم کی ماری مر رہی ہون ان طنزیہ باتون سے آپ میرا دل اور بھی دکھاتے ہین مین مفلسی سے نہین گھبراتی ہون - جبتک میرے دم مین دم ہے مین کسیکی محتاج نہین ہو سکتی -

ڈیوس۔ آج تمہارے خاوند کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیوسی۔ (قطع کلام کرکے) ابا مہربانی کرو مین کسیکی زبانی اسکا اعادہ نہین کرانا چاہتی۔

ڈیوس۔ تمہین معلوم ہے کہ مین کیون آیا ہون کہ تمہین مصیبت سے بچا لون کیونکہ میرا خیال تہا کہ اب تمکو نافرمانی کا کافی مزہ مل چکا ہوگا۔ اب مین پہر تم سے مکان چلنے کے لئے کہتا ہون۔

لیوسی۔ ابا جان جہان سے فریڈرک قریب ہو وہین میرا گہر ہے مین اپکی شفقت کی مشکور ہون۔

ڈیوس۔ تو تم اپنے والد سے زیادہ اپنے خاوند کو عزیز سمجہتی ہو

لیوسی نے اسکا کچھ جواب ندیا اور اپنے بچے کیطرف محبت بہری نگاہون سے دیکھکر فریڈرک کو یاد کرنے لگی۔

ڈیوس۔ تمہارے منصوبے خواب خیال ہین اور مین یقین دلاتا ہون کہ اگر تم اسی شخص سے جو اپنی روٹی نہین کہا سکتا پیوند رہین تو ایکدن سخت ذلت اوٹہاوگی۔

لیوسی۔ ابا برائے مہربانی یون میری ہتک نہ کیجیے مین آپکی عنایتون سے واقف ہون کیون رہی سہی محبت کا خاتمہ کرتے ہو۔

ڈیوس۔ محبت! محبت کا نام بہی نہ لو اگر تمکو مجھ سے کچھ بہی محبت ہے تو یون میرے رنجکی کی باتین نہ کرتین۔ اگر تم میری رائے پر چلتین تو آج ایک افسر کی بی بی ہوتین اور دنیا مین تم ایک معزز لیڈی سمجہی جاتین۔

لیوسی۔ مجہے اس عزت و ثروت سے یہ خوشی حاصل نہوتی جو آج حاصل ہے محبت کی تکلیف راحت سے کہین خوشگوار ہے۔

ڈیوس۔ چاہے لاکھہ باتین بناؤ یہ تو دل سمجہانا ہے ورنہ محبت کا خوشنما نہین نہین نایاب ہیں تو مصائب کو نہین چھپا سکتا گرنا تو بالائے طاق۔ مین اسی لئے تمہارے پاس آیا ہون۔ لیوسی اب اپنے گہر چلو سب محبت کے کرشمے دیکھ لئے تم جانتی ہو کہ تم نے اسقدر نافرمانی کی ہے کہ کس مایوسی کی حالت مین چھوڑا اگر مین با جہا ہوتا

تو تمہاری کبھی شکل بھی نہ دیکھتا لیکن محبت پدری نے مجھے مجبور کر دیا کہ تمہارا قصور معاف کرکے گھر لے آؤن اب مین تمہاری گزشتہ نا فرمانیون اور تقاصیر کو در گذر کرکے کہتا ہون کہ تم اپنے وطن چلو اور گھر کو آباد کرکے مجھے خوش کرو۔

لیوسی۔ مجھے آپکی خواہش پوری کرنے مین کوئی عذر نہین ہے لیکن صرف اتنا خیال ہے کہ میری عہد ٹوٹ جائینگے مجھسے میرا ولدار جدا ہو جائیگا اسلئے مین آپ کے ہمراہ نہین چلسکتی معاف فرمائیے۔

ڈیوس۔ لیوسی مین حیران ہون کہ تم اتنی تکلیف کے بعد بھی خاک نہ سمجھین دیکھو آخری موقع ہے کہ مین سمجھا رہا ہون ابھی وقت ہے سوچ سمجھکر جواب دو ورنہ پچھتاؤگی۔

لیوسی۔ ابا جان مجھے سمجھانے کی ضرورت نہین ہے جو میرے مقدر مین لکھا ہے اوسے کون مٹا سکتا ہے۔

ڈیوس۔ اچھا اب میری آخری بات سن لو۔ دیکھو بیٹی باپ کا کہنا نہ ماننے کر تمنے پہلے کسقدر ذلت اوٹھائی اب مین صدق دل سے معاف کرکے کہتا ہون کہ اپنی جائے پیدائیش پر چلکر از سر نو آباد کرو بزرگونکی دلشکنی اچھی نہین اگر تم نہین مانتی ہو تو یاد رکھنا کہ مین تازیست تمہاری صورت نہ دیکھونگا۔ اپنی جائداد کی نسبت مین نے پہلے ہی وصیت کردی ہے کہ محتاجون کو تقسیم کر دیجائے۔ پس اگر تم اب بھی چلو تو وہ جائداد بھی تمہاری ہی ہے ورنہ یاد رکھو کہ تم ذلیل و خوار ہی رہوگی اور ایک دن ایسا ہی ہوگا کہ تم مجھسے خود معافی کی خواستگار ہوگی پھر تمہاری درخواست ہرگز نہ قبول ہوگی۔ یہ طفلانہ خیالات چھوڑ کر غور کرو مین تمہین مہلت دیتا ہون کہ پھر یہ وقت ہاتھ نہ آئیگا۔

لیوسی۔ ابا جان مجھے سوچنے کی ضرورت نہین ہے مین پیشتر ہی عرض کرچکی ہون کہ خواہ تمام دنیا میرے خلاف ہوجائے اور مین روٹیون سے بھی محتاج ہو جاؤن لیکن فریڈرک کو نہین چھوڑ سکتی اور ایک روز آپ ہی کو کف افسوس ملنے پڑینگے کیونکہ جب آپنے اسحالت مین مجھے نکلنے نہ دی تو پھر آگے کیا امید ہوسکتی ہے۔

ڈیوس۔ (کرسی سے اوٹھکر) اچھا تو مین جاتا ہون میری بد دعائین ہمیشہ تیری گردن پر

سہارا ہوگی کمبخت تو نے میری امیدوں کو خاک میں ملا دیا۔ بہتر ہوتا کہ تو پیدا ہوتے ہی مرجاتی۔ آہ تو نے آخری وقت بھی رنج دیا۔

لیوسی۔ (اپنے بچے کو ڈیوس کے قدموں پر ڈالکر) ابا اس معصوم پر رحم کرو۔ بھلا اسنے کیا خطا کی ہے دیکھو یہ تمہارا نواسا ہے۔ اسپر رحم کرو۔

ڈیوس۔ ہرگز نہیں ایک رذیل کی اولاد ہے

لیوسی۔ آخر تمہاری دختر کا بچہ ہے۔

ڈیوس۔ جبتک تم میرا کہنا نہ مانو میں اسکو نواسا نہیں مان سکتا بولو اب بھی کچھ نہیں گیا

لیوسی۔ نہیں نہیں یہ نہیں ہوسکتا۔

یہ سنکر بچہ کو ٹھوکر مار کر ڈیوس مکان سے باہر نکلگیا لیوسی سے باپ کی بیرحمی دیکھی نگئی اور زمین پر غش کھاکر گرپڑی جب بہت دیر ہوگئی تو بچہ رونیلگا جسکی آواز سنکر لیوسی کو ہوش آیا چند گھنٹے اسی تشویش میں گذر گئے جب صبح کے وقت پھر فریڈرک کا حال دریافت کرنے شفاخانہ میں گئی تو اوسے اجازت فریڈرک سے ملنے کی ملگئی جوش محبت سے تھراتی ہوئی فریڈرک کے کمرے میں پہونچی۔ بالکل شناخت تک نہ ہوسکی۔ چہرہ مثل مردہ کے زرد ہوگیا ہے صرف استخوان باقی رہ گئے ہیں۔ آہ محبت کا انجام کیسا خوفناک ہے فریڈرک نے لیوسی کو دیکھتے ہی گلے سے لگا لیا پھر اپنے ننھے سے بچے کو پیار کیا لیوسی کی دلکش آواز فرط محبت سے چند لمحے کے لئے بند ہوگئی۔ آنسو ٹپک ٹپک کر لیوسی کی دلکا حال فریڈرک کو بتلا رہے تھے چونکہ فریڈرک کا دل ایسا مردہ ہو چکا تھا کہ ایک آنسو بھی نہ نکلا مثل تصویر اپنی بیوی اور بچے کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتا رہا۔

ناظرین یہ عبرت انگیز واقعہ بیان کا محتاج نہیں رہا جبکہ بعد مصیبت اپنے معشوقوں سے ملنے کا اتفاق پیش آچکا ہو وہی بخوبی جان سکتے ہیں۔ قصہ کوتاہ لیوسی حسب عادت روز جاتی اور دل آتی چار ہفتہ کے بعد ڈاکٹر کی رپورٹ پر فریڈرک کا نام شفاخانہ سے خارج کردیا گیا اور پھر فوج میں کام کرنے۔ اوسی روز جسدن فوج میں داخل ہوا لیوسی اور فریڈرک بہت دیر تک روزی کمانے کی فکر کرتے رہے کیونکہ ان دو ماہ میں لیوسی نے

بہت کفایت سے گذارہ کیا تاہم جو کچھ پاس تھا سب خرچ ہوگیا تھا مجبوراً لیوسی بازار
میں ایک سوداگر کی دکان پر سلائی کے کام کی تلاش میں گئی اور اپنے جواہرات فروخت
کرکے پانچ پاونڈ بطور ضمانت داخل کئے اور سلائی کا کام لے آئی ہفتہ کے بعد جو
اس سلائی کی اجرت پندرہ شلنگ لیوسی کو ملے دوسرے ہفتے میں سوداگر نے خوش
ہوکر ایک قیمتی کام دیا اور لیوسی کو ایک پاونڈ سلائی کی اسیطرح اوسط درجہ اٹھارہ شلنگ
فی ہفتہ کی آمدنی ہونے لگی فریڈرک بھی صبح شام چار پیسے کے لیے اخبار کا کام کرنے لگا فریڈرک
نے اسکول جاری کرنیکی تجویز کی مگر ملتوی کردیا۔ غرض اس گھر میں پھر از سر نو عیش و
عشرت کے سامان دکھائی دینے لگے لیوسی اب بالکل بے تکلفی سے رہتی ہے
تاہم اسنے فریڈرک سے کبھی ایڈورڈ اور وینڈہم کی گذشتہ شرمناک حرکتوں کا ذکر
نہیں کیا۔ جب اسیطرح بآرام دن گذرنے لگے تو فریڈرک کے چہرے پر بحالی رونق
آگئی اور تندرست معلوم ہونے لگا۔ صرف کبھی کبھی سینے میں درد محسوس ہوتا
تھا کیونکہ گولیوں سے اندرونی اعضا پر صدمہ پہونچ گیا تھا۔ تین ماہ اسیطرح خوشی و
خورمی گذر گئے اور بڑے دن کا تیوہار آگیا اور سرود تمام رات کے لئے فریڈرک کو
چھٹی ملگئی دونوں نے بڑی خوشی سے رسمیں ادا کیں عمدہ پوشاکیں زیب تن کرکے
گرجہ گئے جب مکان واپس آئے تو لیوسی کو یاد آیا کہ ایکسال بڑے دن کا تیوہار
کارلزل میں کیسی خوشی سے منایا تھا جب صبح کو فریڈرک لیوسی سے جدا ہونیلگا تو
کہا پیاری اب میں بالکل خوش وخرم ہوں تم میرے لئے بجید دعا کرو خدا نے
ہمارے دن پھیر دیئے ہیں۔
یہ کہکر فریڈرک فوج میں چلا گیا اور حتی المقدور اپنا کام ہوشیاری سے انجام دیتا رہا۔
اسیطرح جب تین مہینے اور گذر گئے تو ایک روز لیوسی بازار سے واپس آرہی تھی
اتفاقاً راستہ میں کرنیل وینڈہم ملگیا۔ لیوسی کو دیکھتے ہی راستہ روک کر کھڑا ہوگیا۔
لیوسی۔ کرنیل صاحب براے مہربانی راستہ چھوڑ دیجئے۔
وینڈہم۔ ایک بوسہ دیدو۔

لیوسی۔ (پریشان ہوکر) خدایا دنیا مین کیسے کیسے اوباش و بدمعاش موجود ہین۔ صاحب ادب رہ چکا اب مین حکما کہتی ہون کہ اب راستہ چھوڑ دین ورنہ شور مچاؤنگی۔

وندہم۔ (لیوسی کا ہاتھ پکڑکر) آہ لیوسی تو نے مجھے خاک مین ملادیا کیا محبت کا یہی نتیجہ ہے ایک بوسہ پر اتنی محبت۔

لیوسی۔ (وندہم کو دھکا دیکر) ہٹ ورنہ سب عزت خاک مین ملادونگی۔

لیوسی ہاتھ چھڑاتے ہی مکان کی طرف چلدی شام کے سات بج چکے تھے جب مکان پر پہنچی اور ابھی ذرا دیر بھی آرام نکرنے پائی تھی کہ ریڈبرن کمرے مین آموجود ہوا۔

ریڈبرن۔ لیوسی پیاری لیوسی ایک نگاہ ادھر بھی دیکھ لو۔

لیوسی۔ (متحیر ہوکر) ہین تم زنانہ مکان مین کسطرح آگئے تمہین اندر آنیکی کسنے اجازت دیکی۔

ریڈبرن۔ اوخدا اب تم اتنی بیمروت ہوگئیں۔

لیوسی۔ آپ سے مروت کیسی۔ میرا آپسے کیا تعلق۔

ریڈبرن۔ آہ ادھر تو میری جان جاتی ہے اور تم بے تعلقی ظاہر کر رہی ہو۔

لیوسی۔ بڑے مہربانی آپ تشریف لیجائیے شریفوں کی شان کے یہ خلاف ہے۔

ریڈبرن۔ توکیا سچ مچ تم میری بات نہین مانتی ہو۔

لیوسی۔ اچھی منہ کو لگام دو۔ ہوش مین آؤ کیا پی رکھی ہے۔

ریڈبرن۔ ہے محبت سے مخمور ہون۔

لیوسی۔ توکیا مین شور مچاکر محلے والون کو جمع کرون

ریڈبرن۔ (لیوسی کو گلے لگاکر) آہ لیوسی میری جان کاش تو میری ہو کر رہتی۔

لیوسی۔ (خودکو چھڑاکر) توبہ توبہ کیسے کیسے بدمعاشون سے پالا پڑا ہے خدایا میری عزت کا تو ہی حافظ ہے۔

ریڈبرن۔ (قریب جاکر) اچھا چلتے وقت ایک بوسہ۔

لیوسی۔ بس بدمعاش میرے مکان سے نکل جا۔

یہ کہکر لیوسی بالاخانہ سے مکان کے دروازے پر آگئی ریڈبرن بھی نیچے اوتر آیا اور

پھر لیوسی کو آگے پکڑ لیا۔

لیوسی۔ خبردار اگر ہاتھ لگایا تو برا حال ہوگا۔

ابھی لیوسی شور مچا رہی تھی کہ فریڈرک آپہونچا۔ یہ واقعہ دیکھکر غصہ سے کانپ گیا اور
بہت ہی غضبناک ہوکر بولا۔

فریڈرک۔ بس جناب اب مجھے آپسے وہی سلوک کرنا پڑیگا جو آپنے [illegible] ساتھ کرنا چاہا تھا

ریڈبرن۔ فریڈرک ہوش میں آگیا تو نہیں جانتا کہ ایسی گفتگو کس سے کر رہا ہے۔

فریڈرک۔ ایک آوارہ اور بدمعاش سے۔

ریڈبرن۔ اگر اس گستاخی کا مزہ نہ چکھا تو بات ہی نہیں۔

فریڈرک۔ دور ہو نالائق ورنہ ابھی کام تمام کردونگا۔

یہ کہکر فریڈرک نے مارنیکے لیے ہاتھ اوٹھایا ریڈبرن نشہ میں چور تھا مار کا نام
سنتے ہی کافور ہوگیا۔ اندر آکر دونوں میاں بی بی اپنی حالت پر زار زار رونے لگے آخر
ایک نے دوسرے کو تسلی دی اور کچھ دیر بعد جدا ہو گئے۔

اس واقعہ کو کئی ہفتے گذر گئے اور اس عرصہ میں کوئی نیا واقعہ قابل ذکر پیش نہ آیا
لیکن اوس روز سے فریڈرک دن بدن دبلا ہوتا گیا ادھر لیوسی بھی پریشان خاطر رہنے
لگی دونوں ایک دوسرے سے اپنا حال چھپاتے رہے لیکن تا کے۔ آخر ایک
روز فریڈرک لیوسی کے ساتھ بیٹھا کھانا کھا رہا تھا کہ لیوسی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے
فریڈرک نے لیوسی کو گلے لگا کر کہا لیوسی میری جان غمگین کیوں ہو۔

لیوسی۔ تم مجھ سے زیادہ رنجیدہ رہتے ہو۔

فریڈرک۔ (زار زار روتا ہوا) پیاری آجتک میں نے بہت خیال کیا کہ تمکو رنج ہوگا
اپنے حالات پوشیدہ رکھنے کی کوشش کی لیکن اب دل قابو سے باہر ہوگیا ہے سنو
مگر رنجیدہ نہو جس روز سے مجھ سے اور ریڈبرن سے گفت و شنید ہوئی ہے وہ کمبخت بڑی
سختی کرنے لگا ہے ناک میں دم کر رکھا ہے بغیر گالی تو بات ہی نہیں کرتا اس بدذات
کی وجہ سے میں تو دق آگیا ہوں اب اسکی فریاد کرون تو کس سے [illegible]

لینگی میرے خون کا پیاسا ہے عجب مشکل مین جان ہے یہی وجہ میرے رنجیدہ ہونیکی ہے

لیوسی - بیشک یہی معاملہ ہے مین بھی اسیوجہ سے رنجیدہ رہتی ہون تمہارا خیال مجھے کہن کسطرح کہائے جاتا ہے تو پھر اسکا نتیجہ کیا ہوگا -

فریڈرک - بس یہی کہ اگر کسی روز مجھے زیادہ غصہ آگیا تو ریڈیون کو قتل کرڈالونگا اور پھانسی کی سزا پاونگا -

لیوسی - (کانپتی ہوئی) آہ یہ کیا سناتی - میرا اور اس معصوم بچہ کا تمہین کچھ خیال نہین اگر تمکو ایسا ہی منظور ہے تو پہلے ہم دونون کو قتل کرڈالو -

فریڈرک - (لیوسی کی پیشانی کو بوسہ دیکر) لیوسی درحقیقت تم فرشتہ خصلت ہو اور مجھے آجتک تمہاری محبت نے روکے رکہا ورنہ یہ ناممکن تہا کہ مین اوسے ہلاک نہ کرڈالتا مگر کرون تو کیا کرو آخر انسان ہون کبتک برداشت کرونگا ایک دو روز کی بات ہو تو کوئی برداشت بہی کرلے -

لیوسی - کیا اور کوئی تدبیر نہین ہوسکتی -

فریڈرک - ایک تدبیر یہ ہے کہ فرار ہوجاؤن -

لیوسی - موت اور فراری مین سے مین فراری بہتر سمجھتی ہون (چونک کر) ہین -

فریڈرک دیکھو کیسا اتفاق ہے کہ تین سال پہلے جب تم فرار ہوئے تے تو یہی دن تہا اور آج ۲۲ اگست ہے پہلے تم ۲۲ اگست کو بہاگے تہے -

فریڈرک - کیا تم اس تاریخ کو نحس خیال کرتی ہو -

لیوسی - نہین مین ایسے خیالات کو نہین مانتی -

فریڈرک - تو پھر ہم کو رات کو یہان سے چلدینا چاہئے مگر یہ تو بتاؤ کہ کہان ہو کر خیال مین اگر کسی چہوٹے شہر مین آباد ہونے تو پکڑے جائینگے بہتر یہی ہے کہ لندن چلکر آباد ہون وہان پتہ بہی نہ لگیگا -

بعد کافی بحث کے دونون نے یہی رائے قایم کی کہ لندن چلکر آباد ہونا چاہئے خرچ کی چندان فکر نہ تہی لیوسی اپنی ضمانت کے پانچ پاونڈ لے آئی اور سات اونکے

پاس جمع تھے علاوہ اسکے دس بارہ پاونڈ کا زیور بھی لیوسی کے پاس تھا۔ پس اگلے روز
لیوسی تمام دن چلنے کی تیاریان کرتی رہی مالک مکان کو کرایہ ادا کر کے شام کیوقت
حسب مشورہ فریڈرک زمین حاضری دیکر گیا تو لیوسی گوسپارٹ بندر پر گئی اور وہان
جاکر سکرم مین دو نشستون کا کرایہ ادا کر دیا۔ استے ہی مین فریڈرک بھی آموجود ہوا
فوجی وردی اوتار کر اور تہپر اوسمین باندہکر سمندر مین پہینکدی تاکہ ڈوب جاسکے اور خود
عمدہ پوشاک مین لی اور دونون معہ اپنے بچے کے لندن کو روانہ ہوگئے۔

ستر ہوان باب

لندن پہونچکر فنس بری اسکوایر محلہ مین قیام کیا لیوسی نے کام جاری کیا اور فریڈرک
نے اپنا نام رابنسن رکھکر ایک اسکول جاری کیا۔ دونون کی خوش اخلاقی دیکھکر لوگون
نے اپنے لڑکے لڑکیان بلا پس و پیش اسکول مین بہیجنا شروع کیا اور چند ہی ماہ
مین معقول آمدنی ہونے لگی۔ چونکہ فریڈرک کی گرفتاری کا اشتہار اخبارون مین جاری
ہوچکا تہا اور حلیہ بھی دیا ہوا تہا اسلئے فریڈرک نے تبدیل صورت کے لئے مونچہین
کترواڈالین اور بال لمبے لمبے رکہہ لئے۔ اسطرح رہتے رہتے تین سال گذر گئے
اسوقت فریڈرک کی عمر ۳۲ اور لیوسی کی ۲۶ سال کی ہوگئی تہی ننہے فریڈرک کی عمر بھی
پانچ سال کی ہوگئی تہی جو لڑکا نہایت ہی خوبصورت نکلا لیوسی اور فریڈرک کو
رہتے تین سال گذر گئے مکان بھی خوب آراستہ کر لیا چھوٹا فریڈرک بھی پڑہنے لگا۔
ایکروز تہیلیا لیسٹ آئی ... فریڈرک گہر پر تہا کہ پیچھے سے کسی نے آواز دی
فریڈرک نے مڑکر دیکہا چہرے پر ہوائیان اوڑنے لگین ہوش و حواس باختہ ہوگئے
اور عالم حیرت مین بت کیطرح کہڑا کا کہڑا رہ گیا۔ یہ کون تہا وہی فریڈرک کا لنگوٹیا یار ڈگلی
کا چچا جیمس۔ اسکو دیکہکر فریڈرک کی روح قبض ہوگئی۔ ہمارا ہیرو شاید موت کو دیکہکر
اتنا خائف نہوتا جتنا کہ جیمس کی صورت دیکہکر ہوا۔
فریڈرک (سنبہلکر) مجھے اصلی نام سے اس موقع پر خطاب نکرنا۔

بیٹس - نہیں کیا مین ایسا بیوقوف ہون -
فریڈرک - تو آؤ احاطہ سے باہر آجاؤ -

بیٹس - اچھا -
اور بیچ وستی احاطہ سے باہر آگیا اور فریڈرک کے ساتھ ہولیا -
فریڈرک - (ایک جگہ کھڑے ہوکر) ہان اب بتلاؤ کیا کہتے ہین -
بیٹس - مجھے اپنے مکان پر لیچلو پہلے حیثیت دیکھ لون تب فیصلہ ہوگا کیونکہ پہلے کارلزل مین تمنے مجھے صرف بیس پاؤنڈ ہی دیکر ٹالدیا تہا حالانکہ اسوقت تمہاری دوسو پاؤنڈ کی تہی -
فریڈرک - اگر مین تمہین زر دینا ہی نچاہون -
بیٹس - تو ابہی پولیس کے سپاہی کو بلاکر گرفتار کرادونگا -
ایک سپاہی - (قریب آکر) ہان ہے اکون مجرم ہے -
بیٹس - (بات کاٹکر) ابہی کوئی نہین آپ سمجھے نہین مجرم کا یہان کیا کام -
سپاہی - خیر معاف فرمائیے -
بیٹس - (آہستہ سے) بولو کیا کہتے ہو گہر چلو -
فریڈرک یہ دیکھکر دبے پاؤن گہر کو چلدیا اور بیٹس پیچھے ہولیا جب دونون دروازہ پہونچے تو لونڈی نے دروازہ کہولدیا اور دونون اندر داخل ہوئے بیوی بیٹس کی صورت دیکھتے ہی خائف ہوگئی مگر فریڈرک خود کو دایہ کے سپرد کرکے دونون کو بالا خانے پر لیگئی -
فریڈرک - ہان لو اب کیا کہتے ہو -
بیٹس - دیکھو تم جہ منزلہ مکان مین رہتے ہو جسکا کرایہ کم از کم سو پاونڈ ماہوار ہوگا اور یہ اسباب بہی سیکڑون پاؤنڈ کا ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری آمدنی کم از کم دوسو پاؤنڈ سالانہ ہو پس اپنی جان کے معاوضہ مین ایکسال کی آمدنی دو -
فریڈرک - مین تو تمہین ایک پیسہ بہی ندونگا کیونکہ اول تو میرے پاس دوسو پاؤنڈ

ہین نہین اور اگر کسی سے قرض لیکر دیتے بھی تو تم اون بیس پاونڈ کو جو میری گرفتاری کے انعام کے لئے مقرر ہین کب چھوڑوگے۔

ہیٹس۔ نہین مین کسی سے ذکر بھی نکرونگا اگر تم مجھے دو سو پاونڈ ادا کرو تو یہ سمجھو کہ تم مجھ سے ملے ہی نہین۔

فریڈرک۔ میرے پاس صرف سو پاونڈ ہین اور یہ سبب مجھے کامل یقین ہے کہ اگر مین تمکو کل دے بھی دون تو بھی تم بیس پاونڈ کی طمع سے مجھے ضرور گرفتار کرا دوگے پھر بھلا مین اپنی بی بی اور بچے کو مفلسی کی حالت مین کیون چھوڑ دون۔

ہیٹس۔ لیوسی تم اپنے خاوند کو نہین سمجھاتی ہو دو سو پاونڈ کے عوض جان دیتا ہے۔

فریڈرک۔ بس بس میری لیوسی سے مت گفتگو کر۔ کمبخت تو نے میری زندگی تباہ کر دی ہے اب بھی مجھے مثل سابق لوٹنا چاہتا ہے ایک پیسہ بھی نہین دونگا جا نکل جا بہت کریگا تو یہی نا کہ گرفتار کرا دیگا۔ سو یہ ہر حالت مین کریگا۔

ہیٹس نے یہ سنکر اوٹھ کھڑا ہوا اور چلنے لگا اوسے جاتے دیکھ لیوسی نے آہستہ سے کہا کہ اسے مت جانے دو کچھ دے دلاکر راضی کرو ورنہ ابھی آفت آتی ہے۔

فریڈرک۔ خود ہی آجائیگا طامع ہے۔

ہیٹس۔ (دروازہ سے لوٹ کر) اچھا سو پاونڈ اب دیدو اور سو پاونڈ ایک ہفتہ بعد دینا

فریڈرک۔ سو پاونڈ مین ہرگز نہ دونگا دیکھو ہیٹس اگر تم مجھے گرفتار کرا دوگے تو صرف بیس پاونڈ ملینگے وہ بھی صرف ایک مرتبہ پھر کیا اور اگر تم یہ راز مخفی رکھوگے تو بیس پاونڈ تمکو سالانہ دیا کرونگا اسطرح تم بھی بجائے منافع راز مخفی رکھوگے اور مجھے بھی تسکین رہیگی اور مین صدق دل سے کہتا ہون کہ جبتک زندہ رہونگا تمہین بیس پاونڈ ہر سال ادا کرتا رہونگا کہو سب منظور۔

ہیٹس۔ واہ یہ چلکے کسی اور کو دینا اگر تم بیس پاونڈ ہی پر ٹالو اور دوسرے ہی روز کہین چلدئیے تو پھر مین سالانہ کس سے لونگا۔

فریڈرک علاوہ تو مین ایسا کرونگا نہین اور اگر بفرض محال ایسا کیا بھی تو بیس پاونڈ

ہر صورت مین تمہارے ہین۔
ہٹس۔ بیس پاونڈ مین کیا کرونگا۔
فریڈرک۔ اچھا نہین منظور تو چلو لمبے ہو مین ایک کوڑی نہین دیتا۔
ہٹس۔ اگر پچاس پاونڈ دو لیلون۔
فریڈرک۔ پچاس پاونڈ تو کیسے پچاس کوڑیان بھی نہین۔
یہ خشک جواب سنکر ہٹس اوٹھکر چلدیا ابھی دروازہ سے نکلا ہی تھا کہ لیوسی نے فریڈرک کو سمجھایا کہ اس کمبخت کو کچھ دے دلا کر ٹالو ہین۔ یہی رائے عمدہ سمجھکر فریڈرک نے ہٹس کو پھر بلایا۔
فریڈرک۔ اچھا پچاس ہی پاونڈ لیجاؤ (لیوسی سے) اسے پچاس پاونڈ لادو۔
ہٹس۔ (لیوسی کی غیر حاضری مین) اور بھی تم نے سنا مسٹر ڈیوس نے دوسری شادی کرلی ہے مگر بدقسمتی سے بیوی ایسی فضول خرچ ملی ہے کہ بیچارے کا دوالہ نکالدیا۔
فریڈرک۔ لیوسی کے آگے ذکر مت کرنا ورنہ اوسے رنج ہوگا۔
اتنے مین لیوسی بھی نذر لیکر آگئی فریڈرک نے نقدی میز پر گن دی تھی۔
ہٹس۔ (نقدی جیب مین ڈالکر) ہون تو تم یار اچھے آدمی ہان کچھ شراب وراب تو پلاؤ۔
فریڈرک۔ ایک بوند بھی نہین۔ دیکھو ہٹس مین اپنی غرض سے نہین بلکہ تمہارے فائدے کے لیے کہتا ہون کہ یہ راز کسی کو مت بتلانا۔
ہٹس۔ نہین جی ایسا نہین ہوسکتا۔ اچھا خدا حافظ۔
یہ کہکر ہٹس تو چلدیا اور فریڈرک اور لیوسی مشورہ کرنے لگے۔
لیوسی۔ چلو سر سے بلا ٹلی۔
فریڈرک۔ ہان مگر ہمکو یہان نہین ٹھیرنا چاہئے۔ یہ شخص فتنی آدمی ہے۔
لیوسی۔ بیشک کہین اور جلکر آباد ہونا چاہئے۔
فریڈرک۔ اب انگلینڈ مین رہنا ٹھیک نہین ہے میرے خیال مین فرانس چلو۔
لیوسی۔ ہان وہان سے گرفتاری نہین کرا سکتا۔

فریڈرک - تو کل سامان فروخت کر دینا چاہیے اور جلد چلنے کی تیاری کرو۔
یہ صلاح پختہ کر کے دونوں نے سامان فروخت کرنا شروع کیا۔ اسکول بند ہو گیا اور چلنے
کی تیاری کرتے کرتے انہیں چار روز گذر گئے پانچویں روز دونوں لندن سے گاڑی کرایہ کر کے
بندرگاہ کی طرف روانہ ہوئے دوسرے روز خیریت سے جہاز پر سوار ہو گئے جب جہاز
فرانس کے شہر کیلیس میں پہونچ گیا تو از حد خوش ہوئے اور گرفتاری کے خوف سے آزاد ہو گئے
چونکہ یہ ایک بڑا شہر تھا اور فرانسیسی تاجر اپنے لڑکوں کو انگریزی زبان سکھانے کے
از حد مشتاق تھے۔ پس فریڈرک نے جاتے ہی ایک عمدہ اور وسیع مکان کرایہ پر لیکر اسکول
جاری کر دیا چند ہی روز میں اسکول پہلے سے بھی زیادہ پر رونق ہو گیا اور معقول آمدنی
ہونے لگی گرفتاری کا کھٹکا بالکل ہی نہ رہا دونوں امن و امان سے حظ زندگی اوٹھانے لگے۔
اسی طرح عیش و آرام سے کئی مہینے گذر گئے بڑا دن بھی آ پہونچا دونوں نے بڑی خوشی
سے تیوہار منایا۔ بڑے دن کے چند روز بعد لیوسی نے فریڈرک سے کہا کہ اب میں اپنے
والد کو خط لکھوں دیکھیے کہ وہ کس بات کا اثر لیتے ہیں فریڈرک نے اس تجویز کو منظور کیا اور
لیوسی نے مندرجہ ذیل مضمون کا خط اپنے والد کو لکھا۔

کیلیس ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۳۴ء

تمہیں شاید یہ میری تحریر دیکھ کر حیران ہونگے اور درحقیقت بات بھی حیرت کی ہے کیونکہ
جب آپ نے مجھ سے قطع تعلق کر لیا تو میں کون ہوں جو آپ کو خط لکھوں دنیا کا قاعدہ بھی
ہے لیکن کیا کروں بیان کا کام نہیں ہے جذبات دل مجھے مجبور کر رہے ہیں کہ آپکو
خط لکھوں پیارے ابا کوئی بد قسمت لڑکی ایسی بھی جہان میں ہوگی جسے اسکے والد نے
مفرور کر کے گھر سے الگ کر دیا ہو۔ آہ اگر آج اماں جان زندہ ہوتیں تو آپ کو ایسا کرنے
دیتیں آپکو مجھ سے ملنے کے لیے مجبور کرتیں لیکن اب کیا کیا جائے میں آپ سے سچ کہتی ہوں کہ
اگر آپ کی جدائی کا غم مجھے نہ ہو تو میں اپنی جیسی خوش قسمت جہان میں کسی کو نہیں سمجھوں
ہائے افسوس تقدیر میں بیٹی کا عیش ہی نہیں لکھا اب میں خط اسی امید پر لکھ رہی
ہوں کہ آپ مجھکو جواب سے سرفرازی بخشینگے کیونکہ یہ خیال خام دل بہلانے کے لئے کافی

ہے کیونکہ ابا جان میں ایسی خوش قسمت ہو سکتی ہوں کہ آپکے دست مبارک کے
لکھے ہوئے دو حرف پھر دیکھوں۔ بیشک آپ کا خون میری رگوں میں موجود ہے
کچھ نہ کچھ جذبہ اسمیں ضرور ہوگا میں اب بخلوص آپسے معافی مانگتی ہوں اور جو کچھ میں نے
آپکے ساتھ سلوک کیا آپ مان لیں کہ نادانی سے کیا طفلی میں انسان کیا کچھ نہیں
کر گذرتا پھر اگر میں نے نافرمانی کی تو کونسا غضب ہوگیا آخر آپ کی دختر ہوں اگر آپ مجھے
معاف نہیں کرتے تو دنیا میں وہ کونسا خطاوار ہے جسے آپ معاف کرینگے لہذا میرا
ادب التماس ہے کہ میرے دل سے یہ رنج دور کر دیجئے۔ میرا خاوند میرے ساتھ
بہت محبت سے پیش آتا ہے کسی طرح کی تکلیف نہیں آپکی عنایت سے دنیاوی عزت وحشمت
بھی حاصل ہے آپکا خادم فریڈرک بھی اب بفضلہ اچھا معلوم ہونے لگا ہے چچا کہنا
بھی ہے اور ہاں مجھے کل معلوم ہوا کہ آپنے دوسری شادی بھی کر لی ہے خدا وہ دن
دکھلائے کہ میں آپکو اور اماں جان کو دیکھوں۔ ابا پھر میں دست بستہ التجا کرتی ہوں
کہ سنگدل نہ بنجانا ایک آدھ ٹوٹا پھوٹا لفظ تو دست مبارک سے تحریر کر دیجیگا تاکہ میرے
قلب مضطر کو تسکین حاصل ہو۔ وطن کی محبت بھی عجیب محبت ہوتی ہے کہ بیقرار کئے
دیتی ہے آپ اس خط کا جواب مس رابنسن کے پتہ سے دیں کیونکہ ہمنے مصلحتاً نام
اپنے تبدیل کر لئے ہیں۔

بصد ادب آپکی پیاری لیوسی

یہ خط لکھکر لیوسی نے اپنے خاوند کو دکھلایا اور ڈاک میں ڈالدیا اسکے بعد کئی مہینے تک
باامن رہتے رہے اپنے عقل کی بدولت تھوڑے ہی روز میں وہ شہرت حاصل کی کہ کلیس
کے ایک مشہور وعمدہ لوگوں میں شمار کئے جانے لگے۔

ایک روز اتفاق سے فریڈرک کے کان میں پہنچی کہ ایک انگریزی سپاہی سنگریو نامی کلیس
میں فاقہ کشی سے رہتا ہے اور مالک مکان بھی اب بیچارہ کو اپنے مکان سے نکالنے کو
تیار ہے کیونکہ کئی مہینے کا کرایہ ادا نہیں کیا۔ سنگریو اور اسکی بی بی اسوقت مصیبت میں ہیں
فریڈرک نے یہ خبر پاکر خاموش بیٹھنا حمیت شریفانہ کے خلاف سمجھکر فوراً ہی لیوسی کا

ہوگئی انا گھبراگئی اور سمجھی کہ مرگیا لیوسی نے اوسے تسلی دی اور ایک بوتل شراب کی جیب سے نکالکر دی اور تھوڑی سی شراب کورٹنی کو پلائی گئی آدہ گھنٹے بعد جب ہوش آیا تو پھر بکنے لگا اور اونھین الفاظ کو اعادہ کیا۔

کورٹنی۔ تھوڑا سا پانی لاؤ۔

لیوسی نے پانی مین شراب ملا کر دی۔ کورٹنی دیکھتے ہی جل گیا اور پوچھا کہ یہ شراب کہان سے آئی انا نے جواب دیا کہ مین نے ایک چیز گرو رکھکر منگائی ہے۔

کورٹنی۔ گلاس توڑ کر پھینکدو اور پانی لاؤ۔ مین خوب جانتا ہون کہ اس پاجی بیرون فریڈرک کی لائی ہوئی شراب ہی ہے اسے مین ہرگز نہ پیونگا نہ ایک رذیل شخص کی خیرات پر گذارہ کرنا چاہتا ہون۔

انا نے باہر آکر لیوسی سے بہت معافی مانگی۔ لیوسی نے چلتے وقت آٹھ پاونڈ اور بہت سے اوشیا (؟) خورد و نوش انا کو دین اور اودھر فریڈرک نے مالک مکان کو چار پاونڈ کرایہ مکان کی بابت لا کر دیے اور دونون وہان سے چل دین آتے ہوئے راستہ مین ایک ڈاکٹر کے مکان پر جاکر اوسکو کورٹنی کے علاج کے لئے فیس دیکر روانہ کیا گو دونون کورٹنی کے برتاؤ سے رنجیدہ نظر آتے تھے مگر دونون کے دل بہت خوش تھے کیونکہ اونھون نے اپنی عمر مین آج وہ بیتا (؟) دیکھا تھا جو دنیا مین خاص خاص عالی ہمت اشخاص کرتے ہین دوسرے روز پھر دونون کورٹنی کے مکان پر پہنچے انا کی زار حالت دیکھکر دونون افسوس کرنے لگے کورٹنی کی حالت بہت بگڑ گئی تھی بیہوش پڑا تھا۔ جب مغرور کپتان نے خرّاٹے لینے لگی سانسین لینا شروع کین تو بیکس انا نہایت ہی ملول ہوئی روئی اور کپڑے پھاڑنے لگی اور سر کے بال پریشان کر دیے۔

لیوسی۔ بہن تم اتنی غمگین مت ہو مین جبتک زندہ ہون تمہین تکلیف نہوگی۔

انا۔ لیوسی مین تمہاری بڑی شکر گذار ہون۔ آجتک مین نے تمسی شریف عورت کبھی نہین دیکھی تم خدا کی ... آپ اور فرشتہ ہو۔

اتنا کہتے کہتے کپتان کورٹنی کی روح قالب سے پرواز کر گئی بیچاری انا نے جیسے

یہ سانحہ دیکھا کہ فرنیا کی لاش پر بیہوش ہو کر گر پڑی لیوسی نے دوڑ کر اسے اٹھا لیا کیا دیکھتی ہے کہ انکے منہ سے خون جاری ہے اور وہ بھی مر چکی ہے۔

جب انہوں نے اسطرح میدان محبت مین جان قربان کرکے دنیاوی جھگڑوں سے نجات حاصل کی تو فریڈرک اور لیوسی نے اپنے مذہب کے موافق دونوں کی تجہیز و تکفین مین بہت سا روپیہ صرف کرکے دونوں کو ایک ہی جگہہ دفن کرا دیا۔

اس عبرتناک واقعہ کو دیکھکر ابھی اگر بیٹھے ہی تھے کہ چٹھی رسان نے آکر ایک خط لیوسی کو دیا جو پیرس دارالخلافت فرانس سے آیا تھا۔

پیرس لوور ہوٹل ۲۹ دسمبر ۱۸۳۴ء

میری پیاری لیوسی

پیاری لیوسی مین تمکو اس طرح مخاطب کرنیکی خود حقدار سمجھتی ہون جب سے مجھے تمہاری مان کہلانیکا اعزاز حاصل ہوا ہے تمسے ملنے کی از حد مشتاق ہون مگر کیا کرون جھگڑون سے مجبور ہون تمہارے والد نے ہرچند تمھین تلاش کیا مگر تمہارا پتہ کہین نہ لگا شکر ہے کہ تمہارے خون نے خود ہی جوش کیا علاوہ ازین فریڈرک کو بھی دامادی مین بخوشی قبول فرمایا جبسے روز سے تمہارا خط آیا ہے دل تڑپنے لگا ہے تمھین اوکلی بلانا مناسب نہ سمجھے اسلئے خود ہی فرانس آنیکا ارادہ کیا ہے افسوس کہ جب تمہارے والد صاحب پیرس میں پہونچگئے تو یکایک تغیرات موسم اور آب و ہوا سے بیمار ہوگئے گو کوئی فکر کی بات نہین ہے مگر ڈاکٹر نے رائے دی کہ اب انکو کیلس لیجانا بہتر نہین ہے اسلئے اب مین خوشی سے اطلاع دیتی ہون کہ خط دیکھتے ہی فوراً معہ فریڈرک پیرس آؤ ہم دونون ہوٹل مین مقیم ہین تم دونون کو مسٹر ڈیوس نے صدق دل سے معاف کر دیا ہے۔

رقیمہ الد عا تمہاری والدہ کیتھرین ڈیوس

یہ خط دیکھتے ہی دونون میان بی بی جامہ سے باہر ہو گئے زر تو کافی تھا ہی آو دیکھا نہ

تو پیرس جانے کے لئے تیار ہو گئے چہوٹے بچے کو دائی کے سپرد کیا - پیشاک اور دونون نے
خود بھی کپڑے پہنے ایک شام کو گاڑی کرایہ کر کے تینون بیٹھ گئے - جب پیرس دو میل رہ گیا
مین پہونچے تو دریافت کرنے کے لئے بالاخانہ سے دروازہ مین ابھی قدم
بھی نہ رکھا تھا کہ ایک سپاہی نے مجرم کہکر ہاتھ پکڑ لیا - ہاتھ پکڑنا تھا کہ فریڈرک اور لیوسی
کی روح قفس سے پرواز کر گئی باپ کو سپاہیون کے ہاتھون مین دیکھکر بیطرح چلانے لگا -
فریڈرک - بڑے مہربانی زبان سے مجھے چپکے چپکے چھوڑ دو ورنہ بدنام ہو جاونگا -

سپاہی - ہتھکڑیان تو ابھی پڑینگی -

فریڈرک - کسیطرح بچ بھی سکتا ہون -

سپاہی - نہین -

فریڈرک - ہم تمھین پانچ گنی انعام دینگے -

سپاہی - تو خیر بلا ہتھکڑی لگائے ہی لے چلینگے -

فریڈرک - لو یہ پانچ گنی ہین - یہ بتلاو کہان ٹہرنا چاہئے کسی ہوٹل مین

سپاہی - او خوب! معلوم ہوتا ہے کہ آپ دولتمند ہین - یہان تو کوئی جگہ خالی نہین ہے
چلو پیرس ہوٹل مین ٹہرینگے -

اسوقت جبکہ فریڈرک و لیوسی شہر پیرس دارالسلطنت فرانس مین داخل ہوئے
سے شام کی آمد آمد کی خوشی مین ہر فرد و بشر نے اپنا کام ختم کر کے سیر کی ٹھانی ہر سو چراغ روشن
تھے گلی کوچون مین شور و غل کی آواز سے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی -
ناظرین یہ چرخ کی نیرنگیان ہین یا تو دونون عاشق و معشوق کن امنگون سے پیرس مین
آئے تھے یا اب حالت اسیری مین ہر کس و ناکس سے نظر بچاتے ہوئے عام کوچون سے
ہوتے گلیون کی راہ چوراستہ ملتا پیرس ہوٹل کو چلے جا رہے ہین - ہوٹل مین پہونچکر بعد
منت و سماجت سپاہیون سے علیحدہ کر کے تنہا رہنے کو چلے جا رہے ہین - ہوٹل مین
پہونچکر بعد منت و سماجت - اور دونون علیحدہ گفتگو کرنے لگے -

فریڈرک - پیاری لیوسی جو مصیبت سر پر آئی ہے اب برداشت نہین کی جاتی پڑیگی خواہ

وہ دور کر رہی ہیں یا ہنسکر یہ کہا بہتر ہے کہ اِس معصوم بچے کو تو اس امر سے مطلع نہ کرنا چاہئے
اور تم اِسے لیکر کل ہی کیلس کو چلی جاؤ کیونکہ مجھے سزا ملیگی تو تمھیں از حد رنج ہوگا۔

لیوسی۔ یہ غضب ہے ہم کہیں اور تم کہیں۔

فریڈرک۔ مصلحت یہی ہے۔ پیاری لیوسی ہمیشہ زمانہ یکسان نہیں رہتا اگر تم معہ
بچے کے میرے ساتھ گئیں تو جب مجھے سزا ملیگی تو تم دونوں کو از حد رنج ہوگا بہتر یہی ہے کہ
تم اپنے بچہ سمیت کیلس ہی میں جا کر رہو۔

لیوسی۔ بہت بہتر جو ارشاد ہو لیکن خط بھیجتے رہنا۔

اسی فکر و تردد میں رات کا بہت سا حصہ گذر گیا اتنے ہی میں سپاہیوں نے دروازے
پر آکر آواز دی کہ گاڑی آگئی۔ دروازہ کھول دیا گیا۔

ہا ہا بیوی اور بچے کے روبرو سپاہیوں نے فریڈرک کو ہتھکڑیاں پہنا دیں چھوٹا فریڈرک
باپ کو اس مصیبت میں دیکھکر زار زار رونے لگا ادہر لیوسی سے نہ رہا گیا اور فریڈرک
سے لپٹ گئی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے پاس سے گذرنیوالوں
کے بھی اس آہ و زاری سے دل ہل گئے۔ غرض اسی حالت میں فریڈرک معہ سپاہیوں کے
حالت اسیری میں گاڑی میں سوار ہو گیا جب تک گاڑی نظر آتی رہی لیوسی و بچہ ادہر ہی کو
دیکھتے رہے تقریباً سو قدم پر جا کر گاڑی ٹھہر گئی اور ایک شخص دروازہ پر آکر آیا۔

نو وارد۔ اے سپاہیو کہو تو میں آجاؤں۔

سپاہی۔ بلا خوف و خطر۔

نو وارد۔ یہ تو مجھ سے کچھ نہ کہیگا۔

سپاہی۔ نہیں اس نے اقرار کر لیا ہے کہ چپ چاپ چلیگا۔

ایک سپاہی نے جھٹ گاڑی کی لالٹین گل کر دی اور نو وارد اندر داخل ہو گیا۔ گاڑی
چل نکلی کچھ دیر تو گاڑی میں خاموشی رہی آخرش نو وارد نے کہا۔

نو وارد۔ کام تو تم نے بڑی ہوشیاری سے انجام دیا۔

فریڈرک۔ (بوجہ تاریکی نو وارد کو نہ پہچان کر) کیا تم مجھ سے گفتگو کر رہے ہو۔

لو وارڈ۔ جو جیسے گفتگو کرنا پسند کرے۔

چہرہ دیکھکر فریڈرک نے اپنے لنگوٹیا یار ہٹس کو پہچان لیا۔

ناظرین یہ وہی حضرت ہٹس ہیں جنہوں نے فریڈرک کے عیش میں خلل ڈالا ہے

فریڈرک۔ ہٹس کیا کروں سپاہیوں سے وعدہ کر چکا ہوں ورنہ ابھی ہلاک کر ڈالتا۔

سپاہی۔ ہٹس خاموش رہو مجرم کو اشتعال نہ دو۔

یہ سنکر ہٹس خاموش ہو رہا کچھ دیر بعد سب جہاز پر مانچسٹر جانے کے لئے سوار ہو گئے کیونکہ ان دنوں وہ فوج جسمیں فریڈرک بھرتی ہوا تھا مانچسٹر ہی میں مقیم تھی۔ جب مانچسٹر پہونچے تو فریڈرک افسروں کے حوالے کر دیا گیا۔ ہٹس بیس پاونڈ انعام مشتہرہ لے کر لوکلی چلا گیا۔ دوسرے عدالت میں فریڈرک کا مقدمہ پیش ہوا عدالت نے تجویز کی کہ علاوہ پانچسو کوڑوں کے اس مرتبہ فریڈرک داغی بھی کیا جائے۔

مانچسٹر میں فریڈرک کی سزا کا عام طور پر چرچا تھا۔ اسی اخباروں میں خبر شائع ہو گئی ہے لوگ جوق جوق اس عبرتناک سین کو دیکھنے کے لئے فوج میں آرہے ہیں فریڈرک ایک میدان میں پڑا ہے کڑی ٹکٹکی سے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے ہیں جلاد گرد کھڑے ہیں آفتاب کی شعاعیں لوہے کی سلاخوں کی طرح فریڈرک کے گورے بدن پر پڑ رہی ہیں۔ کپتان ڈرہم کا اشارہ پاتے ہی جلادوں نے سونٹیوں پر کوڑے لگانے شروع کئے۔ ابھی بیس کوڑوں کے نشان مٹنے بھی نہ پاتے تھے جہاں کوڑا پڑا کھال ادھڑ گئی چنانچہ چند ہی کوڑوں سے پیٹھ سرخ مثل گوشت کے نکل آئی خون کے فوارے چھوٹنے لگے۔ ناظرین کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے مگر ظالم افسروں نے اُف تک نہ کی۔ آہ یہ عبرتناک نظارہ اب ہم سے نہیں دیکھا جاتا بس فرض کیجیے کہ مثل سابق فریڈرک کی کھال اتار لی گئی۔ کیا کوئی اب فریڈرک کے دلی خیالات کا اندازہ کر سکتا ہے۔

جب سزا ہو چکی تو فریڈرک کو حالت بیہوشی میں شفاخانے لے گئے اور علاج ہونے لگا۔

ناظرین سے یہ بھی مخفی نہ رہے کہ فریڈرک نے سزا ملنے سے پیشتر ایک خط لوسی کو۔

حسب وعدہ لکھا گیا تھا کہ تم ایک مہینے تک پاس نہ آنا اور میری بدحالی کی خبر ہرگز کسی کو بھیجنا۔

سزا ملنے کے چار گھنٹے کے بعد ڈاکٹر نے اندر جا کر رپورٹ کی کہ فریڈرک اب تندرست ہو گیا ہے اور باقی سزا برداشت کر سکتا ہے چنانچہ چار گھنٹے کے بعد پھر اوسی میدان میں لایا گیا تمام آس پاس کے آدمی موجود تھے فریڈرک کے کپڑے اوتار کے تختہ سے وہ اونچے باندھے گئے اول ہنسلی سے انگریزی حرف ڈی بنایا گیا اور اوسکے درمیانی حصہ کو سوئیوں سے گودنا شروع کیا جب خون نکلنے لگا تو ایک گرم لوہے کی سلاخ سے درمیانی حصہ داغ دیا اسی اثنا میں کئی مضبوط دل سپاہی غش کھا کر گر پڑے لیکن فریڈرک نے زبان سے اف تک نہ نکالی۔ جب یہ خوفناک نشان چھپ چکا تو فریڈرک کو شفاخانے لے گئے اور علاج شروع ہوا تقریباً ایک ہفتہ میں ہمارا ہیرو صحیح و سلامت شفاخانہ سے خارج کر دیا گیا اور اپنی فوج میں آیا سب افسر حیران ہو گئے۔

ونڈہم - کپتان لینگلی تم فریڈرک سے کتنے سال کی ملازمت کی شرط کر کے لائے ہو۔

لینگلی - ۷ سال کی۔

اسکاٹ - اور ختم کتنے دن ہوئے۔

لینگلی - یہ ۱۵ مئی ۱۸۲۸ء کو بھرتی ہوا اور ۱۸ اگست کو مفرور ہوا پس تین ماہ اسنے سال میں ملازمت کی پھر ۱ جنوری ۱۸۳۰ء کو گرفتار ہوا اور ۲۳ اگست ۱۸۳۲ء تک ملازمت کی یعنی ۱۹ ماہ چھ ہفتہ ہوئے پھر مفرور ہوا ۳۱ دسمبر ۱۸۳۱ء تک غائب رہا اب پھر گرفتار ہو کر آیا اور جب سے گرفتار ہوا ہے آجتک دو ماہ تین ہفتے ہوئے گویا اسکی کل ملازمت دو برس چھ ہفتے کی ہوئی۔

اسکاٹ - تو یوں لکھو کہ ابھی پانچ سال اور باقی ہیں (فریڈرک سے) اور ایمانداری سے اپنی میعاد ملازمت ختم کرو۔

حکم پاتے ہی فریڈرک اپنے کام پر چلا گیا۔ کام سے فارغ ہو کر ایک خط لیوسی کو

کہ اب تم آؤ میں تندرست ہوگیا ہوں - چنانچہ خط دیکھتے ہی بیچاری لیوسی نے کل اسباب فروخت کر دیا اور معہ فریڈرک ...... آگئی اور ایک گھر چھوٹا سا گرجے میں کرایہ پر لیکر رہنے لگی - جب فریڈرک کو شام کے وقت چھٹی ملتی تو لیوسی کے پاس آیا دیکھتے ہی دونوں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے فریڈرک نے بچہ کو گود میں لیکر محبت سے پیار کیا اور پھر پاس رہنے لگے ایک روز رات کو فریڈرک نے لیوسی سے کہا -

فریڈرک پیاری لیوسی تم جانتی ہو کہ یہ تکالیف جتنے سب ہٹس کی بدولت ہیں یہ واشت کی جبتک اس موذی سے بدلا نہ لونگا میرے دل کو تسکین نہوگی -

لیوسی - یہ تو درست ہے لیکن تمہاری طبیعت کو کیا ہوگیا ایسے رحمدل ہوکر انتقام لینے کا خیال کیونکر دل میں آیا -

فریڈرک - بیشک میں رحمدل ضرور تھا مگر اب دنیا نے مجھے سنگدل بنا دیا ہے میں اس موذی سے ضرور بدلہ لونگا -

لیوسی - نہیں بیٹا اسے کیوں کسیکو نقصان پہونچاتے ہو یہ سب جو ہوا ہماری تقدیر کا نوشتہ تھا اس میں کسی کا کیا قصور -

فریڈرک - نہیں پیاری تم سمجھتی نہیں ہو دنیا میں آجکل سادگی اور رحمدلی سے کام نہیں چلتا اگر اسے سزا نہ دیجائیگی تو آیندہ نقصان پہونچانے کے لئے پھر دلیر ہوگا -

لیوسی - سزا کسطرح اور کیا دیجائے مکاری سے -

فریڈرک - نہیں ہم مکاری سے سزا نہ دینگے بلکہ اوسے اوسکے کرتوت ہی سزا دلوا دینگے -

لیوسی - وہ کیونکر -

فریڈرک - تم جانتی ہو کہ ہٹس کو کسطرح معلوم کہ ہم کیلس میں مقیم ہیں سنو بات یہ ہے کہ یہ کمبخت جبدن سے اوکلی کا ڈاک منشی ہوا ہے اوسکی عادت ہے کہ پہلے ہر خط کو خود پڑھ لیتا ہے اور پھر مالک کو دیتا ہے اگر مطلب کا خط ہوا تو رکھ لیا - پس وہ خط جو تمنے کیلس سے اپنے والد صاحب کو لکھا تھا ہٹس نے اپنے پاس رکھ لیا پس اوسکے ذریعہ سے گرفتار کرایا پس میرا خیال ہے کہ ایک شکایتی خط پوسٹ ماسٹر

جنرل کے پاس ہٹی کے خلاف بھیجوں۔

لیوسی۔ جو تم کہتے ہو میں کیا کر سکتی ہوں۔

فریڈرک۔ قلم کاغذ لاؤ۔

فریڈرک نے قلم کاغذ لیکر ایک لمبا چوڑا خط پوسٹ ماسٹر جنرل کے نام ہٹی کے خلاف لکھکر بھیجدیا۔

اٹھارواں باب

سو دن چور کی ایک دن شاہ کی

آج ہم پھر ایک دفعہ اپنے ناظرین کو اُس گلی کی سیر کراتے ہیں جہاں کہ شاہی محل میں حسب معمول سب گانوں والے جمع ہیں ادھر اُدھر کی باتیں ہو رہی ہیں اتنے میں گانوں کا حجام اور ڈاک بابو ہٹی بھی آموجود ہوا گانوں والے پیشتر ہی سے ہٹی کا ذکر کر رہے تھے اب اُسکی صورت دیکھتے ہی سب بھڑک اُٹھے۔

مہری۔ کیوں جی ہٹی تمہاری یہ کیا عادت ہے کہ سب کے خط پڑھا کرتے ہو۔

ہٹی۔ ابھی کیا چند روز میں مجھ پر قتل کا الزام لگاؤ گے۔

شارمین۔ بیشک سچی بات بری معلوم ہوتی ہے۔

ہٹی۔ اس جھوٹ کا کیا ٹھکانا۔

محری۔ تو کیا تم خط نہیں پڑھتے۔ اچھا یہ بتلاؤ کہ تمنے میرے سالے کا خط کیوں نا پڑھا تھا۔

ہٹی۔ میں نے کب پڑھا تھا کیوں الزام لگاتے ہو۔

کارٹ۔ بڑے مکار ہو۔

کلپس۔ اور تمنے وہ خط جو میری بی بی نے لکھا تھا کیوں پڑھا۔

ہٹی۔ نہیں میں نے تو نہیں پڑھا مجھے کیا ضرورت تھی۔

کلپس۔ اگر نہیں پڑھا تو کیونکر معلوم ہوا کہ میری بی بی آنیوالی ہے۔

بٹس - یہ تو میں نے بھی خبر سنی تھی۔
کلپس - میں نے کسی سے ذکر بھی نہیں کیا۔
بٹس - واہ مجھپر الزام رکھتے ہو۔
شیرپا - اور تکو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ میں بہت ترڈ ہوا۔ جہاں دیکھو بٹس تمہاری یہ عادت اچھی نہیں ہے۔
ورزی - ہاں بتلاؤ اب خفیف کیوں نہ ہو رہے ہو چپ کی بات بتلاؤ۔
بٹس - اسیطرح تم لوگوں نے جب لنگی آیا تھا طوفان بے تمیزی میرے خلاف برپا کیا تھا ویسا ہی اب کیا چاہتے ہو۔
مُرفی - تمہاری یہ عادتیں ہمارے پسند نہیں۔
اتنے ہی میں گانوں کا مالک سر آرکی بیلڈ معہ ایک معزز شخص کے آموجود ہوا سب لڑکے اپنی اپنی جگہ سے تعظیم کے لئے اوٹھ کھڑے ہوئے اور سر آرکی بیلڈ کو باعزاز تمام ایک کرسی پر بٹھایا۔
آرکی بیلڈ - کیا باتیں ہو رہی ہیں۔
مُرفی - اچھی باتیں کیا اِس بٹس نے گانوں بھر کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔
آرکی بیلڈ - ہاں یہ ہے تو اسی قماش کا آدمی اکثر اسی قسم کی شکایتیں میں نے بھی سنی تھیں
بٹس - حضور آپ بھی بلا سوچے سمجھے انکے طرفدار ہو گئے۔
آرکی بیلڈ - بلا سوچے سمجھے کیا میرے پاس ایک دوست نے ۱۴۲۶ نمبر کا نوٹ خط میں رکھکر بھیجا تھا وہی غائب ہو گیا ہے۔
بٹس - میں کیا جانوں کہاں گیا کل خط بلا توقف آپکے پاس پہونچا دیا ہوں۔
ورزی - (ایک نوٹ جیب سے نکالکر) یہی ۱۴۲۶ نمبر کا نوٹ تو کل ہی بٹس نے مجھے کچھ چیزوں کی سلائی میں دیا ہے یہ دیکھئے۔
نوٹ دیکھتے ہی بٹس کے منہ پر ہوائیاں اوڑنے لگیں اور آنسو نکل پڑے۔
آرکی بیلڈ - کیوں مکار چوری اور سینہ زوری۔

یہ سنتے ہی مسٹر روز نے ہیٹس کا گلا پکڑ لیا - مسٹر ریڈ یہ وہی شخص ہے جو آرکی بیلی
کے ہمراہ آیا تہا - یہ ڈاکخانے کا افسر ہے جو بغرض تحقیقات اسکے ساتھ آیا تہا -

ہیٹس - (گھبراکر) سر آرکی بیلی مجھے بچاؤ -

آرکی بیلی - بدمعاش میں ہی نے تو سفارش کرکے نوکر رکھوایا اور مجہی سے تو نے
دغا کی - اچھا مسٹر روز اپنا فرض پورا کیجئے

مسٹر روز نے ہیٹس کو گرفتار کر لیا اور تلاشی لی تو ایک نوٹ چوری کا اور نکلا یہ کھلا
تہا ایک اور ثبوت ملگیا - جب ہیٹس لنڈن کی عدالت میں پہونچا اور مقدمہ پیش ہوا تو
عدالت نے سزا عبور دریائے شور تجویز کی اور ہیٹس کو آسٹریا کے شہر ملبرن میں جانیکا
حکم دیا کیونکہ ان دنوں انگلینڈ کے قیدی یہیں بہیجے جاتے ہیں - جب ہیٹس لیٹن
پہونچگیا اور جیلخانے میں کام کرنے لگا تو فریڈرک کے مندرجہ ذیل مضمون کا ایک خط
ہیٹس کو لکھا -

از فریڈرک لونسڈیل - مانچسٹر

ہیٹس میں یہ اخبار پڑھکر بہت خوش ہوا کہ آخر تمہیں خدا نے اپنے کمینہ پن
کی واقعی سزا دی - میں ایک بھی لفظ تمکو ملامت میں لکھنا نہیں چاہتا
مگر چونکہ تم نے اچھا شاگرد ہونیکا ثبوت دیا ہے اور خود غرضی سے اوروں کو
تکلیف پہونچانے کے واسطے بہتر ہے کہ تم سا شخص جیلخانہ ہی میں رہتا ہوا
دنیا کو خالی کر جائے - کیا اچھا ہو کہ تم ایک روز نیا رنگ ضرور دکھلاؤ - میں
سچے دل سے چاہتا ہوں کہ تم انسان ہو گئے تو آئندہ بھی تمکو اسطرح ندامت
نہ ہوگی - [illegible] اچھا ہوا میں دلی خوشی [illegible]

انیسواں باب

اب اسکی شادی کردو

جب سر آرکی بیلی سب جھگڑوں سے فراغت پاکر مکان پر آیا تو آتے ہی اپنے

سے اسوقت شادی کرلیتی تو آج ان لڑکوں کا ایک ڈیمین یون بہتر تھا سے جو شیخ آقا اور
لیوسی بھی ایک مسز لیڈیوں مین شمار کیجاتی اور مین تو ایک ... سو کار یس سمجھا جاتا افسوس
اس کمبخت لیوسی نے تمام امیدون کا خاتمہ کردیا۔ جب وہ سے فریڈرک نے میرے
گھر پر نظر ڈالی مین تو سچ پچ تباہ ہوگیا۔ لڑکی ہاتھ سے گئی۔ ریڈیبرن کی ناراضگی جدا
اور شادی کی پریشانی اور نفقہ کی خرچ بیا دیکھیے کر شادی کی تو قسمت سے عورت بھی ایسی ملی کہ
سبحان اللہ اگر رنڈوا ہی رہتا تو بہتر ہوتا۔ تمام عمر کی کمائی چند ہی روز مین ہوا کردی۔ بھلا اس
فضول خرچی کا کچھ ٹھکانا بھی ہے۔ گو وہ بہت ہے مگر خوبصورتی کو چاٹوں اب اس سے
بغیر طلاق دیئے نجات نہیں مل سکتی۔

ڈیوس انہیں خیالات مین غلطان و پیچان مکان پر پہونچ گیا اور ایک خادم نے دروازہ کھولا کیونکہ پہلی خادمہ تمھارے ایک جوان سے شادی کرلی تھی اور اب نوکری چھوڑ کر اسکے ہمراہ چلی گئی تھی۔ جب ریڈیبرن اور ڈیوس اندر پہونچے تو ڈیوس کی بی بی پاس گئی۔ سے جو ڈاکٹر کالوسنتھ کی منجھلی لڑکی تھی ریڈیبرن کا استقبال کیا۔

ریڈیبرن۔ ہاں اوستاد آج پھر وہی پرانی شراب اوڑے جو کبھی پیا کرتے تھے۔

ڈیوس۔ بہت اچھا ابھی لاتا ہوں۔

یہ کہکر ڈیوس شراب لینے گیا اور فوراً آگیا اور چپ چاپ بیٹھ کر اپنی بی بی اور ریڈیبرن کی گفتگو سننے لگا۔

ریڈیبرن۔ مس کٹی۔ اوہ معاف کرنا۔ مین بھول گیا بھی بچپن کا نام یاد رہا اب تو خدا کے فضل سے تم جوان ہوگئی ہو اگر تمہیں مس کہوں تو بیجا ہے۔ مزاج تو اچھا ہے۔

کٹی۔ آپکی عنایت ہے لیکن افسوس ہے کہ مین آپ سے زیادہ گفتگو نہیں کر سکتی کیونکہ یہ کمبخت مجھے اور ہی سے بات چیت کرتے دیکھ کر جلتا ہے۔

ریڈیبرن۔ بیشک خدا۔ تو پر لے درجہ کا ...

کٹی۔ اجی ناک مین دم کر رکھا ہے۔

ریڈیبرن۔ تمہاری اوسکے ساتھ کیسے گذرتی ہوگی۔

کٹی - گذرنا وزنا کیا خاک ہے دن پور سکرتی ہون اور شادی کی گہری کو یاد کرتی ہون -
ریڈ برن - یہان تمہارا دل کیسے لگتا ہوگا -
کٹی - یہ منحوس تو صبح ہی سے چلا جاتا ہے مین تمام دن اکیلی بیٹھی رہتی ہون کبھی کبھی دل بستگی کے لئے اپنے والدہ یا ہمشیرہ کو بلا لیتی ہون اسیطرح دن گذرتے ہین اور اسمین بہی تو یہ مشکل ہے کہ جب کوئی مہمان آتا ہے تو کم از کم خاطر تواضع ضرور ہی کرنی پڑتی ہے اسپر یہہ بدبخت شور مچاتا ہے کہ میرا گہر تباہ کر دیا -
ریڈ برن - تو کیا مین بہی کبھی کبھی شام کو آسکتا ہون -
کٹی - مین تو بہتیری عرض کر چکی کہ ضرور آیا کیجیگا اور کچھ نہین تو دو گھڑی جی ہی بہلا کریگا اتنے مین ڈوبس دیوار کے پیچھے سے نکلکر کمرے مین آگیا گو تمام باتین سن رہا تہا مگر ریڈ برن کے خیال سے اوسوقت کچھ نہ کہا -
ریڈ برن - بہئی بہت دیر لگائی -
ڈوبس - ہان شراب والے کمرے کی کنجیان گم ہوگئی تہین -
بعد تینون نے ملکر شراب پی جب خوب مسرور ہوگئے تو ریڈ برن ڈوبس اور کٹی سے مصافحہ کر کے رخصت ہوا اور اپنے مکان پر آپہونچا - ریڈ برن ابہی آکر بیٹھا ہی تہا کہ شہزادی برنٹ معہ اپنی دختر اڈیلا کلارا یو آپہونچی کیونکہ مسز آرکی ہیلڈ نے اسیوقت اون کو ضیافت کے بلایا تہا -
اڈیلا کلارا یو کی عمر اسوقت بیس سال سے زیادہ نہوگی شباب بہی جوش پر تہا - اڈیلا کی نسبت اگر یون کہین تو مبالغہ نہوگا کہ جو خوبیان ایک خوبصورت معشوق مین ہونی ضروریات سے ہین وہ خدا نے اسے سب عطا کی ہین - اچہا چہریرہ بدن - میانہ قد - گورا رنگ - بہولی بہولی البیلی صورت - چمکدار سیاہ بال گورے رنگ پر خوب زیب دیتے تہے پتلے پتلے نازک لب لعل بدخشانی کے جواب ستی ہوئی لمبی ناک نہایت موزون - چہرہ بیضاوی جسکے ہر دو جانب سیاہ زلفین چہٹی ہوئی لہرا رہی ہین - غرض کوئی وصف ایسا نہ تہا جو اڈیلا مین موجود نہ تہا -

اس پیاری پیاری صورت کو دیکھتے ہی ریڈ برن تمام ادہر اودہر کے خیالات بہول گیا والدین کے دل بہی باغ باغ ہو گئے کیونکہ اڈیلا جیسی خوبصورتی مین لاثانی تہی ویسی ہی سیرت مین بہی یکتا تہی ابہی لندن کی ہوا نہین لگی تہی۔

ضیافت وغیرہ کے بعد اڈیلا کلایو کی والدہ اور برنٹ مین شادی کے متعلق گفتگو ہونے لگی دونون رضامند ہو گئین مسز برنٹ اور اڈیلا اسی مکان مین رہنے لگین ادہر ریڈ برن سوچنے لگا کہ کسکے ساتہہ سیر کیا کرون۔ جب ہر طرف سے مایوسی نظر آئی تو ایک روز مسٹر ڈیوس کے گہر پہونچا ڈیوس موجود نہ تہا کٹی نہایت محبت سے پیش آئی اور بولی کٹی۔ بہت روز بعد تشریف لائے۔

ریڈ برن۔ ہان عدیم الفرصتی نے مجبور کر دیا۔

کٹی۔ بیشک آخر لندن کی سیر سے تہوڑے ہی تہکتے ہوئے ہو آپ عدیم الفرصت نہونگے تو اور کون ہوگا۔

ریڈ برن۔ اچہا اگر مین لندن کا اوباش ہون تو تم ہی کون سی اچہوتی ہو۔ دائی سے کیا پیٹ چہپانا مین لڑکپن سے تمہارے حالات جانتا ہون۔

کٹی۔ (مسکرا کر) اوخواہ یہ مین نے آج ہی جانا کہ آپ فوج مین کپتانی نہین کرتے رہے بلکہ دائی کا کام کرتے رہے خوب۔ خیر لیک تو ہنر آیا۔ ہان تب ہی لیڈیون کیساتہہ اکثر رہا کرتے ہو۔

ریڈ برن۔ بیشک اگر تمہین ضرورت ہو تو مبارک سمجہون۔

کٹی۔ خدا ایسے لوگون سے پالا نہ ڈالے۔

ریڈ برن۔ کٹی میری پیاری کٹی۔ درحقیقت جب مین تمہین دیکہہ لیتا ہون تو عجب مسرت ہوتی ہے اور دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔

کٹی۔ بس صاحب زبان سنبہالئے کیا آپ نے مجہے بچی تصور کیا ہے جو کٹی کٹی لکھکر مخاطب کرتے ہین۔

ریڈ برن۔ بہت اچہا کپتان صاحب جو مزاج مین آئے کہو۔

ریڈبرن۔ مجھے کپتان وپتان مت کہو۔

کٹی۔ اور کیا صرف ریڈبرن کہون۔

ریڈبرن۔ نہین "پیارے ریڈبرن" کہو۔

کٹی۔ ایسے کہنے سے فائدہ اور تم اپنے دل مین اپنا اور میرا کیا تعلق سمجھتے ہو۔

ریڈبرن۔ وہی جو جہان سمجھتا ہے۔

کٹی۔ یہ بھی کوئی بات ہوئی کہ آگ لینے آئے اور مالک بن بیٹھے۔

ریڈبرن۔ تو اب اجازت وو ڈیوس بھی آتا ہوگا۔

کٹی۔ وہ منحوس تو کہین بارہ بجے آئیگا اور کچھہ بیٹھو۔

ریڈبرن۔ تو بارہ بجے تک تم تنہا رہتی ہو بڑی بھولی ہو اگر خدانخواستہ مین عورت ہوتا تو پھر دیکھتین کہ کیا کرتا۔

کٹی۔ تو مجھہ مین کس بات کی کمی ہے۔

ریڈبرن۔ تو مجھہ مین کس بات کی کمی ہے۔

کٹی۔ تم سے چھٹکارا نہین جاتا۔

ریڈبرن۔ مین کسطرح دیکھہ سکتا ہون۔

کٹی۔ تم اسی کمرے مین بیٹھے رہنا اول تو وہ آتے ہی کرتا پڑتا بالاخانہ پر چلتا ہے اور اگر بالفرض آیا بھی تو تمہین پردے کے پیچھے چھپا دونگی۔

ریڈبرن۔ بہت اچھا تماشا ہی سہی۔

یہ رائے قایم کرکے بہت دیر تک دونون گفتگو کرتے رہے جب بارہ بجے تو آئے تو ڈیوس نے دروازے پر آواز دی۔ ریڈبرن پردے کے پیچھے چھپ گیا۔

کٹی۔ کیون گرتے پڑتے آرہے ہو۔ اتنی کیون پی لی کسی نے کیا مجبور کیا تھا بخدا مین تو ایسے شرابی کا منہ دیکھنا بھی گناہ سمجھتی ہون۔ ! یہ بھی کوئی مذاق مقرر کر رکھا ہے کہ بارہ بجے نشہ مین چور گھر مین آتے ہے۔

ڈیوس۔ بس بس زبان سنبھال حکومت کرتی ہے کچھہ تیرے باپ کا خرچ ہوتا ہے

کمبخت ابھی گھر سے نکال باہر کرونگا۔
کٹی۔ جی ہان گھر سے نکالنا کچھ ہنسی ٹھٹھا ہے جانتا نہین کہ میرا کیا حق ہے۔
ڈیوس خاموش رہ زیادہ مت بک چل اوپر چلکر چارپائی بچھا۔
کٹی بدین خیال کہ کہین زیادہ تکرار نہو جائے براتی ہوئی چلی اور ڈیوس کو بھی بلایا۔
ڈیوس نے اوپر جاکر ساحرہ نامی خادمہ کو حکم دیا کہ تمام مکان چراغ سے دیکھکر دروازہ بند کردو۔ جب ساحرہ چراغ لیکر مکان دیکھنے لگی تو پردے کے پیچھے ریڈبرن سے آنکھین چار ہوگیئن اور قریب تہا کہ ساحرہ شور مچادیتی مگر ریڈبرن نے جہٹ پٹ دو گنی نکالکر اوسکے ہاتھہ پر رکھدین اور اسطرح زر سے اوسکا منہ بند کرکے اپنے گھر کا راستہ لیا جب گھر پہونچا تو اپنے والد کو منتظر پایا اور دیکھتے ہی بدحواس ہوگیا۔
مسز آرکی بیلڈ۔ خدا کی پناہ دنیا مین لڑکے بہت ہین جوان بہی ہین لیکن ایسا بیباک عیاش ہمنے نہین دیکھا۔
جین۔ جوانی کے دن امنگون کی راتین ہین اور کیا کرے۔
ریڈبرن۔ بس خاموش رہ ایسی پارسا آگئی ہے گھر بہر کو تو بدنام کردیا۔
مسز آرکی بیلڈ۔ ہین یہ گستاخی۔
جین۔ بہلا تم گئے تہے کہان۔
ریڈبرن۔ سیر سے واپس آتے وقت مسٹر آرڈن کے یہان بیٹھہ گیا۔ باتونمین دیر ہوگئی
جین۔ آرڈن تم سے باتین کرکے بہت خوش ہوا ہوگا۔
ریڈبرن۔ آرڈن تم سے باتین کرکے بہت خوش ہوا ہوگا۔
جین۔ (آرکی بیلڈ سے مخاطب ہوکر) دیکھا بہائی ہماری آنکھونمین خاک ڈالتا ہے مسٹر آرڈن تو ابھی یہان سے گیا ہے۔
مسز آرکی بیلڈ۔ ابھی دو منٹ بھی تو نہین ہوئے۔
یہ سنکر ریڈبرن بہت خفیف ہوا جب کچھہ نہ بن پڑا تو الٹی سیدہی سنانے لگا کچھہ دیر بعد سب سو رہے۔ جب اوٹھے تو ریڈبرن جین کے کمرے سے گذر رہا تہا جین نے

ٹہرالیا۔

جین۔ ریڈ برن بات تو سن۔

ریڈ برن۔ بس ایسی باتون کے سننے سے باز آیا رات کی ہی ہوگی۔

جین۔ نہین تمہارے مطلب کی بات ہے۔

ریڈ برن۔ (بیٹھکر) ہان تو کہو۔

جین۔ اڈیلا کلاریو تمہین پسند آئی یا نہین۔ شادی کرنا چاہتے ہو۔

ریڈ برن۔ بہلا ایسی خوبصورت اور نیک لڑکی کسے بری لگیگی۔

جین۔ لیکن وہ تو ایک شخص پر فریفتہ ہے۔

ریڈ برن۔ (متعجب ہوکر) اڈیلا۔

جین۔ جی ہان اڈیلا۔

ریڈ برن۔ بہلا مین بہی تو سنون۔

جین۔ کچھہ دن ہوئے کہ ہربرٹ کے والدین بغرض تلاش رشتہ لارڈ کلاریو کے یہان گئے چندروز تک رہتے سہتے رہے چونکہ ہربرٹ کی خوبصورتی مین کسیکو کلام نہین اسلئے اڈیلا اوسے دیکھتے ہی فریفتہ ہو گئی اور چند ہی روز مین اسقدر دونون مین محبت ہو گئی کہ علیحدہ کرنا محال ہو گیا مگر بدقسمتی سے ہربرٹ کے ساتھہ شادی کرنا مسٹر ہربرٹ اڈیلا کی والدہ نے پسند نہ کیا پس شادی نہو سکی۔

ریڈ برن۔ بچپن مین انسان سے کیا کیا غلطیان نہین ہوتی ہین اگر کبہی محبت ہوئی تو کیا ہوا۔

جین۔ اجی غلطی نہین ابہی تک موجود ہے۔

ریڈ برن۔ مجھے کیونکر یقین آئے۔

جین۔ اپنے والدین سے تصدیق کر سکتے ہو بشرطیکہ وہ بتلانا مصلحت سمجہین۔

ریڈ برن اوسیوقت اپنی ماں کے پاس گیا اور دریافت کرنے لگا۔

ریڈ برن۔ امان کیا اڈیلا مجھے پسند کرتی ہے۔

مسز آرکی بیلڈ۔ بیشک وہ تو دل وجان سے نہین چاہتی ہے۔

ریڈبرن۔ جین کی زبانی معلوم ہوا کہ اوسکو ہربرٹ سے محبت ہے۔

مسز آرکی بیلڈ۔ نہین جین نے تمہین بہکا دیا اوڈیلا ایسی لڑکی نہین ہے۔

ریڈبرن۔ اب وہ میرے ہمراہ کئی دن سے سیر کو نہین جاتی۔

مسز آرکی بیلڈ۔ اوس کی مان کی طبیعت ناساز ہے جاؤ ابھی جاؤ مان بیٹی دونون باغ مین سیر کر رہے ہونگے۔

ریڈبرن اسی اودھیڑبن مین باغ پہونچا جہان دونون سیر کر رہی تہین دونون نے ریڈبرن کو دیکھکر بلا لیا اور محبت و اخلاص کی باتین کرنے لگین۔ کچھ دیر تک تو تینون سیر کرتے رہے بعدہ اوڈیلا کی مان اپنے مکان کو واپس آگئی اور ریڈبرن و اوڈیلا دونون سیر کے لیے پہاڑی کی طرف چلے گئے۔ راستہ مین ریڈبرن اوڈیلا کو خوش کرنیکی غرض سے دلچسپ باتین کرتا گیا۔ اثنائے گفتگو مین کٹی (ڈیوس کی بی بی) کی برائیان بھی ظاہر کین۔ جب ڈیوس کے مکان کے قریب پہونچے تو اوس کٹی نہایت زرق برق پوشاک زیب تن کیے پیچھے سے آنکلی اور بے تکلفی سے ریڈبرن و ریڈبرن پکارنے لگی۔ گو ریڈبرن نے ہر چند چاہا کہ راستہ کاٹ کر چلا جائے اور کٹی سے نہ ملے مگر کٹی جھپٹ کر قریب آپہونچی اور کہنے لگی۔

کٹی۔ کیپٹن صاحب اب تو آنکھہ بچا کر جاؤ گے۔ اچھا اپنا اپنا وقت ہے (اوڈیلا کیطرف اشارہ کرکے) آپ کی تعریف۔

ریڈبرن نے کچھ جواب نہ دیا اور سلام کرکے منہ پھیر لیا کٹی بھی مجبوراً چلی گئی۔ کچھہ دور چلکر اوڈیلا نے ریڈبرن سے دریافت کیا کہ یہی مسٹر ڈیوس کی بی بی کٹی ہے مگر ریڈبرن نے اسکے جواب مین کچھہ نہ کہا اور انکار کرکے ادہر ادہر کی باتین کرنے لگا۔ چلتے چلتے راستہ مین مسٹر آرڈن سے مڈبھیڑ ہو گئی۔

آرڈن۔ یہ ڈیوس کی عورت کیا کہتی تھی۔

ریڈبرن۔ (خفیف ہو کر) یہ کٹی تو نہین تھی نیکن تھی۔

آرڈن - نیکن کو مرے ہوئے تو سال بہر ہوگیا یہ تو کبہی تہی -
ریڈبرن - ہوگی -
ان واقعات کو دیکھکر اڈیلا ریڈبرن کیطرف سے بالکل بدگمان ہوگئی اور ازحد نفرت کرنے لگی جب مکان آئی تو جھٹ اپنے ماں کے کمرے مین گئی اور تمام حالات کہہ سنائے مسز ہربرٹ نے ہرچند اڈیلا کو سمجہایا کہ یہ محض غلط فہمی ہے لیکن اڈیلا کی سمجہہ مین ایک نہ آئی - اتنے مین مسٹر آرکی بیلڈ بہی اخبار ہاتہہ مین لے آ پہونچا اور کہنے لگا کہ دیکھو بیٹی بہی کیسا مکار شخص نکلا کہ جیل توڑکر بہاگ نکلا آج اخبار مین اوسکی فراری کا حال چہپا ہے
اوس روز سے اڈیلا کی نفرت روز بروز بڑہنے لگی - ریڈبرن کے ساتہہ سیر کو جانا بہی بند کردیا اور ہر وقت ہربرٹ کے خیال مین بیقرار رہنے لگی ادہر ریڈبرن نے سوچا کہ کٹی کو ناراض کیا اور اڈیلا بہی ہاتہہ سے گئی - یہ خیال کرکے پہر کٹی کے مکان پر اوسے منانے کے لئے جا پہونچا لیکن کٹی نے ریڈبرن کو دیکھتے ہی پہٹکار بتلائی -
کٹی - خوب جب کہین دال نہ گلی تو یہان آ پہونچے - بس برائے عنایت آپ یہان سے تشریف لیجائیے یہ کوئی چکلہ نہین ہے -
ریڈبرن - بلا سوچے سمجہے ناراض ہونے لگین یہ بہی کوئی انسانیت ہے -
کٹی - جی نہین انسانیت کا برتاؤ تو اوس روز آپ نے کیا تہا -
ریڈبرن - پیاری کٹی پہلے بات تو سن لو پہر ناراض ہو لینا - اصلی بات یہ ہے کہ میری والدین کی رائے ہے کہ اڈیلا سے شادی کرلیں اسلئے ہم دونون اکثر سیر کو جایا کرتے ہین بس یہی وجہ تہی کہ جسکے سبب سے مین اوس روز تم سے ملنے سے کتراتا تہا اور کوئی بات نہین ہے -
کٹی - تو مبارک ہو - جب اڈیلا سے شادی ہوگی تو ادہر ادہر دوڑتے کیون کہاتے پہرتے ہو تشریف لیجاؤ -
ریڈبرن - اوہ اب تم ایسی باتین کروگی - میری طرف سے یہ سردہری - پیاری شادی کرلیا اور بات ہے اور محبت دوسری چیز ہے -

یہ سنکر کٹی نہ معلوم کس مصلحت سے ریڈبرن کو بلاکر دروازہ کے پاس لیگئی۔ اور کہنے لگی۔ بس اب بہتر یہی ہے کہ آپ تشریف لیجائیں۔ ریڈبرن نے ہرچند اصرار کیا لیکن کٹی نے ایک نہ مانی جاتے وقت ریڈبرن نے کہا کہ پندرہ روز بعد مین ایک پارسل عمدہ چیزونکی بھیجونگی منظور کرلینا کٹی نے منظور کرلیا اور ریڈبرن چلا گیا۔

گھر پہونچکر ریڈبرن نے گاڑی تیار کرائی اور چند خادمون کو لیکر بازار پہونچا اور بہت سی بیش قیمت چیزین خریدکر پارسل بنوائی اور مس کٹی کے نام روانہ کردی چند روز تک اپنے مکان پر آرام سے بیٹھا رہا کیونکہ کٹی کے مکان پر جانیکی اوسے جرات نہوئی اوسیلا ناراض ہی ہوگئی تھی۔ ادہر جب مس کٹی کو انتظار کرتے کرتے بہت دن گذر گئے تو اوس نے ساحرہ کے ہاتھ ایک خط ریڈبرن کے پاس اوس کے بلانے کے لئے روانہ کیا۔ پھر کیا تھا ریڈبرن خط دیکھتے ہی آموجود ہوا۔

کٹی۔ تم ناراض ہوگئے تھے کیا۔

ریڈبرن۔ نہین مین بھلا تم سے ناراض ہوسکتا ہون۔

کٹی۔ تو پھر اتنے روز تک کیون نہین آئے۔

ریڈبرن۔ اسی خیال سے کہ شاید تم ناراض ہو۔ خیر شکر ہے کہ طرفین مین سے کوئی بھی ناراض نہین ہے۔ لیکن کٹی یون کب تک پوشیدہ طور پر ملتے رہینگے۔ بہتر ہے کہ ہمارا تمہارا تعلق مستحکم ہوجائے۔

کٹی۔ یہ کسطرح ہوسکتا ہے۔ مین بیاہی ہون اور تمہاری شادی ہونیوالی ہے بھلا پھر تو لوگ کیا کہینگے۔

ریڈبرن۔ لوگ کیا کہینگے جب ہم یہان سے بھاگ ہی جائینگے تو کوئی کیا کہہ سکتا ہے اور کہین گے بھی تو کس سے۔

کٹی۔ مین تو یہ ذلت گوارا نہین کرسکتی۔

ریڈبرن۔ تو کیا مجھسے کچھ بھی محبت نہین ہے۔

کٹی۔ اگر محبت نہوتی تو یون آپ آج میرے گھر مین بیٹھے ہوتے۔

یہ کہکر کٹی ریڈ برن کو وہین بیٹھا چھوڑکر بالاخانہ پر گئی - تہوڑی دیر تک تو ریڈ برن انتظار کرتا رہا لیکن جب کٹی نہ آئی تو بیقرار ہوگیا۔ آخر ش ساحرہ آئی اور کہنے لگی کہ صاحب ہماری لیڈی صاحبہ بہت خفا ہو رہی ہین آپ اپنے مکان کو تشریف لیجائیے پہلے تو ریڈ برن مذاق سمجھا مگر جب ساحرہ نے سنجیدگی سے سمجہایا تو اوسے یقین آگیا اور بہت ہی برانگیختہ ہوکر وہان سے چلا گیا۔

بیسوان باب

یک نشد دو شد

ریڈ برن ڈیوس کے مکان سے اپنے گہر آیا کہانا تیار تہا سب دسترخوان پر بیٹھ گئے جین نے سر آرکی بلیڈ کے ہاتہ مین اخبار دیکہکر اوسے لیلیا اور پڑہنے لگی پڑہتے پڑہتے مندرجہ ذیل خبر جین نے باواز بلند پڑہی۔

" افسوس ہے کہ مسٹر ہربٹ کے والد بزرگوار مسٹر سٹین فیلڈ کا انتقال ہوگیا خدا مرحوم کو غریق رحمت کرے " یہ خبر سنتے ہی اڈیلا زار زار رونیلگی اوسکے رونے پر ریڈ برن نے باہستگی اپنی والدہ سے دریافت کیا کہ " تم تو کہتی تہین کہ اڈیلا کا ہربرٹ سے کچھ تعلق نہین ہے۔ اگر محبت نہوتی تو اب ہربرٹ کے والد کی وفات پر گریہ وزاری کیون کرتی " ماں نے بیٹے کی بات باتون مین ٹالدی مگر کوئی معقول جواب نہ دیسکی - اب تو ریڈ برن اڈیلا کی جانب سے بالکل مشکوک و بدگمان ہوگیا۔

ابہی یہ سب کہانا ہی کہا رہے تہے کہ ایک شخص خط لیکر آیا اور سر آرکی بلیڈ کو دیدیا خط ڈیوس کا تہا جسمین مندرجہ ذیل مضمون تہا۔

جناب من - مین مدت سے حضور کے ہان ملازم ہون اور نمکخوار قدیم ہون مین نہین چاہتا تہا کہ اس آخری عمر مین اور کہین جاکر پناہ لون مگر کیا کرون واقعات نے مجبور کردیا ہے اسلئے استعفا پیش کرکے ملتجی ہون کہ اب بجائے میرے کوئی اور شخص مقرر کردیا جائے مین نے مکان بہی خالی کردیا ہے اور کل حساب بہی آپ کو پرسون سمجہا چکا

ہون۔

آپکا خادم مہنکوار قدیم ڈیوس ہیڈ گماشتہ

ڈیوس کے استعفے کا مضمون سنکر ریڈبرن کے چہرے کا رنگ فق ہوگیا اور سمجھ گیا کہ ضرور ڈیوس کو معلوم ہوگیا ہے۔ کہانا وغیرہ چہوڑکر فوراً اصل حال دریافت کرنیکی غرض سے ڈیوس کو معلوم ہوگیا ہے۔ کہتا ادھر راستہ مین ایک شخص سے سنا کہ ڈیوس نے اپنی بیوی کیٹی کو گھر سے نکال دیا ہے۔ یہ سنتے ہی منہہ پر ہوائیان اوڑنے لگین کہ اب سب راز فاش ہوگیا۔ گھبرایا ہوا فوراً مکان پر آیا لیکن کسی سے ذکر نہ کیا۔

اسی رنج وغم مین دو ہفتے گذر گئے اڈیلا کی طرف سے ازحد نفرت کا اظہار ہونیلگا اس واقعے کے بیس روز بعد جب دوسرے وقت یعنی دوپہر کے وقت سب دسترخوان پر بیٹھے ہوئے تہے تو ڈاکیہ نے ایک خط لاکر مسٹر آر کی بلیڈ کے ہاتھ مین دیا جو کہ مسٹر آر کی بلیڈ کی معرفت ریڈبرن کو بہیجا گیا تہا۔ مسٹر آر کی بلیڈ نے خط جین کو دیا کہ اسے ریڈبرن کو دیدو۔

جین۔ (خط لیکر) کیون ریڈبرن پڑہون۔

ریڈبرن۔ تم ہمیشہ یہی خیال کیا کرتی ہو کہ میرے معاملات والد صاحب سے پوشیدہ بہی ہوتے ہین۔ پڑہ ڈالو۔ ایسی کوئی بات نہین ہے جو اپنے والد سے پوشیدہ رکہون۔

جین نے اجازت پاتے ہی فوراً لفافہ چاک کرکے خط پڑہنا شروع کیا۔ مضمون مندرجہ ذیل تہا۔ دہو ندا۔

انرولٹن

۱۴ جون ۱۸۳۵ء

کپتان ریڈبرن صاحب۔ میرے موکل مسٹر ڈیوس نے آپ پر اپنی بیوی کیتھرین ڈیوس یعنی مسس کیٹی کے اغوا کا دعوے کیا ہے اس لئے بذریعہ نوٹس ہذا آپ سے یہ دریافت کیا جاتا ہے کہ آپ اپنے مربی کا نام تحریر فرمائین تاکہ پیروی مقدمہ کی۔

کی جائے۔

آپ کا نمک خوار فلپس ول برسٹر ایٹ لا

نوٹس کے سنتے ہی سب کے چہرے زرد پڑ گئے ریڈبرن کے والدین سخت شرمندہ ہوئے آج ریڈبرن کو کامل یقین ہو گیا کہ اب اڈیلا ہاتھ سے گئی کیونکہ اس وقت اڈیلا مع اپنی بیٹھی ہوئی تھی اور یہ مضمون بغور سن رہی تھی والدین نے بھی ریڈبرن کو سخت سست کہنا شروع کیا۔ مس حبین نے طعن و تشنیع سے ناک میں دم کر دیا۔ اڈیلا مع اپنی والدہ کے دوسرے روز اپنے مکان واپس چلی گئی۔

اکیسواں باب

شراب خانہ خراب

اب ہمارے منتشر خیالات پھر انجسر کی طرف چلتے ہیں جہاں کہ لیوسی و فریڈرک ہنوز زندگی بسر کر رہے ہیں۔ لیوسی نے حسب عادت بذریعہ سلائی گذران کا ذریعہ پیدا کر لیا ہے اور فریڈرک جب فوج سے چھٹی پاتا ہے تمام وقت اپنے گھر پر گذارتا ہے ایک روز جب فریڈرک فوج میں پہونچ گیا تو معلوم ہوا کہ ایک ضروری چیز وہ مکان پر بھول آیا ہے فوراً دوڑ گیا لیکن مکان میں داخل ہوتے ہی رہ گیا دیکھا کہ لیوسی تو چارپائی پر بیہوش پڑی ہے لڑکا پاس کھڑا ہے اور گریہ و زاری میں مصروف ہے مالک مکان بھی پاس بیٹھی ہے۔ یہ حالت دیکھتے ہی فریڈرک بدحواس ہو گیا اور لڑکے سے دریافت کیا کہ کیا ماجرا ہے لڑکے نے سسکیاں لیتے ہوئے بتلایا کہ ابھی ایک خط آیا تھا اوسکو دیکھکر اماں جان بیہوش ہو گئی ہیں۔ یہ سنتے ہی فریڈرک نے جھپٹ کر میز پر وہ خط اوٹھایا اور پڑھنے لگا۔

خط

مس لیوسی تمہیں معلوم ہو گا کہ میں نے اتنی مصیبت کسکی وجہ سے اوٹھائی یہ سب تمہارے خاوند فریڈرک کے کرتوت ہیں اور وہ خط جو اُس نے

مجھے بھیجا تہا تمنے بہی دیکہا ہوگا اوسنے مجھے جلا کر خاک کر ڈالا ہے مین تمہین آگاہ
کرتا ہون کہ ایکدن اسکا بدلہ ضرور لونگا۔ تمہارے خاوند کی وحشیانہ کارروائی
نے مجھے بدلہ لینے پر آمادہ کردیا ہے۔ خیر اسجگہہ مین تمہین ایک بات اور بتاتا ہون
کہ جب تمہارا خاوند پیرس سے گرفتار ہوکر پانچسٹر لایا گیا تو وہان آکر پہلے تو حسب
سابق پانچسو کوڑے پڑے جو تمہین بہی معلوم ہوگا لبعدہ اوسکی بغل کے
نیچے انگریزی حرف ڈی بناکر داغا گیا۔ یہ واقعہ اوسنے تمہین نہین بتلایا ہوگا
اسلئے لکہدیا ہے ہان چونکہ اس خط پر لندن کی مہر لگی ہوئی ہوگی اس سے
یہ مت سمجہنا کہ تم مجھے لندن مین گرفتار کراسکوگی بہلا مین ایسا بیوقوف کہان
مین کسی کے ہاتہہ نہین آسکتا۔

راقم تمہارے خاوند کا جانی دشمن ہٹمیں

فریڈرک کے خط پڑہتے پڑہتے لیوسی نے آنکہین کہولدین فریڈرک نے لیوسی کو گلے لگایا اور
کہنے لگا کہ اگر مین داغی ہوگیا تو تم کیون رنجیدہ ہوتی ہو جہان اور سختیان برداشت کی ہین
وہان یہ بہی اور سہی۔ غرض فریڈرک اپنی بی بی کی تسلی وتشفی کرکے فوج مین واپس آیا اور
قواعد کرنیلگا لیکن بیچارے کا ایسا حال ہے کہ پاؤن کہین کا کہین پڑتا ہے جسم کانپتا ہے
دائین بائین کے سپاہیون کو دیکہکر قواعد کر رہا ہے۔ افسر و بگل کی آواز اسے ذرا بہی
نہین سنائی دیتی اتنی خیریت تہی کہ لفٹنگلی فریڈرک کو اس حالت مین نہین دیکہا ورنہ لینے کے
دینے پڑجاتے جب قواعد ہوچکی تو فریڈرک کے دوستون نے اوسکی یہ حالت دیکہکر دریافت
کیا کہ آج تم ڈبل ایکس کی پی آئے ہو۔
فریڈرک۔ مین نے آجتک کبہی زبان پر بہی نہین رکہی۔
ایک سپاہی۔ ہان یہی تو وجہ ہے کہ ہمیشہ غمگین رہتے ہو ورنہ اگر عادی ہوتے تو زندگی
خوشی سے کٹتی اور شیرمردگی کا پتہ بہی نہوتا ایک بیک رفع کسل کو کافی ہوتا۔
فریڈرک شراب کی تعریف سنکر دس بارہ سپاہیون کے ہمراہ شراب خانہ پہونچا اور ایک
گنی نکالکر دی اور چند بوتلین برانڈی کی خریدین۔ ابہی چند ہی قطرے زبان پر رکہے تہے

کہ ایسا معلوم ہوا کہ کسی نے حلق پر چھری پھیر دی دل گھبرانے لگا اور قے شروع ہوگئی بوتل ہاتھ سے پھینکدی اور گرتا پڑتا گھر لوٹ آیا۔

ناظرین کو یہ بھی معلوم ہے کہ ابھی لینگلی وریڈیر بن جبکہ رخصت سے واپس آکر شراب پی پیکر گلیہ نہیں مست پھر رہے ہیں راستہ میں فریڈرک کو لینگلی ایک مکان کے بالاخانہ پر کھڑا ہوا نظر آیا تھوڑی ہی دیر بعد جب لینگلی نیچے اونے لگا تو زینہ سے لڑ کھڑاتا ہوا نیچے آرہا۔ فریڈرک نے دیکھکر اپنے افسر کو اوٹھایا کپڑے وغیرہ صاف کیئے پہلے تو لینگلی نے فریڈرک کا شکریہ ادا کیا مگر جب کپڑے وغیرہ صاف ہوگئے تو کہنے لگا۔

لینگلی۔ کیوں فریڈرک آج تمنے شراب پی رکھی ہے۔

فریڈرک۔ آپ ہی حالت نشہ میں ہیں جب ہی تو زینہ سے نیچے گر پڑے

لینگلی۔ ہمت تیرے مکار کی زینہ سے میں گرا تھا یا تو۔ احسانمند تو ہوتا نہیں اگر میں نہوتا تو نہ معلوم کیا حال ہوتا۔

فریڈرک۔ افسوس کہ اوسوقت کوئی نہ تھا ورنہ بتا دیتا کہ کون گرا تھا۔

یہ کہکر فریڈرک کو خیال آگیا اور فوراً ہی وہاں سے مکان کیطرف روانہ ہوا اور اپنی بی بی بچہ کو پیار کرکے پاس بٹھایا اور کہنے لگا "پیاری لیوسی آج مجھسے بڑی خطا ہوئی میں سپاہیوں کے نفروں میں آکر چند قطرے شراب کے پی گیا جسکا ابتک افسوس ہے میں تم سے عہد کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی زبان پر بھی نہ رکھونگا۔

یہ سنکر لیوسی مسکرائی اور اقرار گناہ پر اپنے خاوند سے نہایت خوش ہوئی سچ ہے نیک بندی وہی ہیں جو ابتدا ہی میں اپنے گناہوں کا اقرار کرکے نجات ابدی حاصل کرتے رہیں۔

بائیسواں باب

جسمیں لاٹھی اوسکی بھینس

جب فریڈرک فوج میں واپس جانیلگا تو لیوسی کسی خاص کام کے لئے ایک گاؤں تک اوسکے ساتھ گئی۔ فریڈرک تو آگے چلا گیا لیوسی اپنا کام کرتی رہی جب کہ واپس

آنے لگی تو گلی میں ریڈبرن کو کھڑا پایا۔ دیکھتے ہی منہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں چونکہ آدمی تجربہ کار تھی اسلیئے ریڈبرن کو جرأت نہوئی کہ زبردستی لیوسی کو پکڑلے۔ لیوسی نے لڑکے کو گود میں اوٹھالیا اور یہ خیال کہ کہیں ریڈبرن پیچھے پیچھے آکر مکان نہ دیکھ لے اور ہمیشہ کے لیے خرابی پیدا کرے پیچیدہ گلیوں میں ہوکر مکان کیطرف جھپٹتی ہوئی چلی گئی۔ ریڈبرن پیچھے پیچھے بکتا ہوا چلا مگر لیوسی نے ایک بات کا جواب نہ دیا۔ آخرکار جب ریڈبرن ایک تنگ کوچہ میں پہونچا جہاں بوجہ تاریکی آدمی کی شکل بمشکل نظر آسکتی تھی تو ایک شخص نے اسکا گلا پکڑلیا۔ ہمیں اپنے ناظرین کو یہ بتلانے کی ضرورت نہیں کہ ریڈبرن اب فوج میں کپتان تہا لیکن تاہم اتنا بزدل تہا کہ چوہے کو بھی دیکھکر کانپ اٹھتا تہا۔ ریڈبرن اس آدمی کو دیکھکر چلا اوٹھا مگر جب اوسنے تسلی دی تو خاموش ہوا۔

اجنبی۔ میں تمکو نقصان پہونچانا نہیں چاہتا بلکہ روپیہ چاہتا ہوں اور تم لیوسی۔ پس تم مجھے روپیہ دو اور میں لیوسی۔ میں نے تمہاری سب باتیں سنی ہیں۔

ریڈبرن۔ تو یوں کہو کہ کام بنگیا ہاں یہ تو بتلاؤ کہ تم کون ہو۔

اجنبی۔ یہاں ٹہرنا ٹھیک نہیں ہے چلو مکان پر چلکر باتیں کرینگے۔

یہ سنکر ریڈبرن کو ایک ایسے تنگ و تاریک مکان میں لیگیا

شخص ریڈبرن کو ایک ایسے تنگ و تاریک مکان میں لیگیا کہ جسمیں انسان تو کیا حیوان تک کو بھی جاتے ہوئے خوف معلوم ہو۔ ایک نہایت خراب بدبودار تاریک کمرے میں لے گیا اور کپتان صاحب کو بیجا کر بٹھایا اور خود روشنی لینے چلا گیا جب روشنی لایا تو ریڈبرن اوس مکان اور آدمی کی شکل دیکھکر بہت ڈرا کیونکہ اس آدمی کو اگر خبیثوں کا چچا کہیں تو مبالغہ نہوگا۔ لیجیے حلیہ بھی ملاحظہ فرمایئے۔ پست قد آنکھیں چھوٹی چھوٹی جیسے ریت میں ٹھوک دیا ہو۔ پیشانی بہت ابھری ہوئی۔ ناک چپٹی۔ رنگ سیاہ جس سے توا بھی شرمندہ تہا۔ بدن مثل کپے کے پہولا ہوا تہا چہرے پر ہزاروں داغ جنمیں میل بھرا ہوا تہا۔

ریڈبرن۔ تم کون ہو اور کیا نام ہے۔

اجنبی - یہ تو مین نہین بتلا سکتا ہون کہ مین کون ہون مگر چونکہ مجھسے تمہین بہت کام پڑیگا
اسلیئے میرا نام اسمتھ فرض کرو۔
ریڈبرن - تو کیا تم مجھے لیوسی کو دلا سکتے ہو۔
اسمتھ - بیشک مین تمہین جسوقت خط بھیجون فوراً مقام مقررہ پر آجانا اور وہان
لیوسی کو حاضر پاؤگے۔
ریڈبرن نے اسمتھ کو چند پاونڈ دیئے۔ اور سلام کرکے فوج کیطرف چلدیا۔ اب فریڈرک
کا حال سنئے فوج مین جاکر معمولی فرائض ادا کرنے کے بعد دوستون کی ترغیب سے
پھر شراب خانہ گیا اور جام پر جام اوڑانیلگا۔ جب خوب نشہ مین چور ہو گئے تو اتفاقاً
لینگلی اور ریڈبرن اوسیوقت وہان پہونچے سپاہیون کو دیکھکر از حد خفا ہوئے۔
لینگلی - اوخو۔ فریڈرک آج تو خوب سرور مین ہو۔ اچھا اب چلو تمہین شراب پینے کا
مزا اور اسکا نتیجہ دکھائینگے۔
باقیماندہ سپاہی کپتان اور رسالدار کو دیکھکر بھاگ گئے۔ بس دونون نے فریڈرک
کو گرفتار کرلیا اور کشان کشان کپتان ونڈہم کے پاس لیگئے۔ کپتان دیکھتے ہی آگ بھبوکا
ہوگیا اور شیر کے مانند چلاکر بولا۔
ونڈہم - ہان فوج مین نوکری کرنے چلے ہین تمام دن عیاشی مین گذرانا اور اپنے پہرہ
سے غافل رہنا۔ فریڈرک تمھارا جرم اس قابل ہے کہ پھر مثل سابق سزا دیجائے لیکن
خیر مین درگذر کرتا ہون اور صرف یہ سزا دیتا ہون کہ تم ایک ہفتے تک مکان مت جاؤ اور
شبانہ روز فوج مین حاضر رہو۔
لینگلی - اجی یہ بڑا مکار ہے دو دفعہ سزا مل چکی ہے لیکن کچھ اثر نہین۔
ریڈبرن - جبتک اسکی کھال نہ اوکھاڑی جائیگی یہ ہرگز نہ مانیگا۔
ونڈہم - فریڈرک جاکر اور اپنا کام کرو۔
اسطرح سخت و سست سنتا ہوا بیچارہ فریڈرک اپنی بارک مین چلا گیا اور اسطرح
قید ہوگیا۔ ادہر لیوسی کو فریڈرک نے خط بھیجا کہ مین ایک ہفتہ کے لیئے

دن گذر گئے تو لیوسی کو فریڈرک نے خط بھیجا کہ مین ایک ہفتہ کے لئے قید ہو گیا ہون تم آکر مجھسے ملجاؤ۔ لیوسی لڑکے کو ہمراہ لے فوراً فوج مین پہونچی فریڈرک نے حسب عادت دونون کو گلے سے لگایا اور کہنے لگا۔

فریڈرک۔ تمنے اور بھی کچھ سنا ہے تمھارے والد صاحب نے مسٹر آرکی بلڈ کی ملازمت سے استعفا دیدیا ہے اور مڈلٹن مین جاکر ریڈبرن پر نالش کردی ہے کہ اسنے میری بی بی کو مجھسے بدظن کرکے خود تعلق پیدا کرلیا ہے۔

یہ سنکر لیوسی کو بہت افسوس ہوا مگر کیا کرسکتی تھی قہر درویش برجان درویش۔ فریڈرک بہت سی نصیحتین کرکے واپس مکان کیا اور جلد مکان آنیکا وعدہ کیا جب لیوسی مکان پر پہونچی تو لڑکے کو سلاکر خود خانگی کامون مین مصروف ہوگئی ابھی بہت دیر نگذری تھی کہ ایک عورت لیوسی کے پاس دوڑی ہوئی آئی اور کہنے لگی کہ تمھارے والد صاحب مسٹر ڈیوس آئے ہین۔ اونھون نے تمھارے تمام گذشتہ قصور تمکو معاف کرکے اب تم سے ملا چاہتے ہین۔

لیوسی۔ کہان ٹھہرے ہین؟

عورت۔ پاس ہی ایک مکان مین۔

لیوسی چونکہ فریڈرک کی زبانی ابھی سُن چکی تھی کہ ڈیوس نے ملازمت چھوڑدی ہے اسلئے اوسکو ذرا بھی شبہ نہ ہوا۔ لیس لڑکے کو سوتا چھوڑکر اوس عورت کے ہمراہ ہولی وہ مکار راستے پیچیدہ گلیون کی راہ سے ایک خوفناک مکان مین لیگئی جسمین جانے سے اول تو لیوسی نے انکار کیا لیکن اوسکے اصرار سے چلی گئی۔ مکان بالکل تاریک تھا اُس عورت نے لیوسی کو ایک کمرے مین بٹھادیا اور خود چراغ لانے کے بہانہ سے باہر آئی۔ باہر آتے ہی کمرہ کا دروازہ بند کرکے قفل لگادیا۔ اب تو لیوسی کو کامل یقین ہوگیا کہ میری ساتھ دغا کیگئی ہے ہرچند شور کیا مگر کسی نے شنوائی نہ کی۔

اب ہم لیوسی کو اسی حالت مین چھوڑتے نوج کے احاطہ مین داخل ہوتے ہین۔ جہان فریڈرک بیٹھا ہوا طرح طرح کے منصوبے گانٹھ رہا ہے۔ اسی اودھیڑبن مین تھا

ایک لڑکے نے فریڈرک کے ہاتھ میں ایک رقعہ لاکر دیا جس میں درج تہا کہ فلان نمبر کے مکان میں لیوسی دغا سے لیجاکر قید کردی گئی ہے اگر تمکو اوسکی عصمت بچانا منظور ہے تو فوراً سب کام چھوڑ کر وہان پہونچو۔ خط پر بجاے راقم کے ایک گمنام دوست لکہا تہا۔

فریڈرک یہ خط دیکھتے ہی جوش سے کانپ اوٹہا آو دیکہا نہ تاؤ فوراً بارکون سے کود کر نکلا کہ روانہ ہوا جب اُس کوچہ میں پہونچا جسمین وہ مکان تہا ایک شخص ادس سے ملا اور کہنے لگا کہ لیوسی ابھی ابھی فریب سے فلان مکان میں بلائی گئی ہے تم بلاخوف وخطر اندر چلے جانا عورتین تمھین اندر جانے سے منع کرینگی لیکن کسیکی ایک نہ سننا اگر کوئی زیادہ تین پانچ کرے تو دو ہاتھ مار دینا۔ یہ ہدایت سنکر فریڈرک دوڑا چلا گیا اور جاتے ہی مکان کے اندر داخل ہوگیا تو اوسے ایک کمرے سے رونے کی آواز آئی تاڑ گیا کہ ضرور لیوسی اسمین ہے فوراً قفل توڑ کر اندر گھس گیا دیکہا کہ لیوسی گریہ وزاری کر رہی ہے اور ریڈبرن اوسے دہمکا رہا ہے اندر جاتے ہی ریڈبرن کو اس زور سے دے پٹکا کہ بیہوش ہوگیا ریڈبرن کو بیجان سمجھکر فریڈرک مارا مارا اپنے مکان کو واپس آیا دیکہا کہ بچہ ابھی تک سورہا ہے دونون نے شکر الٰہی ادا کیا بعد لیوسی نے تمام سازش ابتدا سے انتہا تک کہہ سنائی فریڈرک لیوسی کو وہین چھوڑکر فوج میں آیا اور کپتان ونڈہم سے کل واقعات بیان کرکے انصاف کی درخواست کی۔

ونڈہم۔ تو اب تم کیا چاہتے ہو۔

فریڈرک۔ انصاف ریڈبرن نے مجھپر بڑا ظلم کیا ہے اگر آپ بھی انصاف نکرینگے تو فرمایئے کسکے پاس جاؤن۔

ونڈہم۔ کچھ ثبوت بھی ہے۔

فریڈرک۔ (وہی خط جو اوسے ملا تہا) لیجئے یہ خط ہے مگر حضور کی باتون سے مترشح ہوتا ہے کہ آپ معاملہ کو ٹال مٹول میں ڈالا چاہتے ہیں اگر یہی بات ہے تو مین کچھ اور انتظام کرونگا۔

ونڈہم۔ (خط لیکر) بدمعاش ہمین دہمکاتا ہے تیری عورت خود ناحق ہوگی جب تو چلی گئی

کپتان وندہم اوسوقت بیٹھا ہوا سگریٹ پیتا تھا او سنے وہ خط جو فریڈرک کے پاس بطور ثبوت موجود تھا دوسرے سگریٹ پر لگا کر جلادیا اور جب فریڈرک نے خط مانگا تو افسوس کر کے کہنے لگا کہ خط غفلت سے جل گیا۔ فریڈرک رنجیدہ اور مایوس ہو کر چلنے لگا کہ ونڈہم کو رحم آیا اور فرمایا کہ ہم نے تمہاری ہفتہ بھر کی قید معاف کی اور اسکا انتظار کرو

ناظرین دراصل بات یہی تھی کہ کپتان رڈبرن نے ونڈہم کو پہلے ہی رشوت دیکر راضی کر لیا تھا اب تو معاملہ رفع دفع ہو گیا۔

تیئسواں باب

چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی

یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ ہر ایک خواہشات کی عادت انسان سے ترک ہو سکے ہاں شراب ایک ایسی چیز ہے کہ جو ایک مرتبہ منہ سے لگی ہوئی تمام عمر چھٹنی دشوار ہے بلکہ ناممکن ہی ہو جاتی ہے وہ شراب ہے۔

ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب فریڈرک نے ایکمرتبہ اپنے دوستوں کی ترغیب سے شراب پی تھی تو کسقدر نادم ہوا تھا اور لیوسی سے اقرار کیا تھا کہ آیندہ کبھی نہ چھوونگا حالانکہ فریڈرک ایک معمولی دل کا آدمی نہیں ہے کہ ایک معمولی ترغیب سے اپنے وعدے کو توڑ دے نہیں فریڈرک وہ بہادر شخص ہے کہ وفائے وعدہ کے لئے دنیا کی بڑی سے بڑی تکلیف گوارا کر نیکے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے لیکن افسوس کہ اس نابکار کے پھندے سے فریڈرک بھی نہ بچ سکا۔ بیرا سے کمزور طبیعت والو آپ کس ہر تے پر اپنے یار دوستوں کی خوشنودی کے لئے ایک آدھ پیک پی لیتے ہیں۔

غرض جب فریڈرک وعدہ شکنی کے لئے ہو گیا تو اسنے کھلم کھلا شراب پینی شروع کی اہی بیچاری لیوسی جو اپنی محنت و مشقت سے جو کماتی ہے علاوہ اپنی تنخواہ کے فریڈرک وہ بھی شراب میں اڑا دیتا آخر نوبت یہانتک پہونچی کہ دلمیں تنگ آگئی اور ہر چند سخت سے سخت محنت کی لیکن فاقہ کشی سے نہ بچ سکی۔ در صورت شدت محبت کبھی فریڈرک سے شکایت نکی

کہ ہم دونوں ماں بیٹے تمہاری بدولت تکلیف اٹھاتے ہیں اور ان حضرت کو بھلا کب خیال ہو سکتا تھا۔ قصہ کوتاہ چند ہی روز میں فریڈرک ایسا از خود رفتہ ہوگیا کہ دین و دنیا کی مطلق فکر نہ رہی کیسی لیوسی اور کہاں کا بچہ ہر وقت اپنی دھن میں بدمست رہنے لگا ایک روز جب فریڈرک گھر آیا تو کہنے لگا کہ لیوسی ہماری فوج کا تبادلہ شہر ڈلٹن کو ہوگیا ہے اسلئے ہمیں دو تین روز بعد وہاں جانا پڑیگا بہتر ہے کہ تم آج ہی روانہ ہو جاؤ پرسوں تک میں بھی روانہ ہو جاؤنگا اور تمہارے پاس نقدی کسقدر ہے۔

لیوسی۔ صندوقچہ دکھلاکر) لو دیکھو ایک پاؤنڈ پندرہ شلنگ پڑے ہیں۔

فریڈرک (ایک پاؤنڈ لیکر) بس یہ پندرہ شلنگ تمہارے لئے کافی ہیں یہ ایک پاؤنڈ میری شراب کے کام آویگا۔

لیوسی۔ (دم بخود ہوکر) بہت اچھا۔

یہ کہکر ہمارا متوالا ہیرو لیوسی کو وہیں چھوڑ کر شراب خانے چلدیا لیوسی اپنے شوہر کی یہ حالت دیکھکر روتی رہی۔ کہاں ایک روز وہ تھا کہ فریڈرک کو لیوسی کہ فریڈرک کو لیوسی کی ایک لمحہ کی جدائی ناگوار تھی یا اب تین روز پہلے ہی لیوسی کو ڈلٹن جانیکا حکم دیتا ہے۔ غریب لیوسی یہ حالت دیکھکر بہت دیر تک روتی رہی ماں کو روتے دیکھکر بچہ بھی بلبلانے لگا لیکن کیا کر سکتی تھی مجبوراً لیوسی نے تمام اسباب فروخت اور جو سوداگروں سے سلائی کا باقی تھا وصول کر لیا اور بچہ سمیت چھکڑے میں سوار ہوکر ڈلٹن کو روانہ ہوئی۔ چھکڑا بھی ایسا تھا کہ صرف چار میل ایک گھنٹے میں جاتا تھا اور ڈلٹن مانچسٹر سے اسی کوس کے فاصلہ پر ہے راستہ میں اکثر کئی کئی میل لیوسی کو پیدل بھی چلنا پڑا مگر چھوٹے فریڈرک کو حتی الوسع اوس نے تکلیف نہیں ہونے دی۔ جب کئی روز بعد لیوسی ڈلٹن میں پہونچی تو جاکر سرائے میں اسباب وغیرہ رکھا اور بچہ کو ساتھ لے شہر میں مکان تلاش کرنیکے لئے گئی۔

صبح کا سہانا وقت۔ باد صبا کا چلنا جو کہ مردہ سے مردہ دلونکو شگفتہ کر دیا کرتی ہے ہر فرد بشر اپنی اپنی نئی امنگیں لئے ہوئے بستر سے اوٹھتا ہے۔ اسوقت لیوسی ابھی چند ہی قدم چلی ہوگی کہ مسٹر ڈلویس کو دیکھا کہ جھومتا ہوا جارہا ہے اسکا مغموم دل باپ کرے

دیکھکر یہ آیا اور روتی ہوئی اباجان اباجان کہکر آواز دی۔ ڈیوس لیوسی کو دیکھکر کھڑا ہوگیا
بچاری مصیبت کی ماری پاس آتے ہی ایک باحیا اور سعادتمند لڑکی کی طرح باپ کے
پاؤن پر گر پڑی مگر افسوس کہ اس سنگدل کے کان پر جون تک نہ رینگی مثل تصویر خاموش
کھڑا رہا اور دیکھا کیا۔

لیوسی۔ (ہچکیان لیتے ہوئے) یہ تمہاری نازون کی پالی لیوسی قدمون پر پڑی ہے۔
اسپر رحم کرو۔ رحم کرو۔

ڈیوس۔ (چین بجبین ہوکر) بس بس جاؤ جاؤ اپنا کام کرو۔ اس مکاری سے کیا فائدہ
توبہ توبہ صبح صبح بدبخت کا منہ دیکھنا پڑا۔

لیوسی۔ اباجان مین تمہاری لیوسی ہون۔ یہ مت سمجھیے کہ مین کسیطرح کی آپ سے
امداد چاہتی ہون نہین ایک محبت کی نظر۔

ڈیوس۔ (نشہ کی حالت مین) ہٹو مین ایک کام کو جارہا ہون مجھے دق نکرو۔

چھوٹا فریڈرک ایک غیر شخص کے ساتھ اسطرح باتین کرتے دیکھکر اور ابا ابا کہتی
سنکر بہت ہی حیران ہوا کیونکہ اس نے اپنے ہوش مین آجتک کبھی نہ دیکھا تھا جب۔
ڈیوس کی سنگدلی اور اپنی مان کی عاجزی دیکھی تو سمجھا کہ میری مان اور اسمین تنازعہ
ہوگیا ہے چنانچہ رو رو کر کہنے لگا۔

فریڈرک۔ (بھولے لہجہ مین) امان چل۔ اس مردار سے مت بول یہ تو مارتا ہے چل
گھر کو چلین اس سے بات نہ کر۔

لیوسی نے فریڈرک خورد کی بات کا کچھہ خیال نہ کیا اور متواتر عجز و انکساری کیساتھ
ڈیوس سے معافی مانگتی رہی۔

ڈیوس۔ معلوم ہوتا ہے کہ میری پیشینگوئی جو مین نے تیری نسبت کی تھی اب پوری
ہوئی۔ اب یہ گریہ وزاری بیفائدہ ہے جا اپنا کام کر۔

یہ سنگدلی کا برتاؤ دیکھکر ہماری ہیروئن مجبور ڈیوس سے جدا ہوئی اور شہر سے الگ
چھوٹا سا مکان کرایہ پر لیکر اپنے رہنے کے قابل کر لیا۔ چندروز بعد فریڈرک بھی فوج کے

ہمراہ ڈلٹن آپہونچا۔ جب لیوسی سے ملا تو بیچاری نے اپنی مصیبتوں کا ذرا بھی ذکر نہ کیا کہ
اوسکے دلکو رنج ہو۔ مگر فریڈرک جب باپ کی گود میں گیا تو اوسنے اپنی بھولی اور پیاری
زبان میں کل مصائب کا ذکر کیا ڈیوس کی بیہودگی اور اپنی ماں کی عاجزی کا سین بھی
اچھی طرح کھینچا۔ فریڈرک نے جب تمام حالات سنے تو اوسکے دلپر سخت اور اپنی نادانی
پر از حد نادم ہوا۔ آج درحقیقت اس معصوم بچے کی باتوں نے فریڈرک کے دلپر جادو کا
اثر پیدا کیا اوس روز کے بعد گو فریڈرک اس قبیح عادت کو بالکل ترک نہ کر سکا تاہم شرابخواری
سے احتراز شروع کیا۔ لیوسی کو پھر معقول آمدنی ہونے لگی۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ڈیوس نے ڈلٹن کی عدالت میں ریڈہرسٹ پر اپنی نابالغ لڑکی کے اغوا کا
دعویٰ دائر کیا تھا چنانچہ انہیں دنوں میں جوری نے مقدمہ کی سماعت شروع کی اور قسمت
سے ریڈہرسٹ بھی فوج کے ہمراہ ڈلٹن آیا ہوا تھا پہلے ہی روز جب جوری بیٹھی تو مدعی
کیطرف سے ایک لائق وکیل نے یوں گفتگو کرنی شروع کی۔

وکیل ۔ صاحبان یہ واقعہ بھی اونہیں واقعات میں سے ہے جو اکثر ملکوں کی تباہی
اور بدانتظامی کا باعث ہوتے کیونکہ اس سے بڑھکر رعیت کو اور کیا صدمہ پہونچ سکتا ہے
میرا موکل مدت مدید سے مدعا علیہ کے والد سر آرچی بالڈ کا گماشتہ رہا نہایت دیانت محنت
اپنا کام دیتا رہا جو روپیہ کہ ڈیوس نے جمع کیا تھا وہ اوسکے اور اوسکی دختر کے کام آتا تھا
بدقسمتی سے دختر نے اپنی شادی ایک رذیل شخص کیساتھ کرلی اور اوسکے ساتھ چلی گئی
جب میرے موکل نے اپنی زندگی تنہائی اور بے لطفی سے بسر ہوتے دیکھی تو اوسنے
اوکلی کے ایک مشہور ڈاکٹر کالونسٹھ کی لڑکی سے شادی کرلی چونکہ مسٹر ڈیوس ایک معمولی
شخص تھا اسلئے کیٹی کی زندگی نہایت عیش سے گذرنے لگی مسٹر ڈیوس کیٹی کو آرام جان خیال
کرتا تھا اور اسی وجہ سے ہزاروں روپیہ کی بیش قیمت چیزیں اوس نے طلب کیں
لا دیں (حساب پیش کرکے) چنانچہ یہ حساب اس لڑکی کے اسراف کا ہے دو ڈھائی۔
سال تک تو میاں بیبی کی زندگی باامن گذرتی رہی بعد کپتان ریڈہرسٹ مدعا علیہ جب
رخصت پہ آیا اور اپنے حسن خداداد کو پاک عورتوں کی عصمت بگاڑنے کا ذریعہ بنایا ہے

پہلے مسٹر ڈیوس کے مکان پر خفیہ آتا جاتا رہا اور کٹی کو اپنی طرف مائل کرنے کے
اسباب جمع کئے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بھولی بھالی حسینہ کو اپنے دام تزویر مین پھنسا لیا۔
صاحبان جوری۔ آپ خود دانشمند ہین اور عیالدار ہین آپ خیال کر سکتے ہین کہ اس سے
بڑھکر خاوند کے دل کو اور کیا صدمہ پہونچ سکتا ہے کہ مسٹر ڈیوس کو اسکے عوض دو ہزار
پاونڈ ریڈبرن مدعا علیہ سے عدالت دلوائے تمام واقعات بیان کرنیکے لئے میرا موکل اپنی
خادمہ ساحرہ کو بطور گواہ ثبوت پیش کرتا ہے۔
ساحرہ۔ مین ڈہائی سال سے مسٹر ڈیوس کے ہان ملازم ہون جب سے مسٹر ڈیوس کی
شادی ہوئی ریڈبرن کے اونکی آنے تک دونون میان بی بی مین سلوک تہا۔ ریڈبرن
نے آتے ہی کٹی کو بہلانا شروع کیا مجھے خوب معلوم کہ جب مسٹر ڈیوس کسی کام کیلئے
باہر جایا کرتا تہا تو اوسکی عدم موجودگی مین ریڈبرن آکر اوسکے خلاف بھڑکانے اور اپنی
محبت بڑہانے مین مصروف رہا کرتا تہا۔ ایک پارسل بیش قیمت اشیاء کی ریڈبرن
نے مس کٹی کے نام بھیجی تہی علاوہ برین کٹی کے کئی خط ریڈبرن کے پاس دیکہی۔ ایک بار
مین نے ریڈبرن کو مکان مین پردے کے پیچھے چھپا ہوا دیکہا تہا۔ مسٹر ڈیوس ایک خلق پرور
شخص ہے اوسکا کسی سے بہی ناجائز تعلق نہین ہے اور نہ کبہی کٹی کو ایک لفظ بہی خلاف
تہذیب اپنی زبان سے اتنی مدت مین کہا۔
بعدہٗ ریڈبرن کے بیرسٹر نے ساحرہ سے جرح کے سوالات کئے جنکا مفصل ذکر
کرکے ہم معزز ناظرین کے وقت کو ضایع کرنا نہین چاہتے صرف اسیقدر کافی ہے
کہ ساحرہ نے تمام سوالات کے جوابات بڑے استقلال اور خوبی سے دیئے۔ اب
مدعا علیہ کا بیرسٹر مدعی کے بیرسٹر کی تردید کے لئے کھڑا ہوا جسکی گفتگو کا خلاصہ مندرج
ذیل ہے۔
وکیل۔ صاحبان جوری۔ الزامات جو کپتان ریڈبرن پر لگائے گئے ایک دانشمند
کی نظر مین کیا وقعت رکھتے ہین اسکا بتلانا میرے لئے فضول ہے آپ خود اندازہ
کر سکتے ہین کہ ایک معزز جاگیردار کا فرزند اور وہ بہی فوج کا افسر ان جرائم کا مرتکب

ہوسکتا ہے دراصل کٹی ایک خوبصورت اور فضول خرچ لیڈی ہے بلاوہ ایک بخیل شخص سے جو قبر میں پانون لٹکائے بیٹہا ہے کب خوش ہوسکتی ہے اسپر بھی لطف یہ کہ مسٹر ڈیوس شراب کے نشہ میں چور ہمیشہ آدہی آدہی رات کو مکان پر آیا کرتا تہا کٹی جو خرچ کرتی تہی اوسپر تنبیہہ کیا کرتا تہا۔ صاحبان گو میرے لائق ہمعصر نے موثر الفاظ مین یہ معاملہ بیان کرکے اپنے خیال مین مسٹر ڈیوس کا نقصان عظیم ثابت کر دکہلایا ہے لیکن اگر نظر تعمق سے دیکہا جائے تو ڈیوس کٹی کے گہر سے نکلجانے پر از حد خوش ہوا ہوگا کیونکہ دونون مین ناچاقی ہوا سے تہی اب ڈیوس نے موقع پاکر دو ہزار پاونڈ مفت مین اوڑانے چاہے۔ اس کا ثبوت ہے کہ مسٹر ڈیوس مس کٹی کو ہمیشہ خرچ سے تنگ رکہتا تہا تم چند گواہ پیش کرینگے علاوہ برین کپتان ریڈبرن کی خوش خلقی کی شہادتین موجود ہین پس مسٹر ڈیوس کا دو ہزار پاونڈ کا دعوی قانوناً بے بنیاد ثابت ہوتا ہے۔

یہ پر تاثیر گفتگو کرکے بیرسٹر اپنی جگہہ پر بیٹہہ گیا اور گواہ پیش ہوئے جنپر مسٹر ڈیوس کے وکیل نے جرح کی بعدہ جوری کے میر مجلس نے یہ حکم سنایا۔

میر مجلس۔ موجودہ جوری نے ہر دو وکلا اور گواہان کی تقریرین سنین اور بالاتفاق قرار دیا کہ مسٹر ڈیوس گو اب شراب کا عادی رہتا ہم ایک شریف آدمی ہے ساحرہ کے جملہ بیانات سے جوری پر یہ امر ظاہر ہوگیا ہے کہ دراصل کپتان ریڈبرن نے مسٹر ڈیوس کی منکوحہ بی بی کو ورغلا کر نقصان عظیم پہونچایا ہے اور وہ نقصان تقریباً پندرہ سو پاونڈ ہے پس مسٹر ریڈبرن پر پندرہ سو پاونڈ کی ڈگری کیجاتی ہے اور یہ رقم مسٹر ڈیوس کو عدالت کیطرف سے ملیگی۔

چوبیسوان باب

قتل عام

ہم اپنے ناظرین کو یہ شروع مین بتلا چکے ہین کہ جس زمانہ کا ہم ذکر کررہے ہین اوس وقت امرا کا یہ عقیدہ تہا کہ غریب لوگ خدا جانے صرف اونکی خدمت کے لئے

پیدا کئے مگر دنیا اور اسی وجہ سے دولتمند لوگ غربا پر ہر طرح ظلم جائز سمجھتے تھے لیکن زمانہ
ہمیشہ یکسان نہین رہتا بہت مدت تک تو غریب لوگ ظلم و ستم برداشت کرتے رہے
لیکن آخر تنگ آمد بجنگ آمد کے مقولے پر کاربند ہو گئے۔

سنہ ۱۸۳۶ء سے ممالک متوسط کے غربا اور مزدورون مین عام طور پر جوش پھیل گیا مجالس
اپنے حق کے لئے کرنیلگے اور امرا کو دق کرنا شروع کر دیا چنانچہ اسی بنا پر گورنمنٹ نے فوج
مانچسٹر سے لنڈن مین طلب کی تھی کیونکہ آجکل شہر لنڈن بھی تمام سازشون کا مرکز
خیال کیا جاتا تھا۔ ابھی کپتان ہنڈہم کی فوج کو آئے ہوئے تین دن بھی نہ گذرنے پائے
تھے کہ شہر مزدوری پیشہ لوگون نے ایک بڑی مجلس ہونیکا اعلان کیا گیا۔ شہر لنڈن
سے دو میل جانب مغرب جگہ مقرر کی گئی۔ یہ خبر سنتے ہی حاکم شہر نے کپتان ہنڈہم کو
تیار رہنے کا فرمان بھیجا۔ بس پھر کیا تھا ہنڈہم نے تمام فوج کو تیار رہنے کا حکم دیدیا پیر کے
روز علی الصباح مجلس منعقد ہونیوالی تھی اسلئے اتوار کے دن تمام فوج نے ہتھیار رکھا
کے ٹھیک بیچارے کو بھی اپنے ساتھیون کی پیروی کرنی پڑی اور یہ امر اسکی رحم
طبع کے بالکل خلاف تھا پیر کے روز علی الصباح لوگ جائے مقررہ پر جمع ہونیلگے
یہانتک کہ شام ہوگیا۔ بیس ہزار آدمی جمع ہوگئے اور کارروائی جلسہ شروع
ہوئی۔ میر مجلس نے کھڑے ہوکر جلسہ کا پروگرام پڑھ سنایا تھا کہ مجسٹریٹ معہ دو چپ
افسرون کے گھوڑے سمیت جلسہ مین گھس آیا اور کہنے لگا کہ چارلس ثانی نے
قانون پاس کردیا ہے کہ کہیں ایک مین بیس آدمیون سے زیادہ جمع نہونے پاوین پس
اس قانون کے بموجب اس جلسہ کو برخاست کرنیکا حکم دیتا ہون۔

میر مجلس۔ آپکو معلوم ہو کہ یہ جلسہ کسی باغیانہ کارروائی کے لئے منعقد نہین ہوا ہے بلکہ صرف
شہنشاہ سے اپنے حقوق مانگنے کے لئے رعایا جمع ہے علاوہ برین جو قانون سنہ ۱۶۶۱ء
مین چارلس ثانی نے پاس کیا تھا وہ صرف اسی وقت کے لئے تھا موجودہ بادشاہ نے
کبھی اس قسم کا قانون پاس نہین کیا اسلئے آپ کے حکم سے یہ جلسہ برخاست نہین
ہو سکتا۔

مجسٹریٹ ۔ اچھا اب مین رایٹ ایکٹ سناتا ہون اسلئے جلسہ برخاست کیا جاوٗ

میر مجلس ۔ آپکا حکم ماننے کے لئے یہ مجلس تیار نہین ہے ۔

اتنا سنتے ہی مجسٹریٹ نے اپنے گہوڑیکی باگ موڑی اور وسط محفل مین گہوڑا کودا تا ہوا شہر کیطرف روانہ ہوا ۔ گہوڑے کے نیچے آکر ایک معصوم بچہ مرگیا اور اوسکی مان زخمی ہوئی یہ ہیبتناک نظارہ دیکہکر عام طور پر شور مچگیا ۔ طرح طرح کی افواہین اڑ رہی تہین بہت سے لوگون نے بلوہ کا ارادہ کرلیا بہترون نے فوج پر حملہ کرنیکی تجویز کی ۔

یہ حالت دیکہکر میر مجلس اوٹہا اور نہایت موثر تقریر سے اس شورش کو دور کیا اور کارروائی جلسہ شروع ہوئی ۔ ابہی ریزولیوشن پیش بہی نہونے پاے تہے کہ ہر ایک طرف سے شور اوٹہا کہ فوج حملہ کرنیکے لئے آپہونچی اور یہی سچ تہا کہ چند ہی منٹ مین بندوقون کے فیر ہونے لگے موت کا مقابلہ کون کرسکتا تہا سب نہتے ۔ آن کی آن مین زمین بیگناہون کے خون سے سرخ ہوگئی آہون سے آسمان گونج بہت سے اپنی جان بچاکر بہاگے بہترونے خود کو اپنے عزیزون پر قربان کردیا ۔ غرض ایک گھنٹے کے اندر وہ شریف سر جو ابہی ابہی ملک کی بہتری کی تدبیرین سوچ رہے تہے بیحس و حرکت زمین پر پڑے نظر آنے لگے صرف فوج کے دو دستے ہی میدان مین پڑے نظر آنے لگے اور باقی سب غائب پچاس آدمی قتل ہوے اور صد ہا زخمی باقیماندہ اپنی اپنی جان بچاکر بہاگ گئے ۔ اس خونریزی کا اثر فریڈرک کے دل پر ایسا ہوا کہ وہ دیوانہ وار بہاگنے لگا جب فوج اسپر اوپر آئی تو فریڈرک بیقرار ہوکر دوڑا اور گہر آکر لیوسی سے کہنے لگا ۔

فریڈرک ۔ کچہہ نقدی لاوٗ میرا دل بہت بیقرار ہے شراب پیکر دلکو تسکین دونگا ۔

لیوسی ۔ نقدی ۔

فریڈرک ۔ (طیش مین آکر) ہان جلد لاوٗ دیکہتی کیا ہے

بیچاری لیوسی کے پاس چند شلنگ جو چند شلنگ بچ رہے تہے کہ کہانیکے لئے رکہے تہے فریڈرک خوف سے شلنگ نکالنے کو جیب مین ہاتہہ ڈالا ہی تہا کہ اسنے جہپٹکر جیب چاک کردی اور روپیہ نکالکر باہر چلدیا لیوسی نے فریڈرک کا ہاتہہ لیا اور گڑگڑانے لگی

ہاتھ حائل کر کے رونے لگی روتے روتے بیہوش ہو کر گر گئی۔ لڑکا بھی ماں کا یہ حال دیکھ کر بلبلانے لگا۔ فریڈرک جاتے جاتے رک گیا اور لیوسی کے منہ پر سرد پانی کا چھینٹا دیا۔ جب لیوسی ہوش میں آئی تو فریڈرک سے دریافت کرنے لگی کہ تمہاری یہ حالت دیکھکر میرے دل کو صدمہ پہونچا کہ میں بیہوش ہو گئی پھر خدا کیلئے بتاؤ تو سہی تمہیں کیا ہو گیا ہے۔

فریڈرک۔ پیاری میں کیا بتلاؤں آج ان ہاتھوں سے جو تمہارے لبوں تک پہونچے ہیں ایک بیگناہ قتل ہو گیا آہ ایک عیالدار کے ہاتھ سے خون ہو گیا اور اوسی نے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے اب مجھے کچھ نہیں سوجھتا بالکل سا ہو رہا ہوں۔

لیوسی۔ حیران ہو کر ہیں ان ہاتھوں سے خون ہو گیا۔ فریڈرک کیا سچ مچ تم قاتل ہو۔

فریڈرک۔ جب فوج نے بیگناہوں پر حملہ کیا تو سب سے اگلی صف میں میں ہی تھا ایک بیگناہ کے ایسی گولی لگی کہ وہیں چت ہو گیا۔ آہ۔

یہ کہتے ہی فریڈرک دیوانہ وار دل کی بیقراری دور کرنے کے لئے شراب خانہ پہونچا۔ اب سنہ ۳۶ء قریب الاختتام ہے زمانہ اپنی حالت تبدیل کرتا جاتا ہے ڈلٹن کے قتل کو کئی ماہ گذر چکے ہیں فریڈرک کی حالت بجائے درست ہونے کے دن بدن ابتر ہوتی جاتی ہے شراب خواری نے ایسا رسوا و ذلیل کر رکھا ہے کہ فوج میں تقریباً روز سزائیں ملتی ہیں گھر بھی تباہ ہو گیا کیونکہ بیچاری کیسی ہی سخت محنت کرتی ہے تاہم شراب کے خرچ کو کافی نہیں ہوتا اکثر فاقہ کرنا پڑتا ہے۔ لیوسی کو اپنا تو خیال نہیں ہے مگر جسطرح ہوتا ہے بچے کو تکلیف نہیں ہونے دیتی۔ فریڈرک بجز روپیہ مانگنے کے وقت اور کبھی مکان پر نہیں آتا۔ فرصت کے وقت شراب خانہ میں پڑا رہتا ہے اسی حالت میں فریڈرک مکان پر آیا اور لیوسی سے روپیہ طلب کیا۔

لیوسی۔ مجھے دو روز فاقہ سے ہو گئے ہیں تمہیں شراب کے لئے کہاں سے دوں۔

فریڈرک۔ کوئی چیز گرو رکھ دے۔

لیوسی۔ تمام زیور گرو پڑا ہے کپڑے تک فروخت کر دیئے ہیں بدقسمتی سے ایک ہفتہ سے سلائی بھی نہیں ملی۔

فریڈرک - وہ جو دو پاؤنڈ ضمانت کے داخل کئے ہوئے ہین وہی لادے

لیوسی - میرا بچہ فاقہ سے مرجائیگا - فریڈرک جب تمہارے لئے جان تک حاضر ہے پھر تم اتنا اصرار کیون کرتے ہو -

فریڈرک - نابکار مین خوب جانتا ہون کہ اب تو آرام طلب ہوگئی ہے رخصت ہو کہ جاتا ہون -

لیوسی کو اسی رنج وغم مین چھوڑکر فریڈرک سوداگر کے دوڑا گیا اور ضمانت کے دونون پاؤنڈ طلب کئے سوداگر فریڈرک کی حالت سے بخوبی واقف تھا پس صاف ٹکا سا جواب دیدیا فریڈرک غصہ کے مارے کوئی دن تک مکان پر نہ آیا - ایک روز جب شراب کے لئے کچھ بھی پاس نہ رہا تو لیوسی کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آج تو مجھے کچھ ضرور دیدے اور کچھ نہین تو ضمانت والے دو پاونڈ ہی لادے -

لیوسی - میرے پاس ایک کوڑی نہین ہے - فریڈرک تمکو ہمارا خیال نہین ہے ہم ہم دونون روٹیون سے محتاج ہین اور تمہین شراب سوجھی ہے افسوس تمہاری کیا حالت ہوگئی ہے -

فریڈرک - اچھا ضمانت کے دو پاؤنڈ مین سے نصف ہی دیدو -

لیوسی - آہ مین ایسی بدقسمت ہون کہ اپنے پیارے کو روپیہ کے لئے جواب دے رہی ہون پیارے فریڈرک اگر تم چاہو تو میری جان حاضر ہے -

فریڈرک نے طیش مین آکر لیوسی کو خوب مارا اور مار پیٹ کر بھاگ گیا - آہ! اے زمانہ تیری یہ نیرنگیان ہین وہی فریڈرک ہے جو لیوسی پر جان تک قربان کرتا تھا اور اسکو اپنا فخر سمجھتا تھا یہ وہی فریڈرک ہے جسنے سخت سے سخت مصائب کا مقابلہ صرف لیوسی کیلئے کیا -

ناظرین آج یہ پہلا ہی موقع ہے کہ فریڈرک نے لیوسی پر دست درازی کی ہے ورنہ لیوسی کو اسی بات کا فخر تھا کہ اسکا خاوند اوس سے اف نہین کرتا - اس واقعہ کے بعد فریڈرک کی حالت اور بھی ابتر ہوتی گئی جب آتا روپیہ مانگتا اور نہ ملنے پر مار پیٹ کر چلا جاتا اب فریڈرک کے نزدیک لیوسی کا مارنا ایک معمولی بات ہوگئی - اے شراب تو قہر

فریڈرک کا گھر تباہ کر دیا۔ اسی حالت مین پھر بڑے دن کا تیوہار آگیا مگر افسوس اس موقع پر لیوسی کے پاس ایک حبہ تک نہین۔ اپنا تو خیال نہ تھا صرف لڑکے کے خیال سے تمام دن محنت کر کے چند شلنگ کمائے دوسرے روز بڑا دن تھا اسلیئے شام کے وقت آئیکو فریڈرک کو یاد کرتی ہوئی اپنے لڑکے کے لیئے کچھ سامان خرید نے بازار کیطرف چلی ابھی دروازہ سے باہر ہی نکلی تھی کہ حضرت فریڈرک سے ملاقات ہوئی مگر خلاف عادت آج فریڈرک نہایت سنجیدگی اور محبت سے پیش آیا پیار کی باتین کرنیلگا اور اپنی گذشتہ حرکتون سے نہایت افسوس کر کے کہنے لگا۔

فریڈرک۔ پیاری لیوسی مین نے تمکو از حد رنج پہونچایا ہے لللہ مجھے معاف کرو اب آیندہ ایسی حرکت مجھسے نہوگی۔

لیوسی۔ (روتی ہوئی) شکر ہے۔ مین اسی موقع کی منتظر تھی کہ تمھاری زبان سے ایسے کلمات پھر سنون۔

فریڈرک۔ بیبی! تم اسوقت کہان چلی ہو۔

لیوسی۔ کل بڑا دن ہے لڑکے کے لیئے کچھ چیز خرید نے جاتی ہون

فریڈرک۔ افسوس صد افسوس! مجھے اپنی زار حالت پر رونا آتا ہے کیا مین اب سچ مچ اس قابل بھی نہین رہا کہ تیوہار کے روز اپنی بی بی بچے کے لیئے کچھ سامان تو لا دون آہ شراب خانہ خراب تو نے مجھپر یہ کیا ستم کیا۔ مین میری پیاری بی بی سودا خرید نے بازار جائے لاؤ پیاری لیوسی مین بازار سے جو کچھ کہو لے آؤنگا۔

لیوسی فریڈرک کی عاجزی دیکھکر حیران رہ گئی اور فرض کر کے اب فریڈرک آیندہ نیک چلن رہیگا پس وہ چند شلنگ جو پاس تھے فریڈرک کو دیدیئے اور ضروری چیزین بتلا دین فریڈرک زر پاتے ہی خوش خوش بازار چلا گیا۔ لیوسی نہایت خوش ہو کر فریڈرک کا انتظار کرنے لگی جب انتظار کرتے کرتے نصف شب گذر گئی تو پریشان ہوئی اور فریڈرک کیطرف سے مایوس ہو گئی اور بات بھی یہی تھی کیونکہ فریڈرک آج آتا ہے نہ کل۔ بدبخت نے تمکو بھی دکھلائی۔ اگلے روز لیوسی نے فاقہ کیا لوگ اچھی اچھی پوشاکین پہنکر گرجہ کو جا رہے

ہین بیچاری لیوسی بچہ کو گود مین لئے بیٹھی رو رہی ہے۔ آہ! لیوسی کے دل سے پوچھو کہ کیا گذر رہی ہے۔ آخر بہت روز بعد فریڈرک زر کے لئے آیا اور مار پیٹ کر چلا گیا۔ جب لڑائی معمولی بات ہوگئی تو شریف ہمسایون نے لیوسی کو اپنے مکان سے نکال دیا مجبوراً لیوسی کو دوسرا مکان لینا پڑا انھین ایام مین ایک دن لیوسی نے سنا کہ ڈیوس کا شہر مین آباد ہے اور بڑے مزے سے زندگی بسر کرتا ہے شراب خواری بالکل ترک کردی ہے یہ خوشخبری سنکر لیوسی نے باپسے ربط و اتحاد پیدا کرنیکے لئے ایک خط لکھا مگر افسوس کہ اُسکا جواب آجتک نہ آیا۔

ایسی مایوسی اور ننگی مین حالت مین لیوسی بیٹھی ہوئی تھی کہ فریڈرک آنکلا اور زر طلب کیا لیوسی بیچاری زر کہان سے دیتی انکار کرنے پر فریڈرک نے لیوسی کے منہ پر ایک گھونسہ رسید کیا کہ وہ غریب بیہوش ہوگئی اور گر پڑی فریڈرک نے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور لیوسی کا کل سلائی کا سامان لیکر چلا گیا۔ فریڈی نے جب یہ ماجرا دیکھا تو زار زار رونے لگا کیونکہ اب وہ تمام باتین سمجھنے لگا کیونکہ اب وہ تمام باتین سمجھنے لگا ہے جب لیوسی کو ہوش آیا تو فریڈی کو بیقرار روتے دیکھکر بہت گھبرائی اور خیال کیا کہ کسی کیڑے نے کاٹ لیا ہوگا فریڈی کو گلے سے لگاکر رونیکا سبب پوچھا۔ یہ معلوم ہونے پر کہ فریڈرک سلائی کا کپڑا اوٹھا لیگیا ہے لیوسی کو اب یہ فکر دامنگیر ہوئی کہ اب سلائی کا کام کیونکر چلیگا اب تو یہ حالت ہوگئی کہ بیچاری ہرچند بازار مین سلائی کا کام مانگتی لیکن کوئی اعتبار نہین کرتا اور بلا ضمانت کسی نے کام دینا منظور نہ کیا۔

اودھر روزگار بند ہوگیا اودھر فریڈرک کی سختی دوسرے لڑکیکا خیال پھر ایسی حالت مین انسان خودکشی کا ارادہ نہ کرے تو کیا کرے زمانے نے ایسا پلٹا کھایا کہ لیوسی کیطرف سے منہ پھیر کر بیچاری کو خیرات مانگنے پر مجبور کردیا ہر کس و ناکس کے روبرو دست طلب پھیلانا پڑا ایک روز جب لیوسی تلاش مین پھر رہی تھی تو کیا دیکھتی ہے کہ ایک جوان حسینہ اوسکی طرف بغور دیکھ رہی ہے جونہی لیوسی کی آنکھین اس سے چار ہوئین تو فوراً پہچان لیا۔ اہا! یہ تو لیوسی کی سابق خادمہ مرتھا ہے۔ لیوسی کا دل اوسے دیکھکر

باغ باغ ہو گیا۔ دونوں ملکر خوب پھوٹ پھوٹ کر روئیں بعد مرتھا نے کل حال ایک حسین سے شادی کر لینے سنایا لیوسی یہ سنکر بہت خوش ہوئی کہ مرتھا کی زندگی بڑی آرام سے بسر ہوتی ہے۔ بعدہٗ لیوسی نے اپنی زار حالت کا نقشہ کھینچکر دکھلایا جسکو سنکر مرتھا نے سخت افسوس کیا اور زار زار رونیلگی۔

مرتھا۔ لو یہ کچھ تحفہ ہے (ایک کپڑے میں کچھ چیز دیکر) مجھے افسوس ہے کہ میں زیادہ دیر تک آپ کے پاس نہیں ٹھیر سکتی کیونکہ آج میرا خاوند گانوں جانیوالا ہے امید ہے کہ خدا آپ سے جلد ملائے گا۔

لیوسی (چیز لیکر) تو تم ٹرلٹن سے صرف بیس میل کے فاصلہ پر رہتی ہو اچھا پھر ملینگے خدا حافظ ہے۔

مرتھا تو چلی گئی۔ لیوسی نے وہ کپڑا کھولکر دیکھا تو پانچ اشرفیاں اُسمیں سے نکلیں دیکھتے ہی کچھ طبیعت بشاش ہوئی۔ لڑکا کئی دن سے بھوکا تھا فوراً نان بائی کی دوکان پر پہونچی۔ ٹھیک اوسیوقت جبکہ ادھر لیوسی اور مرتھا سے بات چیت ہو رہی تھی دوسری طرف شراب کی دوکان کے قریب فریڈرک اور لینگلی سے مقابلہ ہو رہا تھا۔

لینگلی۔ کیوں بدمعاش پھر نشہ میں چور ہے میں خوب جانتا ہوں کہ جبتک تیری کھال نہ اکھاڑی جائیگی تو باز نہ آویگا۔

فریڈرک۔ بدمعاش بدمعاش نکر زبان سنبھال کر بول ورنہ ابھی اس کہنے کا مزہ تجھکو چکھا دونگا۔

اتنے ہی میں ریڈبرن بھی آپہونچا اور یہ ماجرا دیکھکر کہنے لگا۔

لینگلی۔ کیوں حرامزادے یہ گستاخی۔

ریڈبرن۔ (لینگلی سے) افسوس ہے کہ ایک رذیل بے عزت نالایق سپاہی تمہاری یوں آبروریزی کر رہا ہے۔

یہ سنتے ہی فریڈرک نے ایک گھونسہ ریڈبرن کی گردن پر رسید کیا کہ بیچارہ لڑکھڑاتا ہوا زمین پر آیا جب لینگلی نے یہ حالت دیکھی تو فریڈرک کیطرف جھپٹا اور قریب تھا

کہ برچھی فریڈرک کے مارے مگر فریڈرک نے سنگین نکالکر پھرتی سے لینگلی پر وار کیا پھر کیا تھا لینگلی چلاتا ہوا بھاگا۔ شور وغل سنکر سپاہی بھی آپہونچے اور فریڈرک کی مشکیں باندھ لیں اور کشان کشان فوجی حوالات میں لیگئے۔ فریڈرک کے گرفتار ہونیکی خبر آن کی آن میں ہر سو پھیل گئی چنانچہ جس وقت لیوسی نان بائی دوکان پر روٹیاں خریدنے گئی تو نان بائی کے منہ سے یہ بات نکلی۔

نان بائی۔ (خود بخود) اسے تو معلوم ہی ہو گا۔

لیوسی۔ (سنکر) میں کیا معلوم ہو گا۔ کیا معاملہ ہے بتاؤ تو۔

نانبائی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ فریڈرک نے تھوڑی دیر ہوئی لینگلی اور ریڈ برن پر حملہ کیا اور اسی جرم میں گرفتار ہو گیا ہے۔

یہ سنکر لیوسی روٹیاں لیکر افتاں وخیزاں گھر آئی اور لڑکے کو کھانا کھلا کر بیارکوں میں پہونچی آتے ہی کل حالات سنے اور فریڈرک سے ملاقات کی اجازت چاہی لیکن نہ ملی مجبوراً روتی پیٹتی گھر آئی۔ آہ کیا ایک بدقسمت بی بی کے دن آپہونچے اور فریڈرک کو سخت سزا نہ بچائیگی۔

پچیسواں باب

فتواے موت

ڈلٹن کے اس عبرتناک سین کی تاب نظارہ نہ لاکر ہمارے تمنشر خیالات بھر اوکلی کیطرف متوجہ ہوئے کیونکہ ڈلٹن سے اوکلی صرف اٹھارہ میل ہے جہاں کہ سر آرکی بیلڈ معہ مس جین اور لیڈی ریڈبرن کے بیٹھا ہوا کچھ گفتگو کر رہا ہے۔ اتنے میں ریڈبرن بھی حسب معمول آپہونچا کیونکہ ریڈبرن بوجہ قرب ہر روز فوجی کاموں سے فارغ ہو کر چند گھنٹوں کے لئے اپنے گھر آجایا کرتا تھا۔

آرکی بیلڈ۔ ہاں ریڈبرن اُس نابکار فریڈرک کے معاملہ میں کیا ہوا۔

ریڈبرن۔ کل جیوری کے روبرو مقدمہ پیش ہوا تھا۔ فریڈرک کے پاس کوئی

ثبوت رہائی نہین ہے کیونکہ جب وہ لینگلی سے لڑ رہا تھا تو اوسنے اقرار کیا کہ شراب نہین پی تھی اگر . . . .

آرکی ہیلڈ ۔ اور اگر ثابت بھی کر دے کہ مین اوسوقت حالت نشہ مین تھا تو اوس سے جرم اور بھی بڑہتا ہے ۔ جب کبھی کوئی مجرم میرے روبرو آکر یہ کہتا ہے کہ مین اوسوقت حالت نشہ مین تھا تو مین بھی جواب دیتا ہون کہ . . . . . ۔

جین ۔ تم مجھے ہی جواب کیون نہ دو پوچھتا ہی کون ہے اسمین تم اپنی تعریف سمجھتے ہو کہ مجرم کو سخت سزا دیتا ہون ۔ کبھی کسیکو معاف بھی کیا ؟ ۔

آرکی ہیلڈ ۔ ریڈبرن کو تو بات ختم کر لینے دو ۔ کہو جی ریڈبرن آگے کیا ہوا ۔

ریڈبرن ۔ جب فریڈرک ریڈبرن کو گالیان دے رہا تھا اتفاقاً مین بھی ادہر جا نکلا اور کہا کہ لینگلی تمھین شرم بھی نہین آتی کہ ایک رذیل کی گالیان سن رہے ہو ۔

جین ۔ رذیل کو سب رذیل ہی معلوم ہوا کرتے ہین ۔

ریڈبرن ۔ ہان تم بھی تو رذیلہ ہو جب ہی تو حمایت لیتی ہو (اپنے والدسے) میرے کہنے پر لینگلی نے اُسے دہمکایا اس نابکار نے چہوٹتے ہی ایک گہونسہ میرے منہ پر دیا اور سنگین نکالکر لینگلی کے ہاتھ پر ماری ۔ خون جاری ہوگیا ۔

جین ۔ مرنہ گیا ہوا ۔

ریڈبرن ۔ پہر کیا تھا اور سپاہی آگئے اور فریڈرک کی خوب مرمت کی ۔

جین ۔ تمنے کچہ نکیا جواوسے خوب نہ مارا کم سے کم سر تو کاٹ ڈالتے ۔

ریڈبرن ۔ کیا مجھے پہانسی دلوانا چاہتی ہو ۔ بس جین مین زیادہ برداشت نہین کر سکتا ۔ زبان سنبہالو ورنہ منہ کی کہاؤ گی ۔

جین ۔ بدبخت تو بولتا کسطرح ہے خدا کرے تیرا بھی اوسیکا سا حال ہو مین تجھسے ہون (تمسخرانہ لہجہ مین) کہ کسطرح لوگ انکا ذکر کرتے ہین ۔

آرکی ہیلڈ ۔ یہ تو پاگل ہوگئی ہے اسنے گہر تباہ کردیا ہے نہ معلوم اب کیا کیا چاہتی ہے ریڈبرن تم کس کے منہ لگتے ہو ۔

جین یہ گفتگو سنکر وہان سے اپنے کمرے مین چلی گئی اور دریچہ مین چھپکر انکی گفتگو سننے لگی۔

آرکی بلیڈ۔ نہین معلوم اسے کیا ہوگیا ہے کہ تمام گھر کو دق کر رکھا ہے۔

جین۔ کیون بہائی کیا تم مجھسے کہہ رہے ہو۔ خیر جو جی مین آئے کہو مگر مجھسے تو اس ریڈبرن کی گستاخی نہین دیکھی جاتی اگر اسکا یہی حال ہے تو اس کتے کو مزا چکھا کے چھوڑونگی۔

اتنے مین سر آرکی بلیڈ کا پرانا دوست پادری آرڈن بہی آپہونچا اور بے تکلفی سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

آرکی بلیڈ۔ ہان مسٹر آرڈن آپ نے کچھ اور بہی سنا۔

آرڈن۔ جی ہان مین۔۔ مین نے۔۔۔ سو۔۔۔ سو۔۔۔ سنا ہے کہ بے۔۔۔ بیچارے فریڈرک

ہمارے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ آرڈن دراصل ہکلا نہین ہے لیکن اسوقت نہ معلوم اسے کیا ہوگیا ہے کہ منہ سے ثابت لفظ بہی نہ نکل سکا۔

ریڈبرن۔ (قطع کلام کرکے) فریڈرک کو موت کا فتوے ملگیا ہے۔

جین چونکہ تمام باتین سن رہی تھی یہ فقرہ سنتے ہی بیہوش ہوکر دریچہ سے زمین پر گر پڑی۔ یہ طرہ بہی بیان کرنیکے قابل ہے کہ گھربھر مین صرف آرکی بلیڈ کو جین سے محبت ہے اور باقی آدمی جین سے ہمیشہ بیزار رہتے تھے پس آرکی بلیڈ جو جین کے کمرہ مین آیا اور ہمشیرہ کو اس طرح بیہوش دیکھکر بہت گھبرایا گھر کے خادم اسمین آکر جمع ہوگئین سب کی صلاح ہوئی کہ کالوسنتھ ڈاکٹر کو بلانا چاہئیے خادم دوڑ گیا۔ ڈاکٹر صاحب اسوقت گھرہی مین موجود تھے۔ اس خاندان سے ڈاکٹر کا چندان اتحاد نہ تہا اول تو کبھی آرکی بلیڈ کے گھر جاتے ہی نہ تھے اور اگر کبھی گئے تو نوکرون کے دیکھنے کے لئے گئے آجتک ڈاکٹر کو اندرونی مکانات کے دیکھنے کا اتفاق نہ ہوا تہا۔ علاوہ برین۔ چونکہ کالوسنتھ کی دختر مس کٹی کی بدنامی کا باعث ریڈبرن تہا اس لئے ڈاکٹر مذکور کو اس گھر سے نفرت بہی تہا۔ مگر چونکہ آرکی بلیڈ قرب و جوار کے دیہات کا مالک و حاکم تہا اسوجہ سے کالوسنتھ کو مجبوراً اوسکے حکم کی تعمیل کرنی پڑتی ہی۔ اپنی گاڑی پر سوار ہو بال خادم کے ہمراہ ہولیا جب

مکان پر پہونچے تو سر آر کی بیلڈ نے متکبرانہ طور پر استقبال کیا پادری آرڈن نے تپاک سے ہاتھ ملایا اور مزاج پرسی کی۔

سر آر کی بیلڈ۔ (اپنی بی بی سے) بہتر ہے کہ تم ڈاکٹر صاحب کو جین کے کمرے میں لیجاؤ۔

مسز آر کی بیلڈ۔ (جب مسز آر کی بیلڈ ڈاکٹر جین کے کمرے کیطرف چلکر آئے) صاحب

جب مسز آر کی بیلڈ و ڈاکٹر جین کے کمرے میں پہونچے تو ڈاکٹر کمرے کو دیکھکر یکایک چونک پڑا اور حیرت سے ادھر اودھر دیکھتا رہا۔ جین بیہوش پڑی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر نے ایک ہاتھ میں نبض کی اور دوسرے میں گھڑی۔ بظاہر کالوستھہ نبض دیکھتا رہا لیکن اوسکی نظر کمرے کے ساز و سامان ہی پر پڑی۔ آج یہ پہلا ہی موقع تہا کہ ڈاکٹر کالوستھہ کو اس مکان کے اندر آنے کا اتفاق ہوا ہے۔

کالوستھہ۔ معلوم ہوتا ہے کہ مریضہ کو کوئی صدمہ پہونچا ہے خیر کوئی فکر کی بات نہیں ہے میں مکان جاکر دوا بہیجتا ہون۔

یہ کہکر ڈاکٹر کمرے کے خاص دروازے کے زینہ سے ایک دو تین گنتا ہوا نیچے اوترا لیڈی نے ہر چند اوسے پکارا کہ راستہ نہیں ہے لیکن وہ اپنی دہن میں اترتا چلا گیا لیڈی آر کی وہان سے اپنے خاوند کے پاس آئی اور ڈاکٹر کی بیوقوفی اور گستاخی کا ذکر کرنے لگی۔ ادہر ڈاکٹر زینہ سے اوترکر باغ میں جا نکلا جہان رڈبرن ٹہل رہا تہا۔

کالوستھہ۔ کپتان رڈبرن آؤ میں تم سے کچھہ باتیں کرونگا۔

رڈبرن۔ بس جاؤ میں ایسے منہ پہٹ آدمی سے بات کرنا نہیں چاہتا۔

کالوستھہ۔ نہیں اصرار مت کرو ایک عجیب و غریب بات سناؤنگا۔

یہ سنکر رڈبرن اوسکے ہمراہ ہولیا اور دونون اوسی جگہہ پر آئے جہان آرڈن و آر کی بیلڈ اور اوسکی بی بی بیٹھے تہے۔ ڈاکٹر آتے ہی ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ آج آپ لوگونکو ایک نئی خبر سنانا چاہتا ہون۔

یہ سنتے ہی آرڈن کا چہرہ زرد پڑ گیا اور ڈاکٹر کا ہاتھ پکڑ کر آہستہ کہنے لگا " بہر خدا مجھپر رحم کرو " یہ فقرہ ایسی آہستگی سے کہا گیا کہ بجز کالوستھہ کے اور کسی نے نہ سنا۔

یہ کہکر آرڈون مکان جانیکے لئے اُٹھکر دروازہ تک گیا لیکن ڈاکٹر نے پادری صاحب کا ہاتھہ
پکڑ کر بٹھالیا کہ آپ کو میری بات کی شہادت دینی ہوگی جانے کہان ہو۔ سر آرکی بلیڈ معہ اپنی
بی بی اور آرڈون کے کالوسنتھہ کی بات کا منتظر رہا جب سب خاموش ہوگئے تو ڈاکٹر نے
یون اپنی داستان شروع کی۔

کالوسنتھہ۔ عرصہ تقریباً ۳۱ سال کا گذرا کہ جب مین ارکلی مین آکر آباد ہوا اندنون ایک
اور ڈاکٹر طبابت کرتا تہا یہانتک کہ اکثر فاقہ کشی کی نوبت پہونچ جایا کرتی تہی علاوہ ازین
اُس ڈاکٹر کے ساتھہ مقابلہ رہتا اسلئے مین شب و روز تفکرات مین مبتلا رہتا تہا اسی اثنا
مین ایک شخص نے مکان پر آکر آواز دی جب مین نیچے آیا تو وہ کہنے لگا کہ ایک کنواری
نازنین کے بچہ پیدا ہونیوالا ہے اگر تم چلو تو بہت فائدہ ہوگا لیکن میری شرایط پر پابند
ہونا پڑیگا چونکہ مین اندنون مفلوک الحال تہا اس لئے اوسکی شرایط کی پابندی کرنے پر
رضامند ہوگیا اوس نے پچاس اشرفیان سردست مجہے دین اور کام ختم ہونے پر
پچاس اور دینے کا وعدہ کیا مین بہت خوش ہوا اور اوسکے ساتھہ جانیکو تیار ہوگیا مکان سے
باہر نکلتے ہی اوسنے میری آنکھو پر پٹی باندہی اور ہاتھہ پکڑ کر مجہے لیچلا جب دور چلے گئے تو اوسنے
مجہے ایک گاڑی پر سوار کیا اور خود بہی بیٹھہ گیا تقریباً نصف گھنٹہ تک برابر چلتے رہے
لیکن معلوم ہوگیا کہ دراصل وہ راستہ نصف گہنٹہ کا نہ تہا بلکہ راز مخفی رکھنے کی غرض سے
گاڑی پیچیدہ راستون سے لیجائی گئی آخرکار گاڑی ایک مکان کے قریب ٹہیری اور
وہ شخص مجہے ایک بالاخانہ پر لیگیا مین نے تمام سیڑہیون کو گنا جنکی تعداد ۶۲ تہی اور جب
کمرے مین پہونچا صرف حاملہ اور ایک ضعیفہ وہان موجود تہی دونون نے بہت اصرار
کیا آنکھین بند کئے ہوئے وضع حمل کے وقت مدد دو لیکن مین نے اس سے قطعی انکار
کیا بمجبوری مجہے آنکھین کھولنے کی اجازت دیگئی مین نے کمرے کو خوب غور سے دیکھا
اور جب بچہ پیدا ہوچکا تو میری آنکھین پہر باندہکر اوسیطرح پہر میرے گہر پہونچا اور باقیماندہ
پچاس اشرفیان بہی اوسنے مجہے دین اور اوسنے اقرار کیا کہ اگر تم راز پوشیدہ رکہو گے تو
تمہاری طبابت چلانیکی کوشش کیجائیگی بعدہ مجہے اوس مکان پر جانیکا کبہی اتفاق

نہین ہوا اور یہ راز آجتک میرے لئے ایک معمہ رہا لیکن قسمت نے آج پادری کی
اور پھر مجھے اوسی جگہہ لا ٹھہایا اب مین دعوی سے کہہ سکتا ہون کہ وہ شخص جو مجھے ۱۴ سال
ہوئے بلا کر لیگیا تہا وہ یہی پادری آرڈن تہا اور وہ عورت مس جین تہی جسکے بچہ پیدا ہوا تہا
مین نے اسی لئے آج پھر سٹرہیون کو گنا اور ۲۲ ہی پائین کرے کو بہی بخوبی شناخت کرلیا۔
جہانتک میرا خیال ہے وہ لڑکا جو مس جین کے پیدا ہوا تہا فریڈرک ہے کیون پادری صاحب
کیا آپ ان واقعات سے انکار کرسکتے ہین۔ کیا ان مین کچھہ فرق ہے؟

پادری۔ بہت درست ہے۔

یہ ماجرا سنکر سب پر ایک سکتا سا طاری ہوگیا ایک دوسرے کا منہ تکنے لگا آخرکار سر
آرکی بلیڈ نے خاموشی دور کرکے فرمایا اچہا جو ہونا تہا وہ ہوگیا اب پادری صاحب آپ
کل واقعہ بالتصریح بیان کیجیے۔ پادری صاحب نے شرم کے مارے منہ چہپا لیا بعدہٗ
ہکلاتے ہوئے ٹوٹے ہوئے الفاظ مین یون بیان کیا۔

جب آرکی بلیڈ اور جین کے والدین دونون کو خورد سال چہوڑکر وفات پاگئے تو سر آرکی بلیڈ اور
جین دونون خود مختار ہوگئے چونکہ سر آرکی بلیڈ کو اکثر کا شوق دامنگیر رہتا تہا اسلیئے
وہ ہمیشہ باہر رہا کرتا تہا صرف جین ہی مکان مین رہتی تہی اوسوقت جین کی عمر چودہ سال
کی تہی جب سر آرکی بلیڈ نے دیکہا کہ ریاست کا کل کام ہمشیرہ کرلیتی ہے تو اوسکی طرف
سے اور بہی بیفکر ہوگئے اور جین کے کامون مین دخل دینا بالکل چہوڑ دیا۔ جین کو
دنیا کی بالکل ہوا بہی نہ لگتی تہی اسلیئے خورد سالی مین ریاست کو بخوبی سنبہال لیا جبتک
سترہوین سال مین قدم رکہا جوانی نے اپنے رنگ دکہائے البیلے پن سے ستانے
پہرنے لگی۔ آرڈن کی عمر اوسوقت تیس سال کی تہی شادی ہوچکی تہی اور دو بچے بہی
تہے چونکہ مس جین کو گرجہ جانیکا شوق تہا اور پادری کو نیک چلن اور خلیق سمجہتی تہی۔
اسلیئے آرڈن نے اس موقع کو غنیمت جانا اور جین کے بہولے ولیر پیا کا نہ ہاتھہ ملا
بیچاری ناتجربہ کار تہی ہی اور اسپر جوانی کا جوش فورا آرڈن کے دام مین آگئی اس واقعہ کو
تیس سال گذر چکے ہین جب دونون مین باہم الفت تہی تو رفتہ رفتہ پردہ چہپا بہی اوٹھ گیا

سر آرکی ہیلڈ تو باہر رہتا ہی تھا مس آرڈن نے کافی موقع پاکر بیچاری کا دامن عصمت داغی کردیا دوسرے سال یہ لڑکا فریڈرک پیدا ہوا۔ ڈاکٹر کالوسنتھ نے جسطرح بیان کیا اسیطرح بلایا گیا اور اسیوقت لڑکا ایک ضعیفہ مس گرانٹ نامی کے حوالے کردیا گیا اور خوب روپیہ دیا گیا کہ راز افشا نہونے پاوے کامل دوماہ تک کسیکو معلوم بھی نہوا کہ مس گرانٹ کے پاس کوئی بچہ ہے دوماہ کے بعد جب لوگوں نے لڑکے کو دیکھا اور ضعیفہ سے اسکی ولدیت دریافت کی تو اوسنے نہایت دانائی سے سب کو ٹالدیا اور لڑکا اسیطرح پرورش پاتا رہا جب اٹھارہ سال کا ہوگیا تو مس گرانٹ کے گھر مین آگ لگ گئی اور بیچاری خود بھی جلکر مرگئی اب فریڈرک بے سروپا زندگی کے وسیع میدان مین رہگیا بیچارے نے مجبوراً اپنے ماموں سر آرکی ہیلڈ کے ہان مزدوری کرنی شروع کردی۔ فریڈرک کی باقی زندگی ہمارے ناظرین سے مخفی نہین ہے۔ جب کل ماجرا آرڈن سناچکا تو سر آرکی ہیلڈ نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا۔

سر آرکی ہیلڈ۔ پادری صاحب مین آپکو بڑا خداپرست اور نیک خیال کرتا تھا لیکن افسوس کہ آپنے آج میرے دل سے اپنی عزت اٹھادی مجھے زیادہ افسوس اسبات کا ہے کہ اس معزز خاندان کو میرے ایک دوست نے داغ لگایا اچھا جو ہوتا تھا سو ہوگیا آیندہ اگر آپ شریف ہین تو اس مکان کے احاطہ مین قدم نرکھیگا اور اپنی عزت قایم رکھنے کیلئے اس راز کے مخفی رکھنے کی کوشش کیجیگا۔

یہ سنتے ہی آرڈن کے چہرے پر ہوائیان اوڑنے لگین لیکن شکر کیا کیونکہ آرکی ہیلڈ سے بہت بُرے سلوک کی امید تھی جیکے ہی دم دبا کر وہان سے رفوچکر ہوگیا جب وہ چلا گیا تو سر آرکی ہیلڈ نے کالوسنتھ سے دریافت کیا۔

سر آرکی ہیلڈ۔ ڈاکٹر کالوسنتھ درحقیقت اِس خاندان کا غرہ آج خاک مین ملگیا ہمارے سر شرم سے تمہارے روبرو جھک گئے اب اس راز کے مخفی رکھنے کا تم کیا معاوضہ چاہتے ہو

کالوسنتھ۔ پانچہزار پاونڈ۔

سر آرکی ہیلڈ۔ بہت اچھا کل مین لندن جاؤنگا وہین اپنے روپیہ مین سے پانچہزار پاونڈ تمہارے

نام انگلینڈ بنک میں جمع کرادونگا بےفکر رہو۔

ڈاکٹر کالوسنتھ یہ سنتے ہی پھڑک گیا اور اپنی اس کامیابی پہ مسکراتا ہوا آرکی بلیڈ کو سلام کرکر اپنے گھر کو روانہ ہوا۔

آرکی بلیڈ۔ ریڈبرن اب دیر مت کرو ابھی ڈبلٹن جاؤ اور کپتان وڈہم کو جسقدر بھی وہ روپیہ مانگے دیکر اپنی بات ماننے کے لئے رضامند کرلو وہ طامع شخص ہے زر کے طمع میں فوراً مان جائیگا

ریڈبرن۔ اگر وہ میری بات ماننے کا اقرار کرے تو میں کیا بات پیش کروں۔

آرکی بلیڈ۔ حیف صد حیف تم ابتک نہیں سمجھے تمہارے بھائی کو پھانسی سے موت دیا جائے اور تم کوشش نکرو اگر کپتان وڈہم طمع میں آجائے تو اوس سے فریڈرک کے جان بخشی کی سفارش کرانا میں ابھی لندن جاتا ہوں اور جسطرح ہوسکا خواہ روپیہ سے یا خوشامد سے اعلیٰ افسران فوج سے جو لندن میں رہتے ہیں اور جنکے ہاتھ میں اسوقت فریڈرک کی جان ہے اوسکی جان بخشی کراکے حکم رہائی لے آؤنگا تم کل ضرور مکان پر آؤ اور مجھسے وہ حکم رہائی کا لیجاؤ ڈاک سے دیر میں پہونچیگا (اپنی بی بی سے) تم جین کے کمرے میں جاکر اوسکی تیمارداری کرو جب ہوش میں آجائے تو میری محبت کیساتھ پیش آؤ اور اوسے سمجھاؤ کہ حتی الوسع فریڈرک کی جان بخشی کے لیئے ہملوگ کوشش کرینگے ریڈبرن تمہارا غلام ہوکر رہیگا اور آیندہ کسیطرح کی تکلیف تمکو نہ ہونے پاویگی۔

یہ کہکر سب اپنے اپنے کام پر چلے گئے۔ سر آرکی بلیڈ بھی گاڑی پہ سوار ہو لندن روانہ ہوگیا اب فریڈرک کی ولدیت کا معمہ حل ہوگیا تو ہمارے ناظرین کے دلمیں یہ سوال ضروری پیش ہوسکتا ہے کہ اسوقت کو آرڈن سے آرڈن کو فریڈرک سے اور جین کو ان سے محبت تھی یا نہیں۔ یہ حیرت کا مقام ہے کہ جسوقت پادری آرڈن نے جین کی عصمت بگاڑی ہے یہ باعصمت لڑکی اسقدر متنفر ہوگئی کہ اوس نے گرجے تک کا جانا بھی چھوڑ دیا حالانکہ ہرچند لوگوں نے اعتراض کیئے کہ عیسائی ہوکر گرجہ کا جانا ترک کرنا چہ معنی دارد لیکن جین نے گرجہ کے احاطہ میں قدم تک نہ رکھا اور آرڈن کی شکل سے بیزار ہوگئی کیونکہ دراصل جین کے دلمیں پارسائی کوٹ کوٹ کر بھری ہے اور اس روز کے بعد دنیا میں ریاکاری اور عیاری

بھی بیاری ہوتے نظر آنے لگی۔ اس نے ہر ایک سے رشتہ محبت توڑکر دنیا سے قطعاً دل
ہٹا لیا تاہم خلاف معمول فریڈرک سے ویسی ہی محبت رہی جیسی کہ ایک ماں کو اپنی اولاد سے ہونی چاہئے
۔ مسٹر گرانٹ کی وفات کے بعد ہمیشہ اسے فریڈرک کا خیال رہنے لگا کئی مرتبہ اس نے آرزو کی کہ
علیحدہ بلاکر کبھی کبھی فریڈرک کو پوشیدہ طور پر مدد دیا کرے لیکن اس سنگدل زمانہ ساز نے اپنی بدنامی
کے خیال سے جین کو صاف جواب دیدیا۔ یہ صرف فریڈرک ہی کی وجہ تھی کہ جین رابرٹ
کی جانی دشمن ہوگئی تھی کیونکہ رابرٹ ہی فریڈرک کی تکالیف کا بانی تھا۔ اب جبکہ اوپر یہ واقعہ
گذر رہا تھا وہ سر رابرٹ کا حال سنئے کہ ہمارے ناول کا ہیرو یعنی فریڈرک اب تنگ و
تاریک سنگین حوالات میں مایوسی کی حالت میں پڑا تھا حوالات میں صرف ایک دروازہ
تھا اور وہ بھی لوہے کی سلاخوں سے بند دروازہ پر سنتری برہنہ تلواریں لئے ہوئے پہرہ
دے رہے تھے جمعرات کا دن تھا فریڈرک نے جوں ہی نظر اوٹھائی تو دیکھا کہ سنتری قفل
کھول رہا ہے جب دروازہ کھل چکا تو بیگم لیوسی معہ اپنے بچہ کے داخل حوالات ہوئیں
آہ! یہ عجیب عبرتناک سین ہے کہ تینوں ماں باپ اور بیٹا حوالات کے اندر موجود ہیں
اور ملنے کی تقریب لگ گئے ہیں۔ جبکہ فریڈرک قتل کا فتوی مل چکا تھا۔ کیا دنیا میں اس سے
بڑھکر بھی کسی پر آفت نازل ہوسکتی ہے۔ فریڈرک نے دیوانہ وار دوڑکر دونوں کو گلے سے
لگا لیا پھر تینوں زار زار روتے رہے ایک کلمہ تک زبان سے نہ نکل سکا جب انھوں
نے بھی بیوفائی کی تو سب سکتے کے عالم میں بیٹھے کے بیٹھے رہے۔
فریڈرک نے نہایت دردانگیز لہجہ میں سسکیاں لیتے ہوئے ہاتھ جوڑکر لیوسی سے کہا کہ
پیاری میں خوب جانتا ہوں کہ جو جو مصیبتیں میری بدولت تم نے اوٹھائی ہیں اگر میں یوں
کہوں تو مبالغہ نہ ہوگا کہ تمنے عیش و آرام عزت و حرمت سب مجھپر قربان کردی ورنہ کیا
تم ایک معمولی رئیس سے شادی کرکے بیگم صاحبہ نہ کہلاتیں مگر میں کیا کروں تقدیر کے
نوشتہ کو کون مٹا سکتا ہے تمام عمر تو وفاداری سے کاٹی آخری وقت اپنا منہ دکھانے کے قابل نہ
رکھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر زندگی میں مجھے کوئی عذاب دیکھنا ہے تو اس سے بڑھکر نہیں
دیکھنا چاہئے یہ آخری زندگی کی کاروائیاں۔ ہائے میں نے ستم کیا . . . .

الیسی بی بی کو...... آہ اپنی پیاری کو...... لیوسی پیاری کو...... ایذا دی اور اُس پہ.... ہاتھ اُٹھایا....... اے شراب خانہ خراب تو نے میرے گھر کو برباد کر دیا۔ پیاری مجھے معاف کر دے۔

یہ الفاظ سنکر لیوسی کا دل غم سے چاک ہونے لگا اور زار زار روتے ہوئے فرڈیرک سے التجا کی کہا ایسے الفاظ استعمال نہ کرو تم نے جو کچھ کیا اوسمین تمہارا کیا قصور ہے اور مجھے اسکا ذرا بھی خیال نہین ہے۔

فرڈی کو ابھی تک اصل معاملہ معلوم نہین ہے لیکن تاہم وہ اتنا ضرور جان گیا کہ میرے والد پر کوئی سخت مصیبت آپڑی ہے اسی خیال سے جبتک وہ حوالات مین والد کے پاس رہا زار زار روتا رہا جب وقت ملاقات ختم ہوچکا تو فرڈیرک نے دونون کو گلے لگاکر رخصت کیا۔ دوسرے روز لیوسی بہمراہ فرڈی کے فرڈیرک کے پاس آئی اور حسب سابق ہی کیفیت ہوئی آج فرڈیرک نے اپنے فرزند کو چھاتی سے لگاکر خوب پیار کیا اور وقت روانگی خدا حافظ کہکر رخصت کیا اور لیوسی کو سمجھایا کہ کل آخری ملاقات ہے بہتر ہے کہ لڑکے کو ساتھ مت لانا۔

فرڈی- (ماں کے گلے مین ہاتھ ڈالکر) اماں کیا مین پھر کبھی ابا کا منہ نہ دیکھونگا ہین مین تمام عمر اپنے ابا سے نہ ملونگا آہ مجھے دنیا یتیم کہیگی۔

یہ کلمات بھولے بھالے منہ سے سنکر فرڈیرک اور لیوسی دونون کا دل بھر آیا پھوٹ پھوٹکر رونے لگے کلیجہ پر نشتر چلنے لگا۔

آج بھی بعد اختتام وقت ماں بیٹے روتے ہوئے اپنے گھر کو چلے چلتے وقت فرڈیرک نے لڑکے کو خوب پیار کیا اور دعاے عمر درازی دیکر رخصت کیا۔

آہ وہ غمناک سین اب بیان نہین ہوسکتا قلم کو طاقت نہین کہ ان مصیبت زدہ دلونکا رنج ظاہر کر سکے۔ اگلے روز لیوسی تنہا آخری ملاقات کے لئے گئی آج فرڈیرک نے پہلے ہی سے دل مضبوط کر رکھا تھا بہت دیر رونے کے بعد فرڈیرک نے دل تھام کر کہا۔

فرڈیرک- پیاری لیوسی یہ آخری وقت ہے اسلئے مجھے اپنے دلکا غبار نکال لینے دو پھر

تاقیامت تم سے گفتگو کرنیکا موقع نہ ملیگا۔ پیاری مجھے اپنی موت کا ذرا بھی غم و افسوس نہین اگر میرے دلکو تکلیف ہے تو یہی سوچکر مین نے تمھین بہت دق کیا ہے۔ آہ مین نے ایک فرشتہ خصلت بی بی کو اسطرح ایذا پہونچائی اور ایسے جابرانہ برتاؤ کیا خدایا میرا کیا حال ہوگا پیاری مین جانتا ہون کہ تمکو میری ناشایستہ حرکات کا ذرا بھی خیال نہوگا لیکن نہین میرا دل نہین مانتا۔ مین آخری وقت تمھاری زبان سے لفظ معافی سننا چاہتا ہون اور ایک بات اور کہنا ہون چاہتا ہون اسکو وصیت سمجھو وہ یہ ہے کہ دیکھو لیوسی صرف اس لڑکی کی خاطر اپنی زندگی قایم رکھنا۔ آہ میرے بعد میری بی بی اور بچہ کا کون یاور ہوگا۔ مین تم دونون کو خدا کے سپرد کرتا ہون۔ ہاے تم دونون کسطرح زندہ رہوگے۔ اے میرے خدا تو نے یہ کیا کیا۔ اچھا پیاری حشر ہی کے دن ملینگے اب مجھے یہ خیال دامنگیر ہے کہ جب میری زندگی مین تمھارا کوئی نہوا تو بعد مین کون ہمدردی کریگا۔

لیوسی سے یہ فقرات نہ سنے گئے فریڈرک کو گلے سے لگا لیا اور دونون زار زار رونے لگے لیوسی نے اُسے یقین دلایا کہ مین صرف لڑکے کی خاطر زندہ رہنے کی کوشش کرونگی اور کسی نہ کسیطرح اپنا گذارہ کرہی لونگی۔ اب آخری وقت تم دنیاوی معاملات اپنے دل سے دور کرکے خدا سے لو لگاؤ۔

اب وہ وقت آپہونچا کہ عاشق و معشوق کو ہمیشہ کے لئے جدا ہونا پڑا۔ آہ! یہ سین اب ہم سے بیان نہین ہوسکتا قلم ٹھوکرین کہاتا ہے کلیجہ غم و اندوہ سے بیٹھا جاتا ہے تاہم ناظرین سمجھ لین کہ آخری وقت دونون بغلگیر ہوکر ہمیشہ کے لئے جدا ہوگئے۔ یہ بھی اس موقع پر ہم اپنے ناظرین کو بتلانا ضروری سمجھتے ہین کہ ریڈ ہرن نے جاتے ہی کپتان وڈہم کو جمع دیکر فریڈرک کی جان بخشی کی سفارش کرائی لیکن بیکس فریڈرک کیا جانتا تھا کہ میرے جانی دشمن ہی میری جانی دشمن کوشش کررہے ہین۔

چھبیسوان باب

قصہ ہی تمام ہوگیا۔

فریڈرک کو اسی حالت مین چھوڑکر اب ہم لیڈی اڈیلا کے مکان کی سیر کرتے ہین

جبکہ ڈرلٹن سے صرف دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اسوقت اڈیلا کو ویڈبرن سے جدا ہوئے پورے اٹھارہ ماہ ہو چکے ہیں اور کامل تین سال سے بیچاری نے اپنے عاشق زار ہربرٹ کی صورت نہیں دیکھی ہے اسوقت جبکہ اڈیلا اور ہربرٹ میں رابطہ اتحاد تھا اڈیلا کی والدہ مس ہیٹ نے اپنی لڑکی کی شادی ہربرٹ سے کرنی چاہی تھی اور یہی وجہ ہے کہ اب تین سال سے بوجہ مایوسی ادہر کا آنا جانا بھی ترک کر دیا ہے مسز ہیٹ اسکے شادی کرنے سے انکار کرتی تھی کہ ہربرٹ اسوقت ایک دفتر کا معمولی محرر تھا جسکی آمدنی پانسو پاونڈ سالانہ تھی۔ ایک یہی وجہ تھی کہ اڈیلا کی والدہ اس سے اڈیلا کی شادی نکرتی تھی۔ اب جیسے سنا ہے کہ ہربرٹ کے انتقال کے بعد کل جائداد ہربرٹ کو ملگئی ہے اوسنے دفتر کی ملازمت بھی چھوڑ دی ہے اور با آرام امیرانہ زندگی بسر کرتا ہے اسکے دل میں بھی آرزو ہے کہ کسی نکسیطرح ہربرٹ پھر آکر اڈیلا کیساتھ شادیکا سوال کرے اور میں فوراً اڈیلا کا ہاتھ ہربرٹ کے ہاتھ میں دیدوں۔ ادہر اڈیلا کو بھی شب و روز یہی غم و الم ہے کہ مجھے ہربرٹ نے بالکل فراموش کر دیا۔ بس اڈیلا کا دل جب بہت گھبراتا ہے تو اپنی خادمہ مسز براون کے روبرو اپنا دکھڑا رو لیا کرتی ہے ورنہ تنہا شب و روز فرقت کے ناقابل برداشت صدمے سہا کرتی ہے۔

ایک روز جبکہ اڈیلا اپنے کمرے میں بیٹھی کچھ سی رہی تھی کہ یکایک دروازہ کھلا اور ایک شخص اندر آیا اڈیلا سمجھی کہ مسز براون آئی ہے لیکن جب اڈیلا نے یہ فقرہ سنا "پیاری اڈیلا معاف کرنا" تو چونک پڑی جونہی نظر اٹھائی تو ہربرٹ کو ہاتھ جوڑے روبرو کھڑا پایا۔ دیکھتے ہی اڈیلا کا دل بھر آیا اور اوٹھکر ہربرٹ کو گلے سے لگا لیا۔ عذر و معذرت کے بعد دونوں بیٹھ گئے۔ ابھی تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ مسز براون بھی آگئی لیکن جب دیکھا کہ دونوں عاشق و معشوق مدت کے بچھڑے آج ارمان دل نکال رہے ہیں کیونکر بیچ میں کھڑی رہتی۔ باتوں ہی باتوں میں رات کے آٹھ بجگئے ہربرٹ نے دوسرے روز اڈیلا کے ساتھ دسترخوان پر کھانا کھانے کا وعدہ کرکے رخصت چاہی اور چاندنی رات میں گھوڑے پر سوار ہوکر چلدیا جب وہ شخص ہربرٹ کی طرف بڑہا تو دیکھو

لب شرک پھر نظر آیا مگر جب وہ شخص ہربرٹ کی طرف بڑھا تو اوسے یقین ہو گیا
کہ یہ کانا وہ فقیر ہے۔ ہربرٹ نے اوس سے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ تم دنیاوی
معاملات سے دق ہو کر یہاں آگئے ہو اچھا ٹھہر جاؤ میں تمہیں کچھ دیتا ہوں۔
یہ کہکر جیب سے کچھ روپے نکالے اور اوسے دینے لگا جب وہ شخص نزدیک
آیا تو ہربرٹ اوسکی شکل دیکھکر خائف ہوا کیونکہ ایسی صورت اوسنے اپنی عمر میں
کبھی نہ دیکھی تھی۔ اجنبی ہربرٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوا چلا گیا۔ دوسرے روز ہربرٹ
تقریباً دس بجے ڈنر دعوت میں شریک ہونیکے لئے پیراڈیلا کے مکان پر جا پہونچا۔
یہ وہی سنیچر کا روز تھا کہ جسپر وہ فریڈرک کو موت سے مقابلہ کرنا تھا۔ سب کے سب
کھانے پر بیٹھ گئے لیکن ابھی کھانا کھانے بھی نہ پائے تھے کہ چند خادموں نے آکر
اطلاع دی ایک شخص مکان کے احاطہ میں پڑا مر رہا ہے۔ ہربرٹ فوراً تاڑ گیا کہ ضرور
یہی گذشتہ شب والا فقیر ہوگا۔ سب نے کھانا چھوڑ دیا اور مرنیوالے کے پاس پہونچکر
دیکھا کہ در حقیقت وہی شخص ہے جو گذشتہ شب کو ہربرٹ کو ملا تھا مگر اوسکی نفرت انگیز
صورت کا کسی نے خیال نہ کیا اور محض بتقاضائے بشریت اوسکی تیمارداری میں
مصروف ہو گئے۔ اسکے میلے کچیلے کپڑے اوتار دئے اور ایک کمرے میں لوا لائے۔
جب بدن کھولکر دیکھا تو کئی زخم تلوار کے پائے گئے۔ ڈاکٹر کو بلایا گیا جس وقت تلاشی لی
تو اوسکی جیب سے ایک تھیلی اشرفیوں کی اور ایک لفافہ جسپر بکار سرکار لکھا ہوا اور کرنیل
ونڈہم کے نام تھا برآمد ہوا۔

یہ ماجرا دیکھکر سب حیران ہو گئے۔ ہربرٹ نے بلا تامل لفافہ چاک کرکے پڑھنا شروع
کیا معلوم ہوا کہ لندن کے محکمہ جنگ سے فریڈرک کی جان بخشی کا حکم ونڈہم کے پاس
روانہ کیا گیا تھا۔ ہربرٹ نے چند ضروری باتیں اوڑیلا کو بتلائیں اور لفافہ لیکر فوراً لندن
کو روانہ ہو گیا تاکہ کسی طرح فریڈرک کی جان بچائے۔

ڈبلن میں اسوقت کیا ہو رہا ہے۔ دس بج چکے ہیں اور ہنوز فریڈرک کی
جان بخشی کا حکم لیکر نہیں پہونچا۔ کرنیل ونڈہم حیران و پریشان ہے کہ کیا کرے۔ ابھی انتظار

مین لفٹنٹ مسٹر اسکاٹ کرنیل ونڈہم کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ رڈیبرن تو ابھی نہین آیا اور نہ بذریعہ ڈاک کوئی حکم جنگ سے لندن سے آیا ہے اب کیا کرنا چاہیے وقت بالکل قریب ہے

ونڈہم۔ ہان دس بجگئے اور ابھی تک کوئی خبر نہین تو ہملوگ کارروائی کرنیکے لیے مجبور ہوگئے کیونکہ ساڑھے دس بجے قتل کا حکم ہے۔ اچھا مسٹر اسکاٹ تم جاکر سامان تیار کراؤ۔

اسکاٹ یہ حکم پاتے ہی فوج مین گیا اور کل فوج کو پریڈ کے میدان مین جمع ہونیکا حکم دیدیا اور چودہ ۱۴ عمدہ نشانہ باز سپاہی انتخاب کر لئے۔ جب کل فوج آراستہ ہوگئی اور سب سامان تیار ہوگیا تو کرنیل ونڈہم نے دریچہ سے جہانک کر دیکھا لیکن رڈیبرن کا کمین پتہ تک نہ تہا مجبوراً ونڈہم نیچے اوترآیا۔ اور میدان مین پہونچا۔ فوج نے سلامی دی بعدہٗ فریڈرک کو حوالات سے باہر لائے۔ واہ واہ۔ جرات ہو تو ایسی ہو۔ بہادری درحقیقت اسیکا نام ہے کہ ہمارا بہادر سپاہی موت کے قریب جانے سے ذرا بھی نہ ڈرا۔ جب فریڈرک وسط فوج مین پہونچگیا تو اوسکو اپنی خواہشات ظاہر کرنیکا موقع دیا گیا۔ فریڈرک نے صرف تہوڑی دیر تک بولنا چاہا۔ اجازت دیگئی اور فریڈرک نے بولنا شروع کیا۔

فریڈرک۔ دوستو آج آپ ایک ایسے شخص سے چند الفاظ سننے کے لئے کہڑے ہوتے ہین جو ابھی چند منٹ مین موت کا لقمہ بنجائیگا۔ اب تہوڑی دیر مین آپ اس وجود کو خاک و خون مین آلودہ پائین گے۔ مین آخری وقت اپنے دوستون اور عزیزون کو التجا کرکے وصیت کرتا ہون کہ میری موت کا ذرا بھی افسوس نہ کرین مین ایک مجرم کے طور پر نہین مرتا بلکہ شہید ہوتا ہون محبت کے نام پر قربان ہوتا ہون مجھے خوشی ہے کہ مین نے عشق کا نام بدنام نہین کیا مین منزل محبت مین ثابت قدم رہا اور یہی بہتر ہے کیونکہ میرا نام دنیا مین کوئی برائی کے ساتھہ نہ لیگا۔ اسوقت مجھے اس موقع پر اس امر پر بحث کرنا نہین چاہتا کہ مین بیگناہ قتل ہوتا ہون یا نہین کیونکہ اصلی راز کسی سے مخفی نہین ہے سب جانتے ہین کہ فوجی قانون کا پردہ رتا بت ڈالکر مجھے قتل کراتے ہین مین بڑی خوشی سے جان دیتا اگر مجھے یہ یقین ہو جاتا کہ میری بی بی اور بچہ میرے بعد مصایب مین گرفتار نہونگے لیکن

اب میں کیا کرسکتا ہوں -
دوستو اگر میں نے دانستہ یا نادانستہ آپ لوگوں میں سے کسیکو رنج پہونچایا ہو تو
جبکہ اسوقت آخری ملاقات ہے آپ مجھے معاف کردیں میں آپکو خدا کے سپرد کرتا ہوں
آمین -
یہ کہکر فریڈرک نے خدا کے حضور میں دوزانو ہوکر گردن جھکا دی اور دونوں ہاتھ آسمان کی
طرف پھیلا دیئے - ایک سپاہی آیا اور فریڈرک کی آنکھوں پر پٹی باندھنے لگا -
سپاہی - پیارے دوست مجھے معاف کرنا میرا اسمیں کچھ قصور نہیں ہے -
فریڈرک - میں تمہیں معاف کرتا ہوں اور خدا بھی تم سب کو معاف کریگا کیونکہ
اسمیں تم لوگ مجبور ہو -
ابھی فریڈرک اسی حالت میں تھا کہ چودہ سپاہیوں نے بندوقیں اوٹھا شست
لگائی اور کپتان کی زبان سے لفظ - فایر سنتے ہی سب نے ایکدم سے بندوقیں سر
کردیں گولیوں نے فریڈرک کے جسم کو پاش پاش کردیا اور وہ بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا
اور نعش پھڑکنے لگی - روح نے ابھی قالب عنصری چھوڑا تھا کہ مسٹر اسکاٹ نے یہ دیکھکر
چار سپاہیوں کو بندوقیں دیں چاروں نے بندوقوں کا منہ فریڈرک سر پر رکھدیا اور حکم پاتے
ہی بندوقیں سر کردی گئیں -
آہ اب ہمارا ہیرو کہاں ہے ہاے اب فریڈرک دنیا میں نہیں رہا - سر کے ٹکڑے
ٹکڑے ہوگئے ہیں - سنگدل سپاہی یہ عبرتناک سین دیکھکر آنسو بہا رہے ہیں آہ اب
فریڈرک خاک کے پتلے سے ڈھیر ہے افسوس اب فریڈرک کے ساتھ ہی ہماری
یہ درد و داستان کا بھی خاتمہ ہے - ہم ان پرغم واقعات کو طول دیکر اپنے ناظرین کے رنج کو
افزوں کرنا نہیں چاہتے اسلئے ابھی قلم رکھدیتے مگر صرف اس خیال سے کہ ناظرین
دیگر اشخاص متعلقہ ناول کے حالات سننے کے مشتاق ہونگے لہذا باقیماندوں کا بھی
مختصر حال بتلائے دیتے ہیں -
جب کل فوج اس غمناک حادثہ سے روانہ ہوئی بارگوں کیطرف چلی تو فوجی احاطہ کے

صدر دروازہ پہ ایک سوار نے آکر دستک دی سنتری نے دروازہ کھولدیا اور سوار گھوڑے کو دوڑاتا ہوا اندر گیا۔ یہ کون تہا۔ آہ! اگر یہ سوار پندرہ منٹ پیشتر آجاتا تو فریڈرک کی جان بچ جاتی۔ یہ وہی ہربرٹ ہے جو فریڈرک کی جانبخشی کا پروانہ لیکر آیا ہے۔ سب نے حکم دیکھکر افسوس کیا۔ ابھی اسی رنج مین تہے کہ بہت سے دہقانی چارپائی پہ ایک لاش لائے اور فوج مین لاکر چارپائی رکھدی۔ ڈنڈہم نے لاش پر سے کپڑا اوٹھایا۔ آہ یہ لاش کسکی ہے افسوس آج سر آرکی بیلڈ کے گھر کا چراغ گل ہوگیا۔ یہ کپتان رڈبرن ہے جو چار شانون پہ سوار ہو کے آئے ہین۔ تہوڑی دیر بعد سر آرکی بیلڈ بہی آپہونچے۔ اپنے فرزند اور فریڈرک کی لاشین دیکھکر بیہوش ہوگیا۔ آہ! اس پیر فلک نے سر آرکی بیلڈ کے سفید سر کو نیچا کردیا۔ ایک سن رسیدہ کے ہلاک کرنیکے لئے کیا دو عزیزونکی وفات کافی نہین ہے۔ جب سر آرکی بیلڈ کو ہوش آیا تو اوسنے بیان کیا کہ گذشتہ شب کو رڈبرن یہ حکم جانبخشی اور تسلی اشیر فریڈرک کی کرنیل ڈنڈہم کے لئے لیکر روانہ کیا گیا اور چونکہ جلدی تہی اسلئے مین نے اپنی سواری کا خاص گھوڑا دیدیا تہا جب آج صبح گھوڑا بلا سوار پہونچا تو مین فوراً ہی سمجھ گیا کہ رڈبرن یا تو قتل کردیا گیا یا گر پڑا ہے پس اوسیوقت مین روانہ ہوا۔

دونون جوانون کی تجہیز و تکفین کے بعد ہربرٹ و سر آرکی بیلڈ لیوسی کے مکان پہ آئے لیوسی اور اوسکا بچہ آج صبح سے گیارہ بجے تک خدا کے حضور مین فریڈرک کی جانبخشی کے لئے دعا مانگتے رہے ہین۔ اِنکے غم کا کیا پوچھنا۔ لیوسی نے دروازہ کھولدیا اور یہ دونون اندر داخل ہوئے سر آرکی بیلڈ لیوسی کے قدمون پہ گر پڑا اور زار زار روتا ہوا کہنے لگا کہ لیوسی پیاری لیوسی مین وہی بدبخت ہون جو ابہی ابہی اپنے ہاتہون سے دو عزیزونکو دفن کرکے آیا ہون خدا کے لئے مجہپر رحم کرو۔ میرے قصور کو معاف کرو۔ تم اپنے گھر چلو اب مجہے گھر سے کیا تعلق مکان تمہارا ہے۔ بیٹی تمہین کسی قسم کی تکلیف نہوگی ہم سب تمہارے تابعدار ہین۔

ہربرٹ۔ لیڈی مین نے ابتدا سے انتہا تک تمہاری مصیبت بہری داستان سنی ہے۔ اے خدا میرے ساتہ چلو میری محبوبہ اوڈیلا تمکو ہمشیر سے زیادہ سمجہیگی اور عزیز رکہیگی

لیوسی ۔ سر آرتھر ہیلڈ اگر مجھے یہ معلوم ہو کہ میرا بچہ اگلے لمحہ مین مر جائیگا اور تم مرنے سے
پہلے روشنی ہو تو مین سچ کہتی ہون کہ روشنی چھین لون بس یہی جواب کافی ہے اور مسٹر
ہربرٹ مین آپ کی عنایت کا شکریہ ادا کرتی ہون لیکن پرسون تک مین آپ کے
ہمراہ نہین جا سکتی پس لیوسی کو چھوڑ کر دونون اڈیلا کے مکان پر آگئے ۔ اس مکار شخص
کو جو ابھی مرہا تھا ہوش آگیا ۔ ہربرٹ نے پولیس مین اطلاع کی کہ مجرم تندرست
معلوم ہوتا ہے ۔

ناظرین کو حیرانی ہوگی کہ یہ اجنبی کون ہے ۔ حضرات یہ وہی آپکا پرانا دوست اڈکلی کا
حجام میٹس ہے ۔ میٹس نے ہوش مین آکر بیان کیا کہ جب مین ڈلٹن کی جیل سے فرار
ہوا تو اپنا حلیہ تبدیل کرنیکے لئے چھوٹتے ہی منہ پر تیزاب مل لیا جس سے میری ایک آنکھ
بھی پھوٹ گئی اور چہرہ بالکل ہیبتناک معلوم ہونیلگا ۔ اپنا منہ شیشے مین دیکھکر مجھے یقین
ہوگیا کہ اب کوئی شناخت نہین کر سکتا ۔ یہ خیال کرکے مین آوارہ گردی مین مصروف ہوا
لیکن ہمیشہ فریڈرک اور سر آرتھر ہیلڈ سے انتقام کا خواہان رہا جب فریڈرک مانچسٹر پہونچا
اور ریڈبرن کی گردن پکڑلی اور بیچاری لیوسی کو بہکا کر ایک مکان مین بند کردیا جب
ریڈبرن لیوسی کی چھاتی پر چڑھا تو مین نے فریڈرک کو اطلاع کردی تاکہ فریڈرک ریڈبرن کو
لیوسی کی چھاتی پر دیکھکر برانگیختہ ہوجائے اور دونون لڑکر مرجائین مگر یہ مقصد پورا نہوا
اب تین روز ہوئے کہ مین نے اخبار مین فریڈرک کے قتل کا حکم دیکھا تو اس نظارہ کو
دیکھنے کے لئے مانچسٹر سے ڈلٹن کو روانہ ہوا راستہ مین رات کو تھک کر سڑک پر بیٹھ رہا دور
سے دیکھا کہ ریڈبرن آرہا ہے مین نے عمدہ موقع پاکر ریڈبرن پر حملہ کیا اور اسے قتل کرکے
اشرفیون کی تھیلی اور فریڈرک کی جان بخشی کا حکم لیا ۔ جب وہ لفافہ کھولکر پڑھا تو بہت
خوش ہوا کہ ایک وار مین دونون سے بدلہ لے لیا چونکہ اثنا رجنگ مین میرے بدن پر بھی
زخم کاری لگے تھے مین بیہوش ہوگیا مین ہی گذشتہ شب کو مسٹر ہربرٹ کو ملا تھا جب
میٹس بالکل تندرست ہوگیا تو اسے جیلخانہ لے گئے مقدمہ قایم ہوکر سزائے موت ہوگئی
سچ ہے جیسی کرنی ویسی بھرنی ۔

اب مسٹر ڈیوس کا حال سنئے کہ حضرت نے شرابخواری مین تمام گھر برباد کر دیا ساحرہ
خود مختار ہوگئی جو چاہتی تھی کرتی ہے۔ لیوسی نے فریڈرک کی موت کے بعد باپ کو خط
لکھا لیکن ساحرہ نے وہ خط دبا لیا دو ماہ کے بعد ڈیوس کو کل حال معلوم ہوگیا جس سے
اوسکو ازحد صدمہ پہونچا اب ساحرہ نے موقع پاکر ڈیوس کو رائے دی کہ کل جائداد
فروخت کرکے نقدی کر لو اور سب لیوسی کے حوالے کردو چنانچہ ڈیوس نے نشہ کی ترنگ
مین ایسا ہی کیا۔ کل مال و دولت ایک صندوق مین بند کرکے وصیت نامہ لکھدیا۔
اسی روز ساحرہ نے موقع پاکر صندوق اوڑا لیجانے کی کوشش کی مگر کوکو نے دیکھ لیا اور گرفتار کرا دیا
جب ساحرہ جیل مین پہونچگئی تو اوسنے محض ڈیوس کا جی جلانیکے لیئے اقرار کیا کہ مین نے
رچرڈسن اور کوکی کے خلاف جھوٹی گواہی دی تھی۔ یہ خبر پاتے ہی ڈاکٹر نے ڈیوس پر مقدمہ
قائم کرا دیا اور بیچارے کو جیلخانہ بھجوا دیا ڈیوس اپنے داماد اور لیوسی کے غم مین جیل ہی
مین مرگیا تمام وصیت کے موافق لیوسی کو ملا۔ اس واقعہ کے چھ ماہ کے بعد ہربرٹ
واڈیلا کی شادی ہوگئی اور لیوسی معہ اپنے بچہ کے انکے پاس رہنے لگی۔ مگر جب لیوسی کو
باپ کا ورثہ ملگیا تو کاوٹری چلی گئی۔ جیمز نے جب یہ سنا کہ میرے بھائی وغیرہ کل راز
سے آگاہ ہوگئے تو اسی رنج مین اپنی جان دیدی تھا۔ جیمز کی وفات کے بعد مسز آرکی بھی
اور اوسکی مغرور بیٹی کی گردن بھی موت نے آدبائی۔ کرنیل تھومسن کا تو قافیہ تنگ ہوگیا اور فوجی
کاموں سے سبکدوش ہوگیا صرف فوجی سپاہ کے مقدمات کا کام اسکے سپرد کردیا گیا لیکن
تھومسن نے مرتے دم تک سپاہیونکو کوڑونکی سزا دینے سے گریز نہ کیا۔ انجیلی نے پنشن لیلی
اور لندن مین رہنے لگا مگر شرابخواری سے ہلاک ہوگیا۔ لیوسی بھی فریڈرک کی موت کے
تین سال بعد مرگئی فرنڈی کو ہربرٹ اپنے مکان لیگیا وہ بھی اپنی والدہ کے چھ ماہ بعد
ملک عدم کو چل بسا۔ تینون قبرین ایک دوسرے کے متوازی مڈلسن مین بنائی گئین
اور ہنوز پاس سے گذرنے والونکو قبرون کے کہنڈرات عبرت دلاتے ہین۔ بس ایسا
سمجھئے واقعکی پیروی کرکے ذکر کرتے ہمارے خیال نے تھککر خانۂ دل مین آرام کیا اللہ بس باقی ہوس۔

تمام شد

ناظم

۱۲۔ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

چمن جو دیکھتا ہے وہ شیدا ہوئی جاتا ہے

ہم گلشن نعت کے شگفتہ گل ہین جنکی رعنائی و زیبائی ہر طالب خدا و رسول کو اپنا گرویدہ بنالیتی ہے اگر آپکو اسمین چمن پنجیران کی سیر اور ذوق فضلی درکار ہے تو ہمکو طلب کیجیے اور دونون لطف اوٹھائیے ہم مین سے ہر ایک مولود شریف کہلاتا ہے ہمکو پڑھنے والا امراء رسول کا خطاب پاتا ہے ہمارے نام سنئے

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
محفل خواجہ معہ نقشہ جات	۶/	مجموعہ شہادت اعلی	۵/	مولود شریف سرور اجمیری	۵/
مجموعہ عزیزی	۶/	عناصر الشہادتین	۱۲/	گلدستہ عطار کامل	عمر
بوستان وارث الانبیا	۳/	رمز الشہادتین	۴/	تحفہ رحیمی	۴/
مولود پنجتن	۲/	ذکر الشہادتین	۵/	دیوان سرور اجمیری کامل	۸/
مولود شریف ریاض نواب	۸/	بکا العین	۵/	فردوس نعتی	۵/
مولود فاطمہ	۵/	جہار خلد اعلی	۳/	حبیبہ نعت	۱/
گلزار خوشتر	۴/	غنچہ نوبہار	۴/	مولود شریف جدید	۳/
دیوان اکبر [illegible] عشق	عہ	نور الانوار	۴/	چمن سبزہ ان خیر	۲/
اظہار عشق	۵/	اسرار عشق	۵/	نظم دلفروز	۳/
مصحف عشاق	۳/	کرامات محبوب سبحانی	۳/	تاج شفاعت	۳/
نعت رسول	۳/	رحمت الرحیم	۴/	محفل گیارہوین	۲/
تحفہ سراج میلاد خیر الانام	۴/	انوار ایمان	۶/	موج کوثر	۳/
نہال روضہ اکبر	۵/	جلوس معراج	۳/	مولود شریف محفل اول	۴/
مخزن نعت	۳/	آثار محشر	۲/	چمن مناقب	۴/
روضہ رضوان	۱/	مولود کی دھوم دھام	۱/	سہیلیون کا ہار کامل	۸/
گلدستہ نعت	۱/	نعت سرور انتخاب منیر	۴/	سہیلیون کے گجرے کامل	۸/
عروس جنت	۱/	کرامات غوثیہ کامل	۶/	فردوس کے گجرے حصہ اول	۳/
نعت ہی نعت اول دوم	فی ۳/	مولود شریف منیر اعظم	۱/	" " حصہ دوم	۳/
بہار فردوس	۱/	قندیل عرش	۳/	" " حصہ سوم	۳/
آئینہ نعت	۱/	مقبول نعت	۱/	" " حصہ چہارم	۳/

نوٹ ۔ جلد درخواستین بنام منیجر ابوالعلائی پریس آگرہ آنی چاہئین۔